تھوڑی زحمت پر ضروری ہی کہ آدمی بقدر توانائی و قدرت
اپنی ایسی منعم کا شکر ہر وقت کیا کری اور اوسکی عبادت وطاعت
اور شکر وسپاس مین بدل وجان مصروف ومشغوف رہی
اور پیروی وفرمان پذیری مین رسول مقبول خاتم النبیین شفیع
مذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اور اوسکی رضامندی
موقوف سمجھی اور اوس محبوب حضرت باری کی محبت کو اصل
چونکہ جانی اما بعد جب کشور ٹونک محمد آباد حرسہا اللہ تعالی
اوج خانی سی خوش سواد بحکومت سراسر عطوفت رئیس دریا دل گوہر
افعال طینت فرخ الطوارج اختر امارت گوہر درج وزارت
خاندان نواب محمد علیخان گلدستہ گلزار فیوضات سبحانی مہرور
سپہر جناب ہمایون القاب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم
علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالھم وضاعف ملکھم سی معمور
و آباد اور ان کی داد و دہش سی گلستان خاطر امید وارون کا

سبز اور شاد ہوا ہو باوجود عمر جوانی اور اسباب
رانی کی بخلاف اور امیرون کی خاطر عالی طرف علم تاریخ
اور فن ادب کی متوجہ فرمائی اور جمع کتابون کا شائق
ہیا کہ مطالعہ ایسی چیزون کا اللہ تعالی کی قدرت پر یقین
زائد کرتا ہی اور سیر گذشتہ کی دکھاتا ہی اور تدبیر ملک دا
اور بچنا بری باتون سی اور سیکھنا بہلی باتون کا اور
ہوتا ہے سو بنظر ان فوائد کی حکم عالی فی شرف
کہ کتاب امیر نامہ زبان اردو بلدہ مین لکھا
تا کہ ہر شخص صاحب استعداد ادبی مسلم اوس سی
ہون اسو اسطی یہہ نسخہ مرغوب طبایع زبان اردو
لکھا گیا اور چونکہ اس زمین نامی کی وقتین اول یہ کتاب
ہوئی ہی تو امیدواری اللہ تعالی کی عنایت
کہ اس حاکم کی عمر و اقبال اور دولت و اجلال مین برکت

لف حقیر لو سعید احمد اسعد ابن مولوی سید احمد علی

الحسنی النجاری قدیمی نمک پروردہ اس سرکار عظمت مدار

ہی اس فیاض کی فیض و انعام سی بہرہ مند و کامیاب رکھے

باب اول ابتدای کتاب مین مع ذکر نسب نامۂ امیر شجاعت

تخمیر اور بیان مختصر فروع و اصول قوم افغان حضرت

ابو البشر آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام تک

چونکہ طلوع و لموع اس اختر اقبال اور نیر اجلال کا برج افغانی در

اوج خانی سی ہی اسواسطی ضرور ہوا کہ پہلی تقریر حالات اور تحریر

واقعات امیر مبارک تقدیر سی کچہ ذکر حسب نسب فرقہ افغان

کیا جای اور سبب تقرر لقب پٹہان و خان لکہا جای سو خلاصہ

ان باتون کا تواریخ سابقہ مثل مخزن افغانی وغیرہ سی جو مشتمل بر

احوال طبقات افغانان لودی اور سوری کی ہی کہ پہلی سلطنت

ہندوستان انہی خاندان مین تہی یون معلوم و مفہوم ہوا کہ سلسلۂ انساب

اقوام افغان کا آخرین بادشاہ ظل اللہ قاتل جالوت ملک طالوت
پر منتہی ہوتا ہی اور یہہ ایک بڑا بادشاہ تھا قوم بنی اسرائیل کا موصوف
بصفات پسندیدہ و اخلاق سنجیدہ چنانچہ ذاخیر اوس کا قرآن
مُنَزَّل مِنَ الرحمن مین موجود ہی قال اللہ تبارک و تعالی
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا قَالُوْا
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ
سَعَةً مِّنَ الْمَالِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً
فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ۝ ترجمہ اور کہا ان بنی اسرائیل سی انکی نبی نی کہ تحقیق
اللہ تعالی نی بہیجا ہی واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ جواب دیا
بنی اسرائیل نی کہ کیونکر ہوگا واسطی اوسکی ملک ہمپر اور حالانکہ ہم
مستحق تر ہین واسطی ملک کی بہ نسبت اوسکی اور نہین دیگئی اوس
طالوت کو فراخی مال سی تو کہا اوس نبی نی تحقیق اللہ تعالی نی برگزین

لوتم سب پر او زیادہ کی ہے فراخی علم اور جسم مین
یعنے بادشاہون کے واسطے دانش اور وضعداری چاہیے یہہ
دونون باتین اوسمین موجود ہین اور اللہ تعالے دیتا ہے ملک اپنا جسکو
چاہتا ہے اور اللہ تعالے واسع اور علیم ہے ✤ اور اس بادشاہ
طالوت کے دو بیٹے تہے ایک کا نام برخیا اور دوسرے کا
ارمیا جب حضرت نبی داؤد علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بعد
طالوت کے بادشاہ بنی اسرائیل کے ہوے تو آپ نے اونکے
ان دونون لڑکون کی خوب تربیت فرماکے بڑے بڑے مرتبے
اون کو عنایت کیے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کے جب
نوبت قہرمانی سلطنت لاثانی حضرت نبی سلیمان علے نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام کی پہونچی ان کے عہد سعادت مہد مین
ارمیا کے ایک لڑکا ہوا اوسکا افغنہ نام رکہا گیا اور برخیا
کے بہی لڑکا ہوا اوسنے آصف نام پایا حضرت سلیمان علیہ السلام

نے اس آصف بن برخیا کو کہ بڑا عالم اور قابل ہو گیا تھا
اپنا وزیر اعظم بنایا تخت ملکہ بلقیس اسی نے اپنے زور
عمل و علم سے آنکھہ مارنیمین شہر سبا سے منگوا دیا تھا اور
افغنہ بن ارمیا کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا سب پٹھان اولاد
اسی افغنہ بن ارمیا کی ہین پس قوم افغان جماعت بنی اسرائیل
سے ہے اول انکی بود و باش ملک شام مین تھی بخت نصر
نابہبود بادشاہ یہود سے لڑائی مین شکست پاکر اوسکے
ظلم و تعدی سے تنگ آکر جلائے وطن اختیار کی اور
سکونت شام سے دست بردار ہوکر وسعت آباد عالم مین
منتشر ہوے ایک جماعت اونمین کی زمین خراسان مین آئی
اور اطراف غور کے پہاڑونمین کہ مقام سخت و ناہموار اور دشوارگذار
تہا رہنا اختیار کیا زمانہ خلافت عالیہ جناب خلیفہ سوم مین امیر المومنین
حضرت ذی النورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

ہین کہ شوکت دین محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام نے اطراف
عالم کو زیر و زبر کیا اور طنطنۂ کوس اسلام گوش زد ہر نزدیک و دور
ہوا امیر لشکر مسلمین نے جو واسطے فتح ملک خراسان کے
آیا تہا ان پٹہانون کے امیر کو جو اوسوقت مین سردار تہا
عنایت نامۂ تقدس ختامہ متضمن دعوت اسلام رقم کیا او
بمقتضاے فراست مستقیم و فطرت سلیم دین و اسلام قبول
کیا نام نامی اوس امیر کا قیس تہا بعد اسلام کے عبد الرشید
اوس کا لقب ہوا اسواسطے اوسکو قیس عبد الرشید بن عیص کہتے
ہین اور خطاب پٹہان کا اس قوم کو اسے سرداری کے سبب
ملا ہے جیسا کہ آینده بیان ہوگا اور سلسلہ نسب اس قوم
چہتیس ٣٦ واسطے سے بادشاہ طالوت تک پہونچتا ہے ا
چہیالیس ٦٦ واسطے سے حضرت خلیل اللہ ابراہیم علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام تک اور پینسٹہ ٦٥ واسطے سے حضرت

آدم ابوالبشر علیہ الصلوٰة والسلام تک اور بیان و شجرۂ نسب قیس
عبدالرشید کہ بخطاب پٹھان مشہور ہوا اسطرح ہے قیس ابن
عیص ابن سلول ابن عتبہ ابن نعیم ابن مرہ ابن خندر ابن سکندر
ابن زمان ابن یمین ابن بہلول ابن سلیم ابن صلاح ابن قارود
ابن اشم ابن بہلول ابن کرم ابن عمال ابن حدیقہ ابن مہیال
ابن قیس ابن عیلم ابن شموئیل ابن ہارون ابن قمرود
ابن ابی ابن صہلب ابن طلل ابن نوسے ابن عاملی ابن
تارخ ابن ارزنج ابن مندول ابن سلیم ابن افغنہ ابن ارمیا
ابن شاؤل الملقب بطالوت ابن قیس ابن اسال ابن صوار
ابن لحوب ابن افح ابن ارشیل ابن بنیامین ابن یعقوب
علیہ السلام ابن اسحق علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم علیہ السلام
ابن تارخ مشہور بہ آذر ابن تاحور ابن سروغ ابن رعو ابن
فالغ ابن ہود علیہ السلام ابن شالح ابن ارفخشد ابن سام

۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹
ابن نوح علیہ السلام ابن لمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیہ
۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳
السلام ابن یرد ابن مہلائیل ابن قینان ابن انوش
۶۴ ۶۵
ابن شیث علیہ السلام ابن آدم علیہ السلام انتہی از نسب نامہ

نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ قیس
عبد الرشید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد
سعادت مہد مین آرزوے حصول دولت قدمبوس سرور
عالم مین بیقرار ہوکر مع جماعت رفقا طرف مدینہ منورہ کے
گیا اور وہان پہلے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ سے
ملکر موافق اون کی صلاح کے محفل قدس منزل آنحضرت
مین پہونچا اور شرف اسلام سے مشرف ہوا اور جناب
سرور عالم نے اس قیس کو طرح طرح کی دلجوئی اور عنایت سے
ممتاز و مفتخر فرمایا اور نام اوس کا اور اوسکے سب رفیقونکا
دریافت کرکے فرمایا کہ قیس نام زبان عبرانی کا ہے اور ہم

عرب مین تمہارا نام ہمنے عبدالرشید رکہا اور ارشاد کیا کہ
ملک طالوت سے ہو اور خداوند کریم نے اوس کو قرآن شریف
بخطاب ملک مخاطب فرمایا ہے پس مناسب یہہ ہے کہ لوگ تم
بہی ملک کہا کرین اور جب سرور کائنات نے علیہ السلام و التحیہ
مدینہ منورہ سے واسطے تسخیر مکہ کے عزم بالجزم فرمایا تو آپ
سفر مین قیس کو مع اوسکے ہمراہیون کے خالد رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے ہمراہ متعین کیا اور فتح مکہ کے دن قیس کے ہاتہہ سے کارہای
نمایان دلیری اور مردانگی کے ساتہہ سرزد ہوئے چنانچہ کہتے ہین
کہ ستر کفار قریش اوس روز قیس کے ہاتہہ سے مارے گئے
انحضرت کی زبان گوہر فشان سے بعد سننے اس بہادری
وجان فشانی قیس کے ارشاد ہوا کہ اس شخص کی نسل سے ایک
بڑی قوم ہوگی اور خداوند کریم دنیا مین پیدا کریگا اور وہ بدل
دین اسلام کی مددگاری مین کوشش اور جان نثاری کرینگے

ارشاد فرمایا بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اطلاع دی
کہ استحکام اس قوم کا مانند اوس بڑی لکڑی کشتی کے
ہے کہ دو طرف سے اوسپر اور لکڑیان جڑی جاتی ہین پس جیسے
وہ بڑی لکڑی اصل کشتی کی ہے اسیطرح یہ لوگ اصل اور قوت
اسلام اور مسلمانون کے ہونگے پہر اوس قیس عبدالرشید
خطاب پٹھان کا عنایت کیا بنابر مشابہت ساتھ اصل کشتی کے
وسکو پٹھان کہتے ہین ہو بہ برکت ایسے ارشادات عطوفت
سمات کے اس قوم مین بہت درویش اور زاہد اولیا صاحب حال
وجود مین آئے پہر اوس قیس کو جناب سعادت مآب سے حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد سکہا دینے احکام شریعت
مصطفویہ کے رخصت فرمایا کہ اپنے اوسی وطن کوہستان مین
جاکر اور لوگون کو دعوت اسلام کرے چنانچہ بہت کفار اوس
نواح کے بباعث قیس زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوئے بعد چند

روز کے اس قیس ملقب پٹھان نے بقضاے آلہی سنہ ۴۱ھ
مین جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور ۸۷
ستاسی برس دنیا مین زندہ رہے مؤلف حقیر کہتا ہے کہ یہ
قصہ آیات واحادیث سے ثابت کیا بلکہ مستنبط اور ملتقط نہین
کہ معتبر ہو لیکن بعضی تواریخ مین تہا اسوجہہ سے نقل کیا گیا اور ایسے
اکثر قصے کتب تاریخ مین مرقوم ہین کہ وہ احادیث واخبار سے
ثابت نہین جیسے قصہ بہیجنے پیراہن شریف کا طرف حضرت اویس
قرنی کے اور امانت رکہنا آنحضرت صلعم کا شانہ مبارک اپنا
پاس ایک صحابی ابوالرضا نامی کے کہ اوسکو شہر غزنی مین شیخ
علی لالا کو سپرد کرین وغیرہ ذالک واللہ تعالی اعلم ہذا ما نقلنا من کتاب
امیرنامہ فارسی مطابقاً لبیان حق افغانی ومخزن افغانی القصہ
نسل اس قیس کی روز بروز بڑہتی گئی اور قیس کے تین بیٹے تہے
ایک کا نام سربن دوسرے کا غورغشت تیسرے کا بیٹن اور ہر ایک ان

سے صاحب اولاد ہوا پہر سربن سے دو لڑکے ہوئے
ن اور خرشبون ثانی کے تین فرزند تہے کند جمند یا احمد
کسی یا کاشی اول کے دو بیٹے تہے غور اور خشی یا شیخی یا
شیخا ثانی کے چار لڑکے ہوئے ترکلانی کلیانی پانچ عمرو یوسف زئی
ثالث کے ایک لڑکا ہوا مندر یا مندراوسنے اپنے چچا کی بیٹی
یعنی دختر یوسف زئی سے نکاح کیا اسی سبب سے اوسکی اولاد
تو بہی یوسف زئی کہتے ہین رابع کے دو لڑکے ہوئے اوسنے
ایک کا نام اپنے نام پر یوسف زئی رکہا اور دوسریکا مندر اور اس
یوسف ابن یوسف زئی کے چار لڑکے ہوئے الیاس اکو ملہی عیسے
پہر اس الیاس کے تین لڑکے ہوئے سالار دواسی کدا آغاز
داستان بزرگان امیر کشور گیر کا ملک خراسان سے
ولایت ہندوستان مین آنا جسوقت بین گلشن ملک ہندوستان
فردوس نشان سلطنت عشرت پناہ محمد شاہ بادشاہ دہلی سے رونق پذیر تہا

سے طالع خان ابن کالیخان بجروال قوم ستالازئی کہ جد امجد نواب دولت مآب محمد امیر خان مرحوم کے ہین موضع چوبر سے کہ ملک بنیر مین واقع ہے کربت سفر گوارا کر کے ہندوستان مین آئے ضلع کٹھیر مین شہر سنبھل کو کہ مجمع اہل اسلام تہا جہت سکونت پسند کر کے محلہ ترتیہ سرا ے مین اقامت اختیار کی جو دو باش کیطرف سے مطمئن ہو کر ساتہہ ایک شخص زمان خان جمعدار نامی کے بوافقت پیدا کی اور چند افغانان دلاور اپنے ہمراہ متفق کر کے اوس ضلع کی لوٹ مین مصروف ہوئے جب اوس ضلع کے کسی صاحب علاقہ کو کوئی مہم جنگ وغیرہ پیش آتی تو یہہ طالع خان وغیرہ کچہہ روپیہ لیکر عہدہ برآئی اوس کام کی اپنے ذمے پر مقرر کر لیتے اور بخوبی درستی اوس کام کی کر دیتے چند روز کے بعد طالع خان نے رفاقت علی محمد خان کی کہ ضلع کٹھیر مین سرکار نامی تہا اختیار کی جبکہ فوج محمد شاہ کی علی محمد خان سے لڑنے کو کٹھیر مین

رمین یہہ طالع خان بمقام تگندہ متصل

لہ بادشاہی لشکر سے محصور ہوئے اور کسی حویلی مین

مع خدمتگار در بند ہوکر آٹہہ دن تک بندوقون سے لڑتے

رداد شجاعت دیتے رہے جب بسبب فقدان آب و نان ناچار

و بیکار ہوے تب بطریق دلاوری و مردانگی وہانسے نکلے افسر

لشکر شاہی اونکی جرات و دلیری دیکہکر کمال خوش ہوا لوگون کو

ونکے قتل سے منع کیا اور اونکو پیغام دیا کہ تم ہمارے ساتھ

چللر بادشاہی نوکری کرو لیکن طالع خان نے بنظر رفاقت قدیمہ

علی محمد خان وہ بات قبول نہ کی اور گہر چلے آئے بعد تہوڑے

دنون کے علی محمد خان نے عالم فانی سے رحلت کی او طالع خان

نے بہی نقد حیات سپرد والیان قضا و قدر کیا او سوقت مین

ان کے فرزند جگر پیوند محمد حیات خان کی عمر بہت کم تہی جب

دوندے خان ضلع کٹہیر کے مختار ہوے تو طالع خانکی موافقت

اور وفاداری کا حال سنکر نہایت عنایت سے طا
کے فرزند دلبند محمد حیات خان کو اپنے پاس بلاکر اہل عزت
مین نوکر رکہا بعد ازانکہ دوندے خان نے اس عالم سے طرف
جہان باقی کے انتقال کیا یہہ محمد حیات خان ترینہ سرا سے میں
وطن اونکا تہا رہنے لگے نوکری چاکری سے برداشتہ خاطر ہو
ملازمت کسی امیر کی گوارا کی اکثر اوقات عزیزہ حیات کو عبادت الٰہی
مین صرف کیا کرتے اور بعض ساعات روز و شب مین حضرت شاہ
صاحب سے رحمۃ اللہ علیہ ملا کرتے اوس مرد کامل کی صحبت سے فیض حاصل
ہوتا اور دل کو ہر طرح اطمینان رہتا غلام محی الدین خان وغیرہ روسائے
شہر سے دوستی پیدا کرکے صورت گذر معاش کی زراعت پر
مقرر کی اور مدۃ العمر بہ آسودگی و بیغمی بسر کی یہ محمد حیات خان
علوم فلاسفہ سے حساب ہندسہ نجوم مین مہارت اور
ہنود کے شاستر سے کمال واقفیت رکھتے تھے

طلوع اقبال نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر کا برج عزت حیات خان سے سن بلوغ تک

چونکہ رسم قدیم خداوند روزگار کا یہی ہے کہ عرصہ خاک کو ہمیشہ پرتو دولت سے کسی بلند اختر کے منور و بارونق رکھتا ہے اور نور طلوع کسی نیر سے شبستان جہان کو روشن کرتا ہے بنابران شب فرخ مین سال ایکہزار ایکسو بیاسی کے سنین ۱۱۹۲ھ ہجریہ سے زمان سعید اور آوان حمید مین یہ گوہر درج برتری اور مہر سپہر سروری مصرعہ چو اختر کہ ز برج شرف عیان گردد ٭ خانہ سعادت کاشانہ محمد حیات خان مین جلوہ افروز فرخی و فرخندگی ہوا اور اپنے نور جمال دولت اشتمال سے بزم مرادات والدین کو پرنور کیا آوازہ شادی و مبارکبادی نے ہر طرف سے بلندی پائی

دولت واقبال نے دروازے پر آکر مجرا کیا تہنیت گائی درخت
امید اقربا کا بارآور ہوا بلکہ نخل تمناے قوم پر ثمر پدر بزرگوار وہ
نوگل حدیقۂ آرزو کو مہد عافیت وراحت مین بہزار گونہ دلجوئی ولد
پرورش کرتے اور دیدار فرحت آثار سے اوس نور چشم
کامگار کے ہر دم سرور تازہ اور فرحت بے اندازہ پاتے
بسبب ظہور آثار دولت وامارت اوسکے اطوار سے نام اوس
پسر ارجمند کا محمد امیر خان رکھا مولف حقیر نے جو تواریخ ولادت
نواب محمد امیر خان بہادر لکھی ہین وہ یہ ہین ؞

چو نجم طالع بخت حیات خان افغان
عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان ؞

سروش گفت دو تاریخ دوم بیدل حال
مہ افاغنہ بر جبیں قدر قوم پٹھان
ھ ۱۱ ۸۲ ھ ۱۱ ۸۲

دیگر
سخاوت نے مبارکباد دی آکر شجاعت کو

ہر دو نون کے لیے ایک مظہر کامل ہو بیدا

تاریخ لویایون سراپا لیلے اندیشہ

جواد بیل نیرو ستیر دریا دل ہوا پیدا

لفظ امیر امارت سے مشتق ہے او رخان بھی اہل خراسان
امیر کو کہتے ہین پس تکرار الفاظ متحد المعنے مثبت حصول
امارت کاملہ ہے واسطے امیر کے اور سلسلہ اس امیر
شرافت مرتبت کا بین واسطو نسے قیس عبد الرشید تک
پہنچتا ہے اسطرحسے امیر خان[۱] بن محمد حیات خان[۲] ابن طالع خان[۳] ابن کلے[۴]
خان ابن بابو[۵] خان ابن مولا[۶] خان ابن سید علی[۷] خان
ابن فتح[۸] خان ابن خانخان[۹] ابن الهداد[۱۰] خان ابن یوسف[۱۱]
خان ابن کرے[۱۲] خان ابن ملہی[۱۳] خان ابن سالارزی[۱۴]
کہ جد قبیلۂ سالارزی ہے ابن الیاس[۱۵] ابن یوسف[۱۶]
کہ بانی زمرۂ یوسف زی ہے ابن شیخا[۱۷] ابن کند[۱۸]

ابن خیر الدین عرف شبون ابن ابراھیم المعروف بہ شر بن
ابن قیس عبدالرشید الملقب بہ پٹھان ❊ جبکہ عمر اوس
گوہر تاج بختیاری کی سات برس کو پہنچی تو ہم عمر
ہمگھر لڑکون سے ملاقات اور اونمین نشست و برخاست
شروع کی سیر و تماشا سے دلکو خورسند کرتے راحت طرب
مین روزگار بسر کرتے کبھی سیر دریا سے گوہر شادمانی
حاصل کرتے کبھی گلگشت گلزار سے گلھاے مسرت
چُنتے آثار برتری و اطوار بلند اختری اوس صغیر سن
مین اونکی جبین سے نمایان و درخشان تھے اکثر لڑکے
ہمراہ رہا کرتے اور ہر کام مین اونکی رضا مقدم رکھتے
عادت پسندیدہ امیر کی یہ تھی کہ لہو و لعب مین بھی
شغل نوکری و تقسیم ماہواری اطفال ہم عمر سے رہتا
اکثر کوڑیان جمع کر کے لڑکون کو ماہانہ بانٹتے بعض اطفال کو

اونمین سے واسطے عہدے دینے کے جہ انٹتے لڑکے امیر کو
اپنے کاندہو نپر سوار کرکے آوازہ نواب صاحب بہادر کا گلی
کوچی مین بلند کرتے کوئی چوبدار کوئی نقیب کوئی سپاہی
کوئی افسر کوئی نائب کوئی رسالدار بنتے امیر عالی فطرت
اسیطرح کے کہیل مین خوش رہتے جو کچہہ نقد گہر مین پاتے
والدین سے پوشیدہ باہر لاکر بانٹ جاتے ہرچند محمد حیات خان
والد ماجد امیر کے یہ سخاوت امیر کی دیکہکر کلمات نصیحت آمیز
کہا کرتے کہ بابا تمہارے کہیل کے باعث کوئی چیز گہر مین
نرہیگی اس صرف بیجا سے باز رہو لیکن وہ کریم الطبع
ہرگز اپنے دستور کو نچہوڑتے طریقۂ داد و دہش ہمیشہ جاری
رکہتے ایکروز ایک درویش کامل نے کہ ترینہ سرائے مین
رہتے تہے اور ہر خورد و بزرگ اونکی ولایت کا معتقد تہا
امیر کو دیکہکر اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا اے طفل ارجمند

دودہ پیپے گا امیر نے کہا کہ اگر دودہ عنایت ہوگا تبرکاً پیلونگا
اوس مجذوب نے پیالہ شراب کا جو سامنے رکھا ہوا تہا اوٹہالیا
اور ایک دو گھونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا اسکو نوش کر جاؤ چونکہ
امیر نے پہلے اس سے کبھی شراب دیکھی نہ تھی اور اوسکے بو اور
مزے سے واقف نہ تہے درویش کے ہاتھہ سے جام لے لیا اور
ارادہ پینے کا کیا قریب موں کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ
و بو مخالف دودہ اور دوسکے پایا تو زمین پر گرادیا اور اوس
فقیر کو برا بہلا کہکر اوسکے پاس سے چلے گئے درویش نیک
اندیش نے پکار کر کہا اے بیخبر یہ کیا حرکت کی مینے تجہکو
آب حیات دیا تہا افسوس تو اوس سے سیراب نہوا ورنہ مدام کامیاب
رہتا خیر جسقدر تیری قسمت مین تہا اوتنا لیا لیکن امیر کو
بسبب کم عمری کے حاصل اوس مجذوب کے کلام کا بخوبی
نہ دریافت ہوا اور اوسکو سرسری بات سمجھکر چلے گئے

زمانہ شباب کا آیا اور گرد عارض سبزہ نمودار ہوا تو مقتضائے
ہمت ارجمند خیالات بلند دلمین آئے عالی فطرتی سے اپنے جوہر
ل تہور منزل جنگ و جدل کا طالب ہوا طبیعت نے
ارتقاے مدارج علیا چاہا کہ شاہباز بلند پرواز کو بعد مضبوط
ہونے چنگل و بازو کے گوشہ آشیانہ پسند نہین آتا اور ہزبر
دلاور بعد حصول قوت سرپنجہ کنج غار مین نہین ٹہرتا جب
شوق حد سے بڑہا تو اپنے والد ماجد سے یہ راز دل کہا اور
استدعاے رخصت کرکے اجازت سفر چاہی لیکن پدر
بزرگوار نے تقاضاے شفقت پدری مفارقت اوس
لخت جگر نور بصر کی نہ گوارا کی رخصت سفر نہ دی چونکہ شوق
نہان دامن کشان تہا بلا اجازت پدر پوشیدہ گہر سے نکلے
اول لکہنؤ گئے بعد ازان میرٹھ مین آکر شامل فوج غلام قادر خان
ہوے واسطے حصول روزگار کے بہت کوشش کی مگر چونکہ

بلندی وسلے طالع کی موقوف اور وقت پر تہا
کچھہ کام نہ نکلا اوس دور نا پرسان مین کوئی قدردان نہ ملا چنانچہ
پریشان وابتر پہرے ہر امیر وزیر کے حضور مین گئے کہین دست
تمنا دامن مقصود تک نہ پہنچا شاید تمنا ئے مخفی کو کسی رنگ مین
جلوہ گر نیا یا تب امیر یہ سوچے کہ ہمنے یہ دورہ بے اجازت والدین
کیا ہے اس مرتبہ ہمین امید طمانیت بیجا ہے نفس حریف نے
بڑا حیلہ تراشا ہمین بلند ہمتی کا دہوکا اور حصول ملک و مال کا
فریب دیکر والدین کی فرمان برداری سے نکالا مفت گردش
اور ابتری مین ڈالا افسوس کہ مجھسا دلاور زبردست رستم
وقت نفس سے زیردست ہو زال دنیا کے کمند مین پہنسے
اب مناسب ہے کہ گھر پہر چلین ماباپ سے عفو خطا چاہین
میری جدائی مین روتے روتے اونکی آنکہین سفید ہوگئی
ہوینگے اونکو تکلیف دیکر مین کب سرخرو ہوسکتا

ہون لازم تو یہ ہے کہ انسان اگر صاحب تخت و تاج ہو
یا مفلس و محتاج ہو ہر حال مین غلام کی طرح والدین کی
خدمتگذاری مین حاضر رہے اونکے بے حکم کوئی کام نکرے
قابلیت و فضیلت شمشیر زنی شمشیرافگنی شجاعت سخاوت
کوئی ہنر ماباپکی ناراضی کے ساتھہ کام نہین آتا غرضکہ یہہ
سمجھہ بوجھکر وطن کی جانب معاودت کی والدین کے قدمبوس
ہوے دوستون عزیزون سے ملے ساتھہ کھیلنے والے جنکو میر
ماہا نے بانٹا کرتے تھے سب آئے آپہین ملاقات کی
اب امیر ہمیشہ مشق فنون جنگ و سپاہگری مین مشغول رہنے
لگے اسباب عیش و عشرت سیر و تماشے سے متنفر ہوے
اگر احباب کھین شادی برات مین لیجاتے انکا دل نہ لگتا
چنگ و سرود کی آواز سے گھبراتے رقص و ترنم سے جی
وحشت کرتا ذکر جنگ و جدال بیان غارت و قتال

مشق اسپ رانی نیزہ بازی شمشیرزنی کشتی ورزش
اس قماش کی باتین خوش آتین سپاہیون کی رسمین
طبیعت کو بہاتین محمد حیات خان نے جب دیکھا کہ یہہ
جوان ہونہار ہے نشان امارت و آثار اقبال اسکے اطوار سے
آشکار ہے اور سفر کیطرف بہی امیر کو مشتاق دیکھا ایکدن
اپنی خوشی سے فرمایا کہ اچہا بیٹا تمسے آدمی کا گہر مین بیٹہا رہنا
مناسب نہین جاؤ ہمنے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا
نوکری کرو دلکے حوصلے نکالو خداوند کریم تمہاری مرادین پوری
کرے رخصت چاہنا امیر سعادت تخمیر کا والد بزرگوار سے
واسطے سفر کے اور بعد پانے اجازت کے آنا ضلع
گجرات مین امیر والد ماجد کے ارشاد سے خوش ہوے
تہیئہ اسباب سفر کرنے لگے بندوبست اپنا ہر طرحسے کرکے
دوبارہ رخصت دینے کے لئے پہر عرض کی پدر مہربان نے

دی دعائین دی خد سپردیہ اور خوشی سلیے ساتھہ
رخصت کردیا بیسوین سال جلوس شاہ فرخ سیر محمد شا
ہی گوہر سے مطابق سنہ ہجریکے اوس سال مین
جس سے ایک برس پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ
بے گناہ نابینا کیا تہا امیر نے بعزم جہانگیری و کشور
ستانی وطن سے نہضت کی چند آدمی ہم وطن اور بہی رفیق
اور رنج راحت کے شریک ہوے اور چونکہ منشی قضا و قدر نے
لفظ سروری و حرف سرداری قلم مشیت سے لوح تقدیر پر
روز ازل سے امیر کے نام نامی پر لکہدیا تہا گہر سے نکلتے
ہی کل ہمراہیون نے امیر کو اپنا سردار بنایا سب جمعدار
انہین کہتے اور انکی فرمان برداری مین حاضر رہتے
اسیطرح منزلین طے کرتے کئی دن مین شہر متہرا پر آ پہنچے
وہان اوندنون کمبوڈ بائی مین کہ متعلق سیندیہ تہا سپاہی

نوکر رکھے جاتے تھے امیر مع جملہ رفقا کے چلے آئے

وہان بھی فرنگی نے کمپنی کے پاس توقع نوکری

اون بنگلیوں نے امیر کو اور بعض رفقا کو بسبب کم عمری کے

نوکر نہ رکھا اور بعض کو ملازم کر لیا امیر وہان سے کوچ کر کے

مع باقی رفقا دہلی ہوتے ہوئے موضع کانور علاقہ شیخاوٹی

مین آئے اور وہان یوسف خان رسالدار سے جو ہمراہی

ذوالفقار الدولہ نجف قلیخان بھتیجہ نواب نجف خان کا تھا

ملاقات کی اوس رسالدار نے جو آثار شجاعت و دولت مندی

امیر کی پیشانی سے درخشان دیکھے تو اپنا فرزند بنایا اور

اپنے وسیلے سے سرکار نجف قلیخان مین نوکری امیر کی

کرادی اور اپنے خیمے مین ہمراہ رکھا ہر طرح امیر کی دلجوئی

اور دلداری کیا کرتے تھے دو مہینے تک امیر وہان رہے

پھر وہان سے مع رسالدار موضع کھیڑی علاقہ شیخاوٹی

[illegible] نامی وہاں [illegible] پاس

نوکری کی پہر اوسی رسالدار کے [illegible] موضع

میرتہہ علاقہ جودہپور مین جاکر ملازم بجے سنگہ والے جودہپور

ہوئے اور اونہین دنونمین اُس راجہ نے دکہنیونکی

جسے شکست پائی پہر وہ رسالدار اور امیر دولت مدار

وہانسے ناگور مین آئے اور اسمعیل خانکے پاس کہ اوس

وقت مین کانورنسے شکست کہا کر آیا ہوا تہا نوکر ہوے

اور پہر ابہی اوسکے جودہپور کو گئے پہر وہانسے اوسی اسمعیل خان

کے ساتہہ موضع پالن پور علاقہ گجرات مین پہنچے لیکن

جب اسمعیل خان نے پالن پور سے [illegible] قصد

لوٹنے کا جودہپور کیطرف کیا تو بعضے رفیقون نے امیر سے

کہا کہ یہ یوسف خان رسالدار چاہتا ہے کہ تمہاری شادی

اپنی لڑکی سے کرے امیر نے بمقتضائے بلند حوصلگی

کر طالب مراتب بلند سے لیے تھے اس پابندی کو پسند نکیا اور
بیخبری مین اوس سال اداکی اوسکی ہمراہی سے کنارہ کش ہوکر
موضع ایڈر علاقہ جودہپور مین آگئے اور وہان کے راجہ کے
پاس ساتہہ چالیس پچاس ہمراہیون سے نوکری کی بعد
دو ماہ کے طرف بڑودہ علاقہ گجرات کے گئے اثنائے
راہ مین تین چار سو آدمی جمع کرکے راجہ کا ہکوا کے نوکر
رہے اور زاد راہ بہم پہنچا کے قصد طرف شہر سورت کے کیا
اس راہ مین اکثر ہمراہی امیر کے تکلیف خرچ سے کہ جماعت
کثیر تھی متفرق اور پریشان ہوگئے یہانتک کہ جب سورت مین
داخل ہوئے تو قریب دو سو آدمیون کے معیت مین تھے
چونکہ بمقتضائے ہمت عالی ہمیشہ دست سخاوت امیر کا
کشادہ رہتا تہا نظر فیاضی سے کچھہ خیال آمدنی اور خرچ
کا نہین فرماتے تھے اور ہر حال مین توکل کو سرمایۂ خورمی

غرض جب تکلیف خرچ درجہ مال کو پہنچی تو گھوڑا
خاص اپنی سواری کا فروخت کرکے صرف خوراک ہمراہیان
اتفاقاً اونہین ایام معطلی مین شب برات پیش آئی اور امیر
اوس روز سعید مین واسطے ملاقات ایک عالم متقی خداشناس کے
کہ سورت مین معتقد علیہ تھے تشریف لیگئے وہان ہنگامہ دعوت
تمام کا دیکھا کہ اوس عالم نے شہر کے مسلمانونکو عمدہ
کھانے پکاکر دعوت کی تھی امیر کو مسافر دیکھکر بعد ملاقات
مکلف واسطے کہانے طعام دعوت کے ہوسے امیر نے
بموجب رفقاپروری کے اونسے کہا مجکو روا نہین کہ مین
اپنا شکم الوان نعمت سے بہر دون اور دوسرے ہمراہی میرے
بستر فاقہ پر شب بسر کرین اوس بزرگ کو امیر کی اس رفیق
نوازی اور عالی ہمتی سے کمال رقت ہوئی نہایت
مہربانی سے فرمایا کہ اے جوان کریم الطبع سخی مزاج

مین تمکو ایک نام اللہ تعالےٰ کا بتلاتا ہون ہمیشہ اوسکا
ورد رکھنا اور ہر روز سو مرتبہ پڑہا کرنا پروردگار بہی ہمیشہ
ابواب رزق سنے نہایت تمپر کہولیگا اور مدام راحت مین رہو
کبہی رنج و محنت کی صورت نہ دیکہو سگے امیر اونسے رخصت ہوکر اپنی
فرودگاہ پر آئے اور اوس اسم شریف کو اوسیوقت
وضو کرکے سو مرتبہ پڑہا جو کہ اسم مبارک کامل کا تعلیم کیا ہوا
تہا اوسکی برکت سے اوسیدن خداوند کریم سنے مشکل آسان
کی اور تیر اجابت ہدف مراد پر پہنچا کہ اوسی روز ایک پنڈت
سردارون مین سے پیشوا کے جو واسطے تحصیل حصہ
چہارم سورت کے آیا تہا اور فرنگیون سنے اوسکو مزور جانکر
سورت سے بے دخل محض کیا تہا مع ایک جماعت عرب
اور چند سوارون کے وہین اگر اوترا اور بہرتی سپاہ کی
شروع کی امیر نے یہ خبر سنکر شب کو جاکر اوس سے ملاقات

لی پنڈت مذکور نے امیر کو مع دو سو ہمراہیونکے اوسیوقت
نوکر رکھا اور ریکماہہ پیشگی واسطے خرچ کے دیکر اوسی رات کو
سورت سے کوچ کیا وہانسے آٹھہ کوس کے فاصلے پر قریب ایک
گڈھی کے ڈیرہ ہوا اور جو کہ مہینا رمضان شریف کا آگیا تھا
مسلمانون کی رعایت سے بیس روز تک وہان قیام رکھا
ایکدن امیر نے تنہائی مین اوس پنڈت سے کہا کہ تمنے اپنی
جس مہم کے واسطے ہمکو نوکر رکھا ہے بے تکلف اوسکو
ہمپر ظاہر کرو کہ حتی الامکان تمہاری مراد کے حاصل کرنے
مین کوشش کرین شاید اللہ تعالے ہماری سعی و محنت سے
مراد تمہاری برلائے اوسنے بیان کیا کہ راجہ کا ہکوارنے
جو پیشوا کے عمدہ امیرونمین سے ہے مجکو یہان واسطے
وصول کرنے حصۂ چہارم آمدنی سورت کے بہیجا تھا
کہ انگریزون سے لے آؤن اب مردمان انگریزی نے

مجکو کمزور اور تہوڑی فوج سے دیلہلر او سلی آدامین حیلہ
و حوالہ کیا اور اسوقت تک ایک خرمہرہ ندیا امیر نے یہ سنکر
کہا کہ اگر لینا زر مقررہ کا تمکو منظور ہے تو تمہین اسیوقت کوچ
کر کے شبا شب سورت پر چلنا ضرور ہے انشا اللہ تعالے
مین درستی تمہارے کامون کی بخوبی کرونگا اور زر واجب الاخذ
بے مشقت دلا دونگا بندت نے کہا اس تہوڑی جماعت سے
کیا کام نکلیگا اسلیے زور قوی سکے زر کیونکر ملیگا امیر نے
کہا فتح و شکست اللہ تعالے کی طرف سے ہے فوج کی قلت
و کثرت پر موقوف نہین خداوند کریم کی عنایت سے تم دیکہ لوگے
کہ تہوڑی جماعت سے بہت کچہہ کام نکلیگا غرض اوسی رات
کوچ کیا اور قریب سحر شہر کے پاس پہنچکر جماعت پیادگان کو
وہان جوار کے ایک بڑے کہیت مین کہڑا کر دیا کہ حال قلت
سپاہ کا اہل شہر کو معلوم نہو اور طائفہ سواران کو کہ قریب

بے تھے حکم دیا دروازہ شہر کے ماشنے نیزے
تھین لیکر مستعد کہڑے رہیں جسوقت دروازہ کہلے اور
لوگ باہر نکلیں برچہو نسے بعض کو زخمی کریں جب شور و غل
بلند ہو یہان لوٹ آئین سوار حکم امیر بجا لاے بعد کہلنے
دروازے کے باہر نکلنے والونکو زخمی کر کے لوٹ آے جب یہہ خبر
وہان کے حاکم فرنگی کو پہنچی وہ دو پلٹن درست کر کے باہر
شہر کے آیا اور ہرکارہ اپنا پاس پنڈت کے بہیجا کہ اسقدر فساد
برپا کرنا کیا ضرور تہا مناسب یہہ تہا کہ پہلے ہمسے اپنا مطلب
ظاہر کیا ہوتا من بعد آمادہ فتنہ و فساد ہوے ہوتے پنڈت
نے جوابا کہلا بہیجا کہ مین حصہ چہارم یہانکی تحصیل کا چاہتا ہون
جبکہ تمنے اوسمین لیت و لعل کی تو مین بہی ضرب و قتل سے
پیش آیا اب اگر بخوشی ندوگے زور سے لونگا فرنگی نے کہا
تم رستم باغ مین جو متصل شہر کے ہے خیمہ کرو فیصلہ تمہارا

ہو جائیگا امیر نے واسطے اخفائے راز لے یہ بہید ظاہر نہو جاوے کچہہ لوگون کو باغ کے اندر اوتارا اور نیزون پر پٹکے بطور بیرق باندہ کر بہت سے نشان بنائے اور باغ کی دیوار وسنے لگا کر کہا کیا کہ باہر کے دیکہنے والے بہت نشان چارو طرف باغکی دیکہ کر بڑا لشکر گمان کرین اور خود چند آدمیون سے ہمراہ پنڈت کے باغ سے باہر ڈیرہ کیا کہ وکیل انگریزی وہان اگر گفتگو کرے اور قلت سپاہ سے آگاہ نہو غرض کہ جب انگریزی آدمی وہان آئے اور باغمین بہت نشان کہڑے پائے جماعت کثیر اور جم غفیر خیال کر کے خوفناک ہوئے اور ٹالنا انکا مناسب نہ سمجہکر بخوف بڑہنے نزاع کے حصہ چہارم محاصل سالہ حساب کر کے دیا پنڈت نے وہ مال لیکر وہان سے کوچ کیا اور امیر کو رخصت دی انہون نے وہانسے کوکن کی راہ لی جو کچہہ نقد وجنس پنڈت سے وصول ہوا تہا تہوڑے ہی عرصے مین

ف... ادھر فی سبیل اللہ تقسیم کردیا اب اس
عالم بیکاری و سفر مین نہایت تکلیف خرچ کی ہوئی اکثر ہمراہی
متفرق ہوگئے فقط پچاس جوان ہمراہ رہے یہانتک کہ جسوقت
دکن مین پہنچے اوسوقت کچھہ خرچ پاس امیر اور اونکی رفقا کے
نہ تہا کہ صرف اسباب خورونوش کرتے ایک شخص نے رفقا مین
سے کہا کہ مین اپنی پگڑی بیچکر یارون کے واسطے کچھہ لاتا ہون
اوسنی بازار مین جاکر سوا روپیے کو پگڑی بیچی چار آنے کی افیون
اور ایک روپیے کے چنے خرید لایا اور سامنے امیر کے واسطے
تقسیم کے رکھہ دیے امیر نے افیون کا گھولوا بنا کر عادیون کو
دیا اور چنے جوش دلوا کر دفع گرسنگی کیا صبح کو وہان سے
کوچ کرکے موضع ترنک ناسک پر کہ گلشن آباد مشہور ہے پہنچے
وہان چند امیر جو مسافر دوست اور متواضع تھے اونہون نے
ایک ہفتے تک ان لوگونکی دعوتین کین پہر وہان کے

صوبہ داری نے جو ایک پنڈت تہا ان سبکو نوکر رکہہ لیا چار
مہینے برسات کے اوسکے یہان پورے کئے بعد موسم بارش
ایک اور پنڈت نارو شنکر نام سرداران پیشوا سے کہ صاحب
سو مین پچہار علاقہ مالوہ سے تہا وہان اگرا وترا اور احوال
امیر سے مطلع ہوکر مع رفقا اپنے ہمراہیون مین نوکر رکہا
اور اپنے مقام گاہ کو لیگیا ایک سال تک امیر اوسکی رفاقت
مین رہے انہین دنون مین امیر کے چہوٹے بہائی کرم خان
جو وطن حرم سے تہے بتلاش امیر گہر سے نکلے جستجو کرتے
ہوے رفتہ رفتہ وہان پہنچے ملاقات ہوکر سے دونون
خوش ہوے پہر امیر نے تعلق وہان کا قطع کرکے توجہ

طرف بہوپال کے فرمائی بیان پہنچنے امیر کا بہوپال
مین اور زیادہ ہونا دولت و اقبال کا وہان

سن ایکہزار دوسو نو ہجری مین کہ اونہین دنون چہوٹے خان

نواب حیات محمد خان والے بہوپال نے دار فانی سے
طرف عالم باقی کے انتقال کیا تہا اور اوسکا بیٹا امیر محمد خان
مختار ریاست بنگیا تہا امیر اوس شہر مین گئے اور اوسی امیر محمد خان
پسر چیلۂ مرحوم سے ملاقات کی اتفاق سے اسی زمانے مین
درمیان امیر محمد خان مذکور اور غوث محمد خان فرزند نواب
حیات محمد خان والے بہوپال کے نزاع و خلاف واقع تہا
اسلیے امیر محمد خان نے امیر کو مع جماعت رفقا کہ اوندنون
تین سو جوانان دلاور تہے نوکر رکہا ایک ماہ تک امیر اوسکے
ملازم رہے اس عرصے مین نزاع و نفاق اون دونون مین
زیادہ ہوا اور ہر ایک جنگ و جدل پر آمادہ ہوا غوث محمد خان
نے تمام فوج کو امیر محمد خان سے الگ کرکے اپنے ساتھ
موافق کرلیا امیر محمد خان کے پاس سواے نواب خان
اور داراب خان رسالداران ملازم سرکار بہوپال اور کوئی نرہا

اور موافقت ان دونون کی بھی ساتھہ اوسکے اسی
سے تھے کہ یہ دونون غوث محمد خانکی طرف سے بسبب رنجش سابقہ
اپنی جان و ناموس پر خوفناک تھے اور مال سے اندیشناک
رہتے اختیار مہمات ریاست بالکلیہ امیر محمد خانکے قبضے سے
نکل گیا ظہور واردات مذکورہ اور وفور تنزلات مسطورہ سے
امیر محمد خان ناچار ہو کر قلعہ فتحگڈہ مین کہ قریب شہر کے ہے پناہ
گزین ہوا اور اس مدت مین ہرچند غوث محمد خان سے نے
بطمع مال و جاہ امیر صاحب مروت و شجاعت کو اپنے پاس
بلایا اور بہت سعی کی کہ کسیطرح یہ اوسکی رفاقت چھوڑ کر میرے
ساتھی ہو جائین لیکن امیر نے بمقتضاے فتوت و مروت
ایسے تنگ وقت مین اوسکا ساتھہ چھوڑنا خلاف شرافت
جانا اور غوث محمد خانکے پیام کو نہ مانا نواب خان اور داراب خان
دونون پٹھانونکو اپنی دلاوری اور قوت بازو سے اوس

مین تکلیف سے بچا کر صحیح و سالم دشمنون سے نکالدیا
اور اپنے بہائی کرم دینخان کو ہمراہ کر کے دریائے نربدا کے
پار اوترواد یا اور آپ کسی کام کو موضع سومین پچہاڑ مین وارد
ہوئے اتفاقاً اوسی روز اوس بستی مین ڈاکا پڑا اور دار و گیر مین
کچہہ زخم امیر کے باونیر آیا وہانسے امیر دوبارہ بہوپال مین آئے
اس عرصے مین غوث محمد خان یہان بالاستقلال صدر نشین
حکومت بہوپال ہوگئے تھے لالہ ہمت رائے ساکن بلگرام جو دس
برس سے دیوان وہانکا تہا اور نواب حیات محمد خانکے طرفسے
بخطاب راجہ سرفراز ہو کر جملہ کاروبار ریاست پر صاحب اختیار
تہا اسمرتبہ امیر نے اوس سے ملاقات کی اور اظہار قصد نوکری کیا
رائے مذکور نے بواسطہ معرفت و محبت سابقہ چاہا کہ امیر کو
وہانکا مختار فوج اور افسر سپاہ کرا دے تو کہا کہ ہم تم اس ملک
مین پردیسی ہین مجھے اختیار امور ملکی حاصل ہے چاہتا ہون

ہ مختار مہمات فوجی تم ہو جاؤ اور اسی ارادسے پیر غوث
امیر کی ملاقات کرائی غوث محمد خان سے نے ملاقات مین امیر
کہ تم ایک شخص خانہ جنگ ہو اور تمہین سے نے نواب خان داراب خان کو
کہ ہمارے قدیمی نوکر اور لاکھون روپیے سرکاری کھائے ہوئے
تھے اپنے سینہ زوری سے صاف نکالدیا مین ہرگز تمکو
نوکر نرکھونگا اور غوث محمد خان سے کے دلمین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ
شخص دلاور ہے اور مسافر مبادا قابو پاکر مثل داراب خان
و نواب خان منحرف و مخالف ہو جاسے ریاست مین فتنہ
و فساد او ٹھاسے امیر مایوس ہو کر اپنی فرودگاہ پر لوٹ
آے ہمت رائے سے نے کہا کہ مین تمہاری ترقی بسبب دوستی کے
چاہتا تھا لیکن جب حاکم یہان کا تمسے بدظن ہو تو مین ناچار ہین
بلکہ یہان سب لوگ درپے میرے اخراج و ایذا کے ہین
اکثر باتون مین مجھپر سختی کرتے ہین اب مین اپنا گذر یہان

ن دیکھتا اور چاہتا ہون کہ چھوڑ دون چنانچہ راے ندلور

بعد اسکے عہدۂ دیوانی سے استعفا دیکر دامن کشی کر بیٹھا .

اوسکے غوث محمد خان سنے اپنے چیلون محراب خان اور

سلطانخان کو مختار ریاست کا کر دیا اوسوقت امیر نے ایدہر سے

توقع توڑکر استماد عنایت خداوند حقیقی پر کیا ایکبار اونہین

دنون مین کسی فقیر کامل نے امیر سے کچھہ سوال کیا انکے پاس

اوسوقت آٹھہ آنے سے زیادہ کچھہ نتھا فوراً خدمتگار سے

ہاتھہ اونکے پاس بہیجی درویش نے بنور صفائی باطن حال قلت

آمد وکثرت خرچ اور اخلاص وبلند ہمتی امیر دریافت کرکے تین

چھڑیان اپنی ہاتھہ سے خدمتگار کو دین اور کہا کہ یہ امیر کو دیکر

کہنا کہ خداوند کریم تین طرفون کی سلطنت تمکو دیگا خدمتگار نے

اگر وہ تحفۂ درویش امیر کو دیا اور ارشاد فقیر بھی امیر سے عرض کیا

جوکہ امیر کو اعتقاد فقرا سے بہت کچھہ تہا اس خبر کو مژدۂ غیب

جانلر اوسپر اعتماد دیا آٹھہ آنے ہمراہیون سے ۔ اوسے
فقیر کے پاس خود آئے اور دست بستہ عرض کیا کہ یہ مال
اوسیقدر حاضر ہے حصۂ چہارم بہی عنایت ہو فقیر نے کہا
اب وہ وقت نکل گیا جاؤ جسقدر ملا اوسپر راضی ہوکر شکر آلہی
بجالاؤ امیر ڈیرے پر لوٹ آئے تہوڑی دیر گذری تہی کہ غوث
محمد خان نے سو اشرفیان بدست اپنے معتمد کے بہیجین
اور امیر کو پیام نوکری دیا امیر نے وہ اشرفیان لیکر شکر خدا کیا
اور عنایت آلہی شامل حال سمجھکر تاثیر دعا سے درویش سے وسعت
رزق کا یقین کیا دوسری دن فجر کو غوث محمد خان نے محراب
خان چیلے کو امیر کے پاس بہیجکر انہین بلوایا اور نوکر رکہا
اون دنون فیض اللہ خان بنگش بہی کہ ذکر اونکا مفصل امیر کے
سردارون مین آئیگا وہان نوکر تہے اوسوقت مین فوج
ناگپور کی قلعۂ ہوشنگ آباد علاقہ بہوپال کو کہ تیس کوس پر پار

نربدلے ہے لیرے ہوے لڑتے تھے اور اہل
نہایت تنگ کیا تہا راہ آمد ورفت مدد ورسد مسدود تہی
اور سامان فراغت مفقود سوار بہو پال کے قلعے والونکی کمک
پڑے تھے لیکن بخوف فوج ناگپور کوئی عبور دریا کر
مین جا نسکتا تہا غوث محمد خان نے کہ اپنے قلعے سے
نہایت متفکر تہے امیر کو بباعث شہرت دلاوری و جوانمردی
لایق اسکام کے جانا اور نوکر رکھکر واسطے معاونت
اہل قلعہ کے بہیجا امیر تین سو دلاور جوانون سے کہ سوار و
پیادہ تہے اوسی رات اوسطرف روانہ ہوے اور نربدا سے
آدہ کوس پر جہان سواران دشمن پڑے ہوے تھے اور
راہ آمد شد رسد و مدد اہل قلعہ پر روکے ہوے تھے پہنچے
اوسیوقت واسطے امتحان سواران دشمن اور دریافت حال
غفلت و ہوشیاری اونکی کے اودہر گئے نشیب و فراز مین

اوٹھتے بیٹھتے آہستہ آہستہ اونکی فرودگاہ تک پہنچے قریب فوج کے
جگہہ چہپکر بیٹھے اور خوب غور سے خیال اونکی غفلت وہوشیاریکا
کیا جب اونکو غافل دیکہا تب یہ خیال کیا کہ اگر خدا ہمت دے
اور مدد کرے تو یہی وقت مطلب برآری کا ہے اور لوٹ جانا
بے مقصد حاصل کئے سبب خفت کا ہے اور علامت کم ہمتی
انکی اصل اس ارادے کو بکمال ہمت وشجاعت دلمین مضبوط کرکے
لوٹ آے اور اپنے ہمراہیون سے ملکر فرمایا کہ مین دریا کے
کنارے تک دیکہہ آیا لشکر دشمن سے کوئی فرد راہ مین نہین
چاہیے کہ شبا شب عبور دریا کرلین اور آمیر نے راز چہپانے
مین ہمراہیون سے یہ حکمت رکہی تہی کہ شاید احوال قرب لشکر
دشمن سنکر ہمت انکی ٹوٹ جاے بیعلمی مین وہاتنک لیے چلے
جب لڑائی سر آپڑیگی ناچار لڑینگے پس حسب الارشاد امیر والاتزاد
سبنے چلنے پر کمر حسبت باندہی اور اوسی راہ نشیب وفراز

روانہ ہوئے تہوڑی سی راہ طے ہوئی تہی کہ دشمن ظاہر ہوئے
امیر نے فرمایا کہ اب تین غول ہو کر آگے پیچہے حملہ کرو اور لڑ کر
داد دلاوری و شجاعت دو شاید اللہ تعالے فتح دے اور
یہ فتح فاتح ابواب راحت ہو جب کسینے سوا جنگ چارہ
نہ دیکہا ناچار موافق حکم امیر تین گروہ ہو کر پے در پے باڑ ماری
اور حملہ کیا سواران دشمن کہ اس حال سے غافل تہے تین باڑ کی
آواز سے سمجہے کہ لشکر بہت ہے گہبرا کر بہاگے تہوڑی دیر مین
پریشان ہو گئے امیر نے اوس وقت بہی جوہر ذاتی شجاعت
عرض کیا بہت کو تیغ و سنان سے مار لیا اور تہوڑونکو زخمی
کیا اور دریا کے کنارے سے آواز دی کہ بہت جلد تہوڑی
کشتیان اسطرف بہیجو فوراً کشتیان آئین امیر مع ہمراہیان
سوار ہو کر روانہ ہوئے راجہ ناگپور کے آدمیون نے جو اوسطرف
پر مورچے لگائے پڑے تہے جمع ہو کر توپ بندوق کی

باڑین انپر مارین مگر حافظ حقیقی نے اپنی حفاظت مین تینکو
سلامت یارا و تار کوئی آدمی ہمراہیان امیر سے زخمی بہی نہو
مع رفقا کے تیتو لنسے اوترکر داخل قلعہ ہوے جو کہ قلعدار اوس قلعہ کا
دریردہ دشمن سے ملا ہوا تہا اوسنے اوسیروز دشمن کو قلعے
مین مے لیا اور سے لڑے قلعہ دیدیا امیر کا اونکی شجاعت مین کچہ
قصور نہوا تہا ناچار وہان سے لوسٹے اور جو پال مین آگئے
غوث محمد خان یہہ سب حال انکے آنے سے پہلے سُن چکے تہے
امیر سے نہایت خوشی کے ساتہہ ملے شجاعت وہمت کے مدح
ہوسے اور برانا قلعہ اور فتحگدہ امیر کے سپرد کئے اس
عرصے مین افواج ناگپور نے اوس ضلع مین بڑے فساد اوٹہا
اور سبب کنارہ کشی راے ہمت راے نظم ونسق اوس ملک کا
بگڑ گیا نواب حیات محمد خانکی بیگم نے جو اپنی عقل وہمت سے
مختار کل ہو گئی تہین جب دیکہا کہ اس کار مین کوئی قابل

ریاست نہین رہا مسمی مرید محمد خان رہبتیجے نواب
حیات محمد خان کا اور مرد ذی شعور تہا رام گڈہ سے طلب کیا
مشار الیہ نے کہ حال شجاعت وہیبت امیر کا جانتا تہا بسبب ہونے
امیر کے وہان اختیار کلی اپنا غیر ممکن سمجہکر لکہہ بہیجا کہ علاوہ
شخص یعنی امیر کو جو قلعے سپرد کر دیے ہین عجب نہین کہ کوئی
حرکت مردانہ کرے ریاست مین خلل انداز ہو پس لازم ہے
کہ اوسکو موقوف کرو اور جبتک وہ موقوف نہو گا مین وہان
نہ آؤنگا بیگم نے قبول کیا مرید محمد خان بہوپال مین آئے امیر
وہانسے رخصت ہوکر ضلع سرونج مین آگئے اور لکہا سردار علاقہ
دولت راؤ سیندہیہ کے پاس ایک ہفتے تک امیدوار رہے
اور تنخواہ ایام امیدواری کی بزور شمشیر اوسی سے لیکر پاس
بالاراؤ انگلیہ سردار علاقہ سیندہیہ مذکور کے پہنچے دس بارہ
روز وہان بہی امیدواری کی انگلیہ مذکور نے جواب دیا کہ تمہارے

متعلق خرچ بہت سے تمہارا گذارا یہان نہو گا اور حق الام
امیدواری کے تلف کرنے کا ارادہ کیا امیر کٹار بغل مین چھپاکر
لیگئے اور قلعے مین جاکر ساتھہ کمال دلاوری کے سر دربار
کٹار نکالکر بالاراو کے سینے پر رکھدی اور تنخواہ ایام
امیدواری کی یون وصول کر کے بغیر وہراس قلعے سے
نکل آئے اگرچہ بعد دینے تنخواہ کے بالاراو نے امیر
ساتھہ دغا کرنا چاہا اور تکلیف دینے کا ارادہ کیا لیکن شیخ
کلف علی وغیرہ امرا نے جو اوسوقت اوسکے دربار مین حاضر
تھے بالاراو سے کہا کہ ایسے شخص دلاور کے ساتھہ
جسنے تمہارے قلعے اور تمہارے لشکر مین تنہا آکر تمہارے
ساتھہ یہ شجاعت کی دغا کرنا اور تکلیف دینا خلاف آئین
سرداری سے ہے تب بالاراو اپنے ارادے سے پشیمان ہوا
اور امیر کو اپنے پاس نوکر رکھنا چاہا لیکن امیر نے قبول نکیا

ونخ مین الرچار مہینے بیکاری مین گذارے اور

ر اسمدت مین مرید محمد خان نے بہوپال مین

رکلی بایاسب امرا ملک وسپاہ کو تابع اپنا کرلیا

اور خفیہ امیر کی طلب مین خط لکھ بہیجا کہ پہلے ہمنے مناسب

وقت سمجھکر تمکو رخصت کیا تہا اب آنا تمہارا بہتر ہے جلد اگر

باہر شہر کے ڈیرہ کرو اور اپنے کو تلاشی روزگار مشہور کرکے

خفیہ تنخواہ ہمسے لیتے رہو امیر مرید محمد خان کی تحریر کے موافق

پانسو آدمیون سے بہوپال مین آئے شہر کے باہر ڈیرہ کیا

مرید محمد خان کو اطلاع دی اونہون نے پوشیدہ

کچہ روپیہ امیر کے خرچ کے واسطے بہیجدیا او ظاہر مین کہلا

بہیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ تمہاری نوکری یہان نہوگی

مرید محمد خان نے کئی روز کے بعد قابو پاکر بیگم کو قتل کیا

اور راے ہمت راے کو نظربند اور غوث محمد خان صاحبزادہ

نواب مرحوم کو گرفتار کیا القصہ بسبب اسکے تمام شہر
عمل دخل مرید محمد خان کا بخوبی ہوگیا اور کسیطرفکا اندیشہ
اونکے نرہا اسی عرصے مین روز مبارک عاشورا کے
آیا ہمت رائے نگہبانون کو غافل پاکر رات کو وہانسے نکلکر بہاگا
اور سرونج مین آگیا اوندنون سرونج مین راجہ درجن سال
کہیچی حاکم تہا ہمت رائے نے راجہ سے ملاقات کی امیر بہہ
مرید محمد خانکے ملازم رہے آخر بسبب خانش کے سپہ سالار رحیم خان
سردار فوج مرید محمد خان امیر بہی وہان سے کوچ کرکے
سرونج مین آگئے

ملنا امیر راجہ جیسلہ اور درجن سال کہیچی رالو ۵
والے سے اور بعد دوستی اونکے متقدمے کے چند
پاس بالا راؤ وغیرہ کے رہنا اور بہوپال مین پہنچنا
چونکہ اوندنونمین دولت راو سیندہیہ نے ملک متعلقہ

جب ودرجن جال ۔ اسیر ۔ لڈہ والے کا ضبط کرلیا
تھا اور اونکو راگھوگڈہ سے نکالدیا تھا ناچار اون سرگشتگان
وادی غربت وکربت نے طریقۂ رہزنی وغارتگری اختیار
اور اوس نواح مین تاخت تاراج شروع کی امیر بھی
سرونج سے کوچ کرکے اونکے شامل حال ہوکر برفاقت
اون لوٹ مار مین مشغول ہوے جب یہ خبر سیندھیہ کو
پہنچی اوسے تدبیر تدارک کی فکر ہوئی اوسنے اور ہولکر نے
لچھمن راؤ جاگیر دار میت پور کو دو ہزار سوار وپیادہ مع پچیس[۲۵]
ضرب توپ دیگر بمقام راگھوگڈہ علاقہ شجاعلیو واسطے تدارک
فساد راجہ مذکور کے بھیجا راجہ قلت سپاہ پر نظر کرکے
طرح دینے پر آمادہ ہوا امیر نے تسلی دیکر مقابلے پر برانگیختہ
آخر اون دونون نے پہلو تہی کی امیر نے فقط اپنی
فوج قلیل سے کہ دوسو آدمی تھے مقابلہ کیا اور دہر سے

توپ بندوق کی باڑ چلی ادہرسے بہی اولا اوسیطرح جواب
دیا گیا آخر غازیان اضرتمند نہ ٹہرسکے یکبارگی دشمنون پہ
حملہ آور ہوئے عنایت الہی سے توپ بندوق کی باڑ پر حملہ کیا
اور کوئی دلاور جانسے نگیا سب دشمنون پر جا پڑے اور
تہوڑی دیر مین بہت دشمن مارلیے عنایت خان افغان
ہمراہی امیر نے لچھمن راو پنڈت سردار لشکر دشمن کو
ایکہی ضرب شمشیر سے قتل کیا باقی ہر ایک جوان سے دو دو چار چار
دشمنون کو مارا یا بقیۃ السیف نے جو اکثر فوج اور افسر لشکر کو
مردہ پایا افسردہ دل پریشان خاطر ہزیمت کو غنیمت سمجہا
فتح وظفر نصیب امیر ہوئی او شکست وگریز اعدا کے
حصے مین آئی دو کوس تک دلاوران لشکر امیر نے
فراریون کا تعاقب کیا پہر لوٹ کر اسباب غنیمت جمع کرکے
امیر کے پاس لائے عمدہ عمدہ اسباب نقد وجنس

ساتھ غنیمت مین ہاتھہ آیا امیر نے اسمین تقسیم کرلیا
کہ ہر ایک کو ملے کئی سے خیمے عمدہ اور ایک نفیس
امیر نے اپنے واسطے رکھی اوسیدن سے اللہ تعالے
امیر مبارک تقدیر کو پالکی نشین کیا القصہ امیر نے وہان سے
سالم و غانم کوچ کر کے مقام لٹیری علاقہ سرونج مین خیمہ
اب بالا راو سردار سرکار سیندہیہ واسطے دفع شورش
ن مذکور بہت خدم و حشم کے ساتھہ آیا جو کہ اسکے
ساتھہ فوج کثیر تہی لہذا امیر نے راجہ کو صلاح دی کہ اب مقابلہ
مناسب نہین بلکہ طرح دینا واجب ہے چنانچہ راجہ بطرف
یری جہاڑیمین چلا گیا لیکن امیر نے اوسوقت بہی
ہمت کو نہ توڑا میدان نچہوڑا توپخانہ لچہمن راو کا جولرائی
فتح کر کے لیا تہا اپنے قبضے مین رکہا بالا راو بہی سمجہا
اول تو یہ جوانمرد آسان توپخانہ ندیگا دوسرے بسبب

نہوسنے بار برداری وغیرہ سے لیجانا دشوار ہوگا آخر اوسنے
لیجانے کا بندوبست کرلیا اور دس ہزار روپیے مین توپ
اس سے لیکر کہیچیون کا تعاقب کیا موضع کوروائی بہورا
پر جو چند پیسے دس کوس پر ہے آکر مقام کیا وہان اپنی فوج
کے چار حصے کر کے واسطے بندوبست کہیچی مذکور کے مقرر کیا
اس مدت مین راجہ جیسنگہ نے بہی دس بارہ ہزار پیادہ
وسوار جمع کر لیے تھے اور ایک شخص شیر سنگہ نام کہیچی مذکور
کے بہائیوں سے کہ مرد دلاور اسم با مسمیٰ شیر بیشۂ شجاعت
تہا اوس سے آملا تہا ان سب کی صلاح اسیر شہری کہ دلیرانہ
راگہوگڈہ کیطرف چلنا چاہیے چنانچہ جنگل کی راہ سے
راگہوگڈہ پہنچکر چاہا کہ بستی کو لوٹین مگر جو کہ لشکر قوی
سیندہیہ کی طرف سے وہان مقرر تہا قابو نپایا بنجارے
وغیرہ رعایا کو کہ باہر شہر کے رہتے تھے لوٹ لیا استحال مین

تھا قارا جہ جیسنگہ اور راجہ درجن سال مین لہ اوسکا چچا تھا
یخ ہو گیا اور درجن سال نے اوسکی رفاقت سے کنارہ کیا
ہمراہی راجہ کے اوسکے ساتھ چلے گئے بعض کو کہ وہ
بھی ارادہ جدا ہونیکا رکھتے تھے رشنگہ نے سمجھا کر روکا
اور راجہ جیسنگہ سے کہا کہ تم جدا ہو جانے درجن سال
وغیرہ سے اندیشہ نکرنا کہ جس طرح نے مین مین تنہا تھا
سیادسینہ سے میرا مقابلہ ہوا بفضل الٰہی سے میں نے فتح پائی
اب کہ تمہارے ہمراہ اسقدر فوج ہے اور مین بھی ساتھ
ہون دشمن کو ہٹا دینا کچھ بات نہین راجہ جیسنگہ کو اضطراب
ہوئی امید سے پوچھا کہ تم کس غرض سے میرے ساتھ
ہوسے ہو اور کیا ارادہ ہے امید نے کہا کہ اسوقت
مین تمہاری رفاقت چھوڑنا شرافت وادمیت سے بعید ہے
انشاء اللہ تعالے جبتک مین تمہارا ملک تمکو نہ دلا دونگا تمہارا

ساتھہ لبھی نجہوڑونگا راجہ اس بات سے بہت خوش ہوا
کہا کہ اگر اس شرط پر آپ قایم رہے تو انکی خبر امین جو کچہہ ملک
ومال سے مجھے ملیگا نصف آپکو دونگا آندنون مین فوج بالاراؤ
چار گروہ ہوکر ہر طرف سے تعاقب انکا کرتے تھے لیکن راجہ
نے محنت ومشقت رات دن کے پہرنے کی اور ایک
نہ ٹھیرنے کی اپنے اوپر گوارا کی تھی اسواسطے یہہ ہاتھہ نہ آتے
تھے اور فوج دشمن انپر قدرت نپاتی تھی اٹھارہ دن تک
امیر شب وروز تاخت وتاراج مین مصروف رہے اور اسقدر
محنت اپنے اوپر مقرر کی تھی کہ سوائے کسی حاجت ضروریکے
گہوڑے سے نہ اترتے اور تدبیر طعام یون کرتے کہ آٹا
کہیں سے لوٹ لاتے اور گوندہ لیتے پہر برچھے سے
لکڑیان توڑ کر چقماق سے آگ نکالکر اوس آٹے کے پیڑے
بنا کر برچھے کی نوک سے باٹیان پکاتے اور اوٹھا کر

بیٹھے میر بیٹھے ہوے تین شمشیر

کہا کہ اگلے زمانے مین بہادرون نے ایسے

نے کام کیے ہین کہ نام دلیرانہ اونکا ابتک زمانے مین

یادگار اور مشہور ہر دیار ہے اب ایسے آدمی دنیا مین نہین ہے

امیر نے کہا یہہ اشارہ تمہارا بیشک میری طرف ہے اب مین

انشاء اللہ تعالے تنہا بالا راو سے مقابلہ کرونگا اور تمہین

شجاعت مردانہ دکھاؤنگا القصہ امیر یہہ ارادہ کرکے ایکدن صبح کو

مع یک خدمتگار لشکر راجہ جیسنگہ سے جدا ہوکر ایک جنگل کی

طرف چلے قریب شام بالا راو کے لشکر کے متصل پہنچے چونکہ

تنہا تھے کوئی متعرض نہوا امیر بے تکلف فوجمین آئے

عقلاً دریافت کیا کہ بالا راو اسوقت توپخانے مین ہوگا وہین

چلنا چاہیے یہہ ارادہ کرکے ساتھہ کمال ہمت کے باطمینان

آہستہ آہستہ توپخانے کیطرف چلے جس جگہہ سنتری کہڑا تہا

وہان سب پہنچے اتفاق سے اوسنے بہی لاشعین نتو کا یہان تک
کہ قریب بالارائو کیمپ چلے گئے اور کسی نے نیزہ وکالا دہو
امیر نے بمنہ دیا گوہنہ کیا جب گہوڑا تیز ہوا یا گمبہ پہیری
بالارائو کے مقابل پہنچکر وار سنان آبدار کا گیا مگر قضا اوسکی
نتہی نیزہ بچا گیا زخمی نہوا اوسپہ جلد مصاحب وہمراہی
اوسکے مستعد ہو گئے اپنے سردار کی جان بچانی کو اوسکے
حجاب ہوکر امیر سے طعن وضرب سنان وتیغ کے ساتہہ
پیش آئے امیر اوسمین مشغول جنگ تہے کہ بقیہ فوج بالارائو مسلح
وآمادہ ہوکر جمع ہوئے سب نے اتفاق کرکے یہہ چاہا
کہ امیر کو قتل کرین یا گرفتار کرلین لیکن واہ رے ہمت
واستقلال امیر کے کہ ایسی وقت مین اصلا خیال کثرت
اعدا نکیا اور جرأت وشجاعت مین کچہہ کمی نکی ایسے دلیرانہ
حملے کیئے کہ سب دشمن لپست وشکست ہوئے تہرا گئے

بہت سے دل سے قوی قوی جوانان دیوجثہ
الغرض خوفناک ہوے امیر دشمنون کو قتل
صحیح وسالم بہجوم سوار وپیادے باہر نکلے
اُن میں یہ تحریر ۱۰ حشام تمام ہلتے رہے کسینے تعاقب نکیا
سب ایک وادی کی طرف بتلاش آبادی چلے تاکسی سے
راہ کا نشان دریافت کرین مگر چونکہ شام ہوگئی تھی اور وہ
جنگل ویران تھا کہین رستے کا پتہ نہ ملا رات بہر حیران
وپریشان پہرتے رہے صبح کو لشکر راجہ جیسنگہ کیطرف
راہی ہوے اور خیریت سے پہنچے مولف حقیر کہتا ہے
اس جگہہ سے شجاعت وجفاکشی امیر کو غور کرنا چاہیے
تمام دن دشمنون مین گھر کر لڑتے رہے رات بہر بیابان
غیرآباد مین بے آب وخور پہرتے رہے آٹھہ پہر مین
دم بہر کہین آرام نہ ملا پہر صبح کو بڑے استقلال وثبات

حال سے راجہ کے دربار مین آئے القصہ راجہ اور او
ہمراہی شسنگہ وغیرہ کہ یہہ سب حال انکے پہنچیے
تھے امیر کو دیکھکر کھڑے ہوگئے اور تھوڑ و دلاوری سکممر وہداہ
ہوے بلکہ ہر ایک نے بے اختیار یہہ مصرع پڑہا؀ این کار از تو آید
و مردان چنین کنند؀ آب راجہ درجن سال وغیرہ جو رنجیدہ
ہوکر جدا ہوگئے تھے سب راجہ جیسنگہ سے آملے اور متفق ہوکر
بالاراؤ سے لڑنیکا عزم جزم کیا بالاراؤ خبر اتفاق و عزیمت
دلاوران سنکر متفکر ہوا اسکی فوج تو پہلے سے بسبب
ہر روزہ رنج و تعب دوا دوشکی عاجز ہوگئی تہی غرض.
مقدمات ہذا بالاراؤ نے راجہ جیسنگہ کو صلح کا پیام بھیجا
اور بعوض صلح نصف ملک دینے پر راضی ہوا راجہ
بھی مناسب وقت سمجھکر صلح کو اس عوض مین بہتر سمجھا
صلح کر لی موضع چہرکون وغیرہ اپنے حصے مین لیا او

وغیرہ آدہا سینہ پہلے قبضے مین چہوڑ دیا
طرفین نے محنت و مشقت سے فراغت پائی فساد موقوف
ہوا اسوقت بین درمیان راجہ جیسنگہ اور شیر سنگہ
ہوئی سو واسطے کہ راجہ نے اوس سے بعد پانے ملک کے
تقسیم بالمناصفہ کا اقرار کیا تہا اور اب ایفاے وعدہ نکرسکا
غرض شیر سنگہ آزردہ خاطر اوس سے جدا ہوا اور کسیطرف
چلا گیا چونکہ یہی عہد و پیمان امیر سے تہے اب جیسنگہ اور
درجن سال کو انکی طرف سے بڑا اندیشہ ہوا آپسمین کہا کہ یہ پٹہان
صاحب ارادہ جوانمرد ہے مبادا وفاے عہد مین سستی دیکہکر
آمادہ پیرخاش ہو اور بندوبست اسکا ہمسے نہو سکے پس
مناسب یہ ہے کہ کسی حیلے سے امیر کو مار ڈالیے پہر کوئی
مستحق تقسیم ریاست نرہیگا اور پورا ملک صلح مین ملا ہوا
ہمارے ہی پاس رہیگا غرض یہ ارادہ بد مصمم و موکد کرکے

منتظر وقت رہے امیر اکبر وزا اپنی فرودگاہ سے بسبب تکلیف
پانوکے زخمکے کہ گہوڑے پر بیٹھنے سے اذیت بڑہتی تہی
پالکی مین سوار ہوکر حضرت مرتضے علی کی ٹیکری پر کہ سرونج مین
مشہور جگہہ ہے گئے تھے اور لشکر راجہ وہان سے قریب پڑا تہا
امیر نے کہ اونکے فریب سے آگاہ نتھے بوقت معاودت
چاہا کہ اوس لشکر مین ہوتے ہوے اپنے مقام پر جائین
جسوقت اوس لشکر کے متصل پہنچے راجہ ناجوانمرد نے
اپنی فوج کو اشارہ کیا بہت بیدردون نے امیر کو گہیر لیا
مگر ہیبت شجاعت سے قریب نہ آسکے دور سے پتھر مارتے تہے
جو دو چار جوانمرد امیر کے ساتھ تھے اونہون نے امیر پر
ڈہالونکی آڑ کرلی تہی بہت صدمہ نہ پہنچنے پایا اور کرم خان
نے تلوار کہینچکر اونکا مقابلہ کیا بڑہنے ندیا امیر اوسوقت
ناچار تھے زخمکی تکلیف سے گہوڑے پر سوار نہو سکے

بہ اون مقہورون کو اس خطائے ناسزا کی سزا دیتے
مواجبی سے لیتے جب یہہ خبر نفاق کی امیر کو پہنچی وہ مصلح
ہی آئے اور چاہا کہ اون دغابازونکو اس فریب کا
مزا عوض دین لیکن جسینگہ حصول مقصد سے مایوس ہوکر
شرمندہ و خجل بعذر خواہی پیش آیا امیر نے بتکلف
رضامندی ظاہر کی مگر دل مین رنجیدہ ہوکر اوسکی رفاقت
چھوڑ دی چونکہ معالجہ جراحت پا مین مدت گذری کوئی شکل آمد کی
نہ رہی ہمراہیان امیر تکلیف خرچ سے تنگ آکر متفرق ہوگئے
زیادہ سو سوار و پیادے لیے ہمرکاب نہ رہے اس عرصے مین امیر
ایکمرتبہ واسطے ملاقات ظہور اللہ شاہ صاحب درویش کے
جو بحالت جذب باہر شہر ونج کے رہتے تھے گئے
خادمون نے امیر کے آنے سے شاہ صاحب کو اطلاع دی
عرض کیا کہ محمد امیر خان روہیلہ قدمبوسی کو آیا ہے فقیر صاحب نے

روبرو اپنے بلایا امیر حجرے مین سے لئے اوسوقت
نقد و جنس سے امیر کے پاس تھا کہ نذر درویش کرتے
اخلاص و نیاز کو پیشکش کر کے بعد عرض سلام
مؤدب بیٹھہ گئے درویش نے پوچھا کیون آئے اور ہر
واسطے کیا لائے امیر نے کہا دل وجان سے حاضر ہون
باقی حال میرا خاطر عاطر پر پوشیدہ نہو گا خدام درویش
اشارہ کیا کہ اسوقت کچھہ نذر کرو امیر نے پٹکا جو کسی رفیق
لیکر باندہ آئے تھے کمر سے کہول کر پیش کیا فقیر نے کہا
اسکو مضبوط کمر سے باندہ لو امیر نے لینا دینا
مناسب جانا جب تکرار و اصرار فقیر صاحب نے کہا اور
حاضرین محفل نے بہی اشارہ کیا امیر نے وہ پٹکا لیکر
پہر باندہ لیا درویش نے دعاے خیر دیکر کہا کہ یہان تو
انشاء اللہ العزیز صاحب ملک و دولت ہوگا اگر حصول رحمت

تھین. رنج و مشقت پہنچے صبر و شکر کرنا ثابت
ہنا کہ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا موکد ارشاد
صمد ہے امیر یہہ سنکر نہایت شادمان ہوے بعد
ل اجازت رخصت ہو کر چلے جب باہر آئے ایک محتاج
عورت نے جو اوسی درویش حق اندیش کے مریدون سے
تہی سوال کیا امیر نے وہی ٹکا کہول کر اوسے دیدیا فقیر نے
مطلع ہو کر اوسے اوسکے قبول کرنے سے منع کیا اوس
عورت نے حسب الارشاد مرشد ٹکا واپس کیا امیر فرودگاہ
آئے اور اوس روز دلمین خیال آیا کہ پہلے بہی دو بزرگون
نے بشارت حصول ملک و دولت کی مجہے دی ہے
اور اس تیسرے درویش بزرگ نے بہی امید وار عنایت
الٰہی کیا ہے اب مناسب ہے کہ کمر ہمت چست باندہ کر
منتظر لطیفہ غیبی کا رہون ع ببینم کہ تا کردگار جہان +

درین آشکارا چه دار دنهان ✤ انجاحیل سر ✤
کوچ کرکے شجاعلپور مین آئے وہانکے عامل سے نے امیر
پیام نوکری بہیجا وکیل کی زبانی یہہ بات سنکر امیر
کچہہ عذر پیش کیا اسواسطے کہ امیر کو عزم بالاراو کا اوس جگہہ
لینے مین معلوم تہا وکیل عامل سے نے کہا کہ معلوم ہوا آپ
بخوف بالاراو عذر کرتے ہو امیر نے کہا نہین بلکہ اسواسطے
کہ تمہین قدرت میرے نوکر رکہنے کی نہین ہان بعوض دس
ہزار روپیے کے مین ذمہ دار اس مہم کا ہو سکتا ہون
وکیل نے اس بات کو قبول کیا اور پانچہزار روپیے باجازت
عامل امیر کو اوسیوقت لادیے باقی کا بعد وفائے
وعدہ اقرار کیا امیر نے کچہہ روپیہ اوسمین سے اپنے
بہائی کرم دینخان کو دیکر واسطے نوکر رکہنے سپاہ کے بہوپال کو
بہیجا ہنوز وہ بہوپال نہ پہنچے تھے کہ بالاراو نے پانچ چہہ ہزار

یہ دہ دسوار با معہ مری ا۔ پنڈت اور عزیز خان نامی افغان
واسطے لینے تنجا علیپور کے بہیجے منور خان اور
خان دو پٹہان اور نامی جمعدار اوس فوج مین سے تھے
امیر نے اون پٹہانون کو کہلا بہیجا کہ ہم تم ہمقوم وہم مذہب
ہین اور مین بعوض دس ہزار روپیے کے ذمہ دار اس جنگ
ہو گیا ہون تم بہی اگر میرے شریک ہو جاؤ مین زر مقررہ
نصف تمہین دیونگا اونہون نے اس بات کو ننگ
افغانی سے بعید جانکر انکار صاف کیا اوس وقت غیب سے
امیر کے دل مین الہام ہوا کہ بے فائدہ خیال قلت و کثرت
سپاہ ہے فتح و شکست تو من جانب اللہ ہے کمرِ ہمت
چست باندہ کر اعدا سے مقابلہ کرنا چاہیے یہہ عزم محکم کر کے
ہمراہیون کو لڑائی پر برانگیختہ کیا اور یون حکم دیا کہ ہنوز زخم
میرے پانو کے اچہے نہین ہوی ہین پس مجہکو گہوڑے

پر بٹھا کر زخموں کو پٹیے مضبوط باندہ دو مین تمہارے
ساتہہ رہون اور تم بہت جہہ سے ملے رہو پریشانی سے بچو اور
جمع ہو کر حملہ کرو لشکر نے حکم امیر نامدار فوج عامل سے بہی زر
سے بچنا مشکل جانا بید لیسے ناچار دلاوران نامدار کے
ساتہہ ہوے جب بہادرون نے دشمنون کو بندوق کی زدیر
پایا بار مارتے ہوے بڑہے اور امیر سے بہی ساتہہ حملے
کے رہنے کو عرض کیا امیر نے کہا کہ تم پیادون پر حملہ کرو
مین سوارون پر جاتا ہون غرض لشکر ظفر پیکر پیادون پر
مثل صرصر پہنچا اور کشت عیش اعدا کو تباہ و خراب کر کے
کسیکا نخل ثبات جڑ سے اوکہاڑا کسیکو گرداب حلقہ ہائے
طوق و زنجیر مین گہیرا امیر نامدار نے دس بارہ سوار سے
سوارون پر حملہ کیا تنہا او شیر بیشۂ صولت نے کئی صفونکو
پریشان کر دیا عزیز خان سردار فوج حریف مقابل

وارمین دوا تا پائدار سے کوچ کرکے امیر
جیرستے ہوسے پہر کے پیسے پہنچے وہان میڈٹ مختار
پایا کہ زرین پوشش بچھاسے بیٹھا پگڑی باندہ رہاتھا
درۃ التاج شجاعت نے اوس خود سر کے سر پہ پہنچکر
نیزے کی آب سے اوسکے حلق کو ترکیا سر کاٹ کر نیزے پر
رکھ لیا جس پر پگڑی باندھی جاتی تھی وہ بجائے دستار
نیزے کے سر پر رکھا گیا سپاہ سے جو افسرا و سردار کے
دیکھے دل باختہ جان بچانے کی فکر مین پڑے آخر
بیدست وپا ہو کر فرار کو قرار پر اختیار کیا سہمے و پریشان
ہوسے امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے اور شکر
الہی بجالائے دلاوران نصرت قرین خوشی سے آرام مین
خوشدل رہے فراریان ہزیمت گزین ابتر و پریشان و دلخستہ
بالاراؤ کے پاس پہنچے تیسرے ہی روز یکباں رنج و سوز

بالاراو نے مع کپنو شیخ کلب علی اور جمعیت بشیار
آکر شجاعلپور کا محاصرہ کیا امیر کو پیغام نوکری دیا
جواب پایا کہ جوانمردونسے یہہ امر بعید ہے اسوقت مین ترک
رفاقت چہوڑنا عہد توڑنا جان بچانا تمہارے ساتھہ ہوجانا
خلاف جوانمردي و شجاعت ہے جب اس قضیے کا فیصلہ
ہوجائے تب یہہ کام موقع پر آئے اب اس فوج
کثیر کے مقابلے مین جمعیت قلیل سے رہنا اوس
عامل کا کہ ملازمان پنتولے تہا امیر نے مناسب
نہ سمجہا بعد مصالحت معاملہ متنازعہ اوسے بحفاظت تمام
سارنگپور تک پہنچا دیا جب شجاعلپور مین عمل بالاراو کا ہوگیا
اوسنے امیر کو مع ہزار پیادہ و سوار ہمراہی بلاکر نوکر رکھہ لیا
چار روپیے تنخواہ پیادہ اور دس روپیے مشاہرہ سوار مقرر
ہمراہیان امیر اس ماہانہ قلیل پر راضي نہوئے

اوسیقدر اپنے پاس سے دینے کا اقرار کیا سبکو ساتھہ رکھہ لیا بالاراؤ نے امیر کو سرونج مین اپنا تھانہ جمہانے کو بھیجا امیر نے وہان پہنچکر انتظام کر دیا اس عرصے مین کرم دیخان جو بھوپال کو گئے تھے پانسو آدمی لیکر آئے اور شامل لشکر امیر ہوے اب بالاراؤ نے امیر کو ہمراہ رسد غلہ کہ ملک مالوہ سے طرف دولت راؤ سیندہیہ کے جاتی تہی کر دیا جب یہہ مقام آشتہ تک گئے زر معاملہ یعنی نذرانہ یا خراج بطور چہہ آنی وغیرہ کے اوس ضلع سے لیکر اور ہمراہیون کو دیکر ایفاے وعدہ کیا پہر رسد پہنچا کر لوٹے اور بھوپال پر آکر باہر شہر کے ٹہرے اوندنون کو لیخان جاگیردار امبہاپالی متعلقہ بھوپال کہ وہان کے رئیس کے اقربا سے تھا واسطے فساد کے سپاہ جمع کر رہا تہا وزیر محمد خان کہ یہہ بھی رئیس کا

عزیز تنہا مرید محمد خان کی طرف سے اور تدارک کو آ
کو لیخان سے ملگیا اور دونون نے باتفاق بھوپال پر
ختم دست درازی استوار کیا راسے ہمت رائے سرونج مین
درجن سال بھیجے سے واسطے مدد کرنے نواب بھوپال
کے گفتگو کر رہا تھا کہ حق مستحق کو پہنچے جب راسے نذ
نے مرید محمد خان سے سازش اوسکی دریافت کی وہانسے
لوٹ کر پاس کو لیخان کے گیا بھوپال مین نواب
غوث محمد خان نے ہمراہیان مرید محمد خان کو اپنے
ساتھہ موافق کر لیا تھا اس شور و غلغل مین جو مرید
محمد خان نے خبر ورود موکب اجلال امیر با اقبال سنی
بواسطہ معرفت سابقہ رفاقت کا طالب ہوا اور باصرار
کمک چاہی امیر نے عذر کیا کہ مین بالاراو کا نوکر ہون
یہان نہین رہ سکتا آخر بعوض ہزار روپیہ طلب

بالاراؤتک وہانکا رہنا منظور کیا جب لویخان نے باتفاق
وزیر محمد خان جدید سپاہ نوکر رکھکر بہوپال کا قصد کیا
اکثر سرداران مرید محمد خان اوسسے جدا ہوکر غوث محمد خان
سے ملگئے ایک فساد عظیم برپا ہوا بلکہ طوفان بے
تمیزی اوٹھا مرید محمد خان نے جب کوئی صورت بچاؤکی
ندیکھی تو بالاراؤ کو کمک پر بلایا اور قلعے مع ملک دیدینے
کا اقرار کیا بالاراؤ مع کمنیو کلب علی وغیرہ آپہنچا
مرید محمد خان نے قلعہ فتحگڈہ حوالہ بالاراؤ کیا اور
آپ شہر سے نکلکر بالاراؤ کے لشکر مین خیمہ زن ہوا بالاراؤ
نے قلعے مین تہانہ کلب علی کا مقرر کردیا آپ باہر
ٹھرا رہا القصہ ادہر مرید محمد خان شہر سے نکلا اور شہر مین
عمل دخل غوث محمد خان کا ہوا اودہر کو لیخان اور وزیر محمد
خان سپاہ جرار لیکر دس بارہ کوس پر آپہنچے

بالاراو نے اندیشہ کیا کہ اگر سیندہیہ بنظر حفاظت قلعے مین در اور حریف سے یہان مقابلہ ہوا تو عہدہ برائی دشوار ہ پس حکم حفاظت قلعہ امیر کو دیکر سیندہیہ کو بلا لیا امیر نے بسبب نہونے رسد کے قلعے مین عذر کیا بالاراو نے کہا مین رسد غلہ وغیرہ بہت جلد بہیجتا ہون اور عنقریب فوج لیکر اور بابو سیندہیہ کہ یہان سے نزدیک تر ہی ہے لاتا ہون امیر ناچار قلعے مین فروکش ہوے بالاراو اور مرید محمد خان بطرف بہیلسہ گئے کونیخان اور وزیر محمد خان نے بہوپال پر قبضہ کیا ہمت راے کو واسطے انتظام علاقہ بیرسیہ کے بہیجا تا شہر سے بدخل اور دور ہو جائے امیر نے چند روز انتظار رسد کر کے بالاراو کو خط لکہا اوسنے جواب مین بعد عذر خواہی لکہہ بہیجا کہ دولت راو سیندہیہ سے نے واسطے گرفتاری لکہوا کے حکم

پیہ ... ... اور سپاہ مین تہلکہ عظیم
برپا ہے چند روز اور صبر کر و ہمراہیون کو تسلی دو
بعد اسکے جب امیر کو تاب تحمل بار انتظار نرہی اور بے غلہ
وغیرہ قیام وہانکا محال سمجہا تو بین قلعے کی شہر والون پر
مارنا شروع کیا وزیر محمد خان سے نے یہ بد خرابی شہر
کہلا بہیجا کہ اتحاد مذہب و ہمگہر ہیسے یہہ کام خلاف ہے
جواب پایا کہ اپنے مسلمان بہائیون کو بہوک پیاس کی
تکلیف مین پانا اور با وجود قدرت رحم نہ کہانا کب قرین
انصاف ہے تب نادم ہو کر کہانا اپکو اکر ہمراہیان امیر کو
بہیجا اسنے کہا یا ایک سے ہفتے یونہین گذر ہوئی تو یوتکی
اگ سے کہانا یکتا رہا ایذا کا نتیجہ آرام تہا ہر چند اس مدت مین
وزیر محمد خان سے نے قلعہ مانگا اور امیر کو سے اپنے پاس بلایا
کبہی سوائے انکار کچہہ جواب نہ پایا تب اونہون نے سمجہا کہ ہر سے

مایوسں ہولکر بالاراؤسے تیس ہزار روپیے اور قلعہ ٹونک
کے عوض بوساطت وکلاے دانشمند مصالحت کی
بالاراؤسنے معاملہ درست کرکے اپنے بخشی شیام لال کو
امیر کے پاس بہیجا اور اونہین اپنے پاس بلایا اوسوقت
امیرنے ملازمان نواب حیات محمد خان مالک ریاست کو
بلاکر قلعہ سپرد کیا اور انکو قلعہ دینا مناسب نجانکر متعلقان
وزیر محمد خانکو بحراست قلعے سے اونکے پاس پہنچادیا
آپ قلعے سے سامان وسلاح جسقدر لے سکے لیکر
باہر نکلے پہلا مقام قریب شہر تہا وزیر محمد خان
سرمین خیال فساد پیدا ہوا پیام دیا کہ تمنے جو کچھہ قلعے
سے لیا ہے واپس کردو ورنہ تمہارے حقمین بہتر
نہوگا امیر جوانمرد نے کہلا بہیجا مینے یہہ سامان بزور
بازوے مردانہ لیا ہے تمہین اگر مردانگی کا دعوا ہے

"دلیلو بسم اللہ ہمین لوسے وہبین میدان اور سینے
جو تمہارے متعلقون کو حفاظت سے تمہارے پاس
پہنچا دیا شاید وسکے بدلے مین تمہنے مجھے ایذا پہنچانے
ارادہ کیا ہے وزیر محمد خان بہت پشیمان ہوسے
امیرنے دوسرے کوچ کا قصد کیا اسحالمین معلوم ہوا
بالارادہ فوج کثیر لشکر قریب شہر آپہنچا امیرنے
اودہر جانا چاہا اب وزیر محمد خان نے بواسطہ
حمیت اسلام امیر کو اپنی طرف بلایا خدا واسطے طالب
مدد ہوا امیر نیک نہاد نے اول اوسکی بدروشی
یاد دلائی خجل کرکے آخر شریک حال ہوسے وزیر محمد خان
نے شہر سے نکلکر لڑنے کا ارادہ کیا اور امیرنے اوسے
اس قصد سے روکا راسے امیر قرین صوابدید و مصلحت
تھی لیکن اوسنے اپنے عزم پر عمل کیا شہر سے نکلکر رسالہ

خاص نواب حیات محمد خان ہمراہ ۔ تمام فوج
کیا لڑائی شروع ہوئی ہر جماعت اپنے مقابل سے
اسوقت بابوجی سیندہیہ نے جو سرداران بالاراؤ مہ
جنگ آزمودہ تہا رسالہ خاص نواب صاحب پر سخت
کیا انہون نے بہی پاے ثبات مضبوط گاڑ لیا دونون
طرف سے بہت دیر تک دلاوری وہمت ظاہر ہوئی اگرچہ
کسی نے ضرب وطعن مین کمی نکی لیکن فوج سیندہیہ کو
غلبہ ہوا لشکر نواب پر مغلوبی ظاہر ہوئی قریب تہا
کہ رسالہ شکست کہاے اور پیچہے ہٹ جاےگے مگر امیر
آگے بڑہکر دشمنون کو ڈانٹا اور دوستون کو للکارا
اودہر بڑہنے والون کو نیزہ بڑہا کر ہٹایا اونکا غلبہ کہٹایا
ایدہر گہٹے ہوؤنکا دل غیرت دلا کر بڑہایا انکو یہ سنایا
کہ تمنے نادانی سے اول میری راے نمانی تدبیر

ی بات جانی بڑے جوش و فروش سے میدان میں آ اعدا سے مقابلہ کیا اب پست ہوتے ہو ننگ ناموس کے ساتھہ ملک و مال بھی کہوتے ہو خبردار ثابت قدم لڑتے رہو اگر تاب ثبات نہو لڑتے ہوے شہر تک ہٹو اور شہر پناہ کو پشت پناہ کرکے ٹہیرو اور خوب لڑو سب نے اس صلاح پر اصلاح امیر کو مانا رائے کو محض خیر اور صاحب رائے کو خیر خواہ جانا شام تک ہٹتے ہوے لڑتے رہے رات کو دونوں لشکر جدا ہوکر ہر ایک علیحدہ علیحدہ خیمہ زن ہوے امیر اوس رات قریب شہر کے ایک باغ مین ٹہرے جسوقت رستم رخش سوار روز کی امد آمد کا شور ہوا اور سپہ سالار انجم مع فوج اوسکی ہیبت سے بہاگا امیر نے مع رفقا باغ سے نکلکر یہہ تدبیر کی کہ ایک نشیب مین قریب باغ چہپکر بیٹہہ گئے اور اکبر محمد خان سے

کہ عزیز قریب رئیس بہوپال تھے اور اثر جا ا
ہمراہیان امیر مین آگیا بلاکر کہا کہ تم سوار ہوکر فوج
پر حملہ کرو جب وہ بڑہین تم ہٹو یہانتک کہ او نہین ی
لے آؤ دلاور عالیشان اکبر محمد خان سے نے تنہا فوج دشم...
حملہ کیا دشمنون سے نے تنہا دیکہکر طمع کی گیرنا یا مارنا
چاہا چارون طرف سے سمٹکر انپر آئے یہہ قراولی کر
لڑتے ہوے موقع مقررہ پر لے آئے جب یہہ اوس
نشیب مین اوترے دشمن گہیرے رہے وہان ا
محمد خان گہوڑا بڑہاکر نکل گئے امیر نے اعداکو زد پر
بندوق کی باڑ ماری ایک وار مین تمام فوج حرا
لہ سواران پنڈارہ سے تہے اور اکبر محمد خانسے لڑتے ہو
آئے تہے کام ہوگیا اور دشمنون کو یہہ بڑا صدمہ
امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے چونکہ اونتو

بدفعات تحریر دولت راؤ سیندہیہ واسطے مقار ا
سردار کے آئی تھی اسلیے بالا راؤ نے توقف وہانکا
مناسب نجانکر بعد مصالحت کوچ کیا اکبر محمد خان جنکا ذکر ابہی
ہو چکا ہے قوم پٹہان خانوادہ مرزی خیل سے جنمین
اجتک حکومت ریاست بہوپال ہے بڑی شریف جوانمرد
جوہر تیغ شجاعت بحر ذخار سخاوت تھے جبسے امیر تہور تخمیر
سخاوت پناہ کے ساتہہ ہوے آخر وقت تک رفیق وشیر
ر ، امیر کی رفاقت مین بڑے بڑے کام کیے
مستحق عنایت ہوگئے بعد یانے ریاست کے سرکار
امیر سے بڑی جاگیر پائی عمائد مین مشخص امراے امیریہ
مین بعنایات خاص آقا مختص تھے سنہ ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون
ہجریہ مین قاصد خلد ہوے بعد اونکے اونکے جانشین
میان بہادر محمد خان ہر آزادہ سوش سادہ مزاج اتنکے

اس ریاست مین جاگیر دار بزرگون سے شمار مین ہین
روزگار دولت وزیریہ مین کسی امر خلاف رضاے سرکار
کے مرتکب ہونے سے مورد عتاب ہو کر وطن کو چلے
گئے تھے زمانہ سلطنت علیہ مین آپ پہر خداوند وقت
کے عہد مین اپنی جاگیر پر بحال ہوے مع اولاد دعاے
بندگان سرکار مین اوقات خوش بسر کرتے ہین القصہ
بعد گذرنے اوس حال کے وزیر محمد خان نے
بہت چاہا کہ امیر ہمارے پاس رہین امیر نے مناسب
نجانا رہے نواب بہوپال سے ملے اونہون نے
شجاعت وہمت کی تعریف کرکے بڑی محبت اور دلجوئی
سے اپنے یہان امیر کو رکہا اور نگہداشت سپاہ کی
اجازت دی وزیر محمد خان رشک وافسوس مین
اپنے مقام کو چلے گئے امیر نے ہر طرح نواب کو راضی

مور ریاست مین خیر خواہی طلبہولی بسبب فتنہ و فساد
کے تحصیل ملک موقوف تھی امیر نے تحصیل اطراف
سے آٹھہ مہینے تک سپاہ کو خرچ دیا اور قریب دس ہزار
ادمیون کے لشکر کر لیا جو کچہہ نواب کے یہان سے ملتا
اکو دیتے بعض اوقات اہل شہر سے بطور مصادرہ
وصول کر لیتے چندی اسیطرح گذری جب کوئی
صورت نہ دیکھی نواب سے رخصت چاہی نواب نے
رکیا اور یہ چہا مجھے کسکے سپرد کرتے ہو امیر نے
تمہین حافظ حقیقی کو سونپا پھر وزیر محمد خان سے
اب کو ملوا دیا دونون مین صفائی کرا دی ہنگام وداع
امیر نے کہا مین تمہارا دوست ہون جب کوئی سخت
م درپیش آئے مجھے اطلاع دینا انشاء اللہ تعالیٰ
جان و مال سے اعانت مین دریغ نکرونگا نواب

بطور تحفہ وقت رخصت چار توپین اورا ہاتی باصر
دیتے تھے اسنے قبول نکیا اور کہا مجھکو ایک تیغ
اعدا کلید فتح وظفر اور ایک اسپ تیز باد پا سیر
مقاصد مین کافی وافی ہے اگر کسیوقت ایسی چیز
ضرورت ہوگی منگوالونگا فقیر مولف کہتا ہے کہ یہان
متفرق احوال سیر وسفر اسکے جو جمع کئے
موافق بیان مولف امیرنامہ فارسی کے تھے او
مطابق متعلق باب اول متضمن آغاز کتاب کے
آگے تیسرے باب سے ذکر آئیگا اسکے ہولکر سے
ملنے کا وہان سے آخر تک اپنی تحقیق کو بھی دخل دیا
اب دوسرے باب مین اوسیطرح مختصر حال سردا
دار قوم مرہٹہ کا لکھا جاتا ہے بعض کتب مورخین متاخرین
متعلقہ سے کہ مورث فوائد جدید ہو اور ناظرین کتا

ان بزرگان جسونت ذلتو ہولکر مع بعض حالات
اُولے ہمعصر امیر معلوم ہو جائے

دوسرا باب احوال سرداران قوم مرہٹہ بیان مین

راجہائے قدیم . مبسوط تواریخ مین مفصل مذکور ہے
یہان اوسکا بیان کیا ضرور ہے فقط حال راجہ ساہو پسر
سنبہا پور سیوا لکہا جاتا ہے اوسکا دادا سیوا اگر اسیہ قوم
مرہٹہ سے کرناٹک مین پیدا ہوا جوانی مین زور بازو یاوری
بخت سے کچہہ صحرائی جمع کرکے سپہ لار بنگیا دو چار قلعے
اطراف کے لیکر مدعی جہانداری ہوا عساکر حضرت مآثر
سلطان اورنگ زیب تاج آرا عالمگیر شاہ اوسکی سرکوبی کو
اسئے ناتجربہ کار نے مقابلہ کیا بہت جلد شکست کہاکر
بہاگا غازیان منصور قلعونکا انتظام کرکے لوٹ آئے
چند روز سیوا پریشان پہرا آخر نادم ہوکر بوسیلہ راجہ جیسنگہہ

والے سبب پورے سنہ ۱۰۷۲ ہجری مین حاضر دربار
شاہی ہوا بعد چند روزہ حضور بخوف گرفتاری پہر دکن
کیطرف بہاگا اور فساد اوٹہاتا رہا بحالت بغاوت
سنہ ۱۰۹۰ ایکہزار نوے ہجری مین مرگیا اوسکے بیٹے
بہی وہی طریقہ اختیار کیا پانچہزار مفسدون کے ساتہہ
فساد انگیزی مین مصروف تہا آخر افواج شاہی نے
اوسے قتل کیا اور اوسکے اہل وعیال کو اسیر کرلیا ساو
اوسکا بیٹا مدت تک قید سلطانی مین رہا بعد قتل
سنبہا کے اوسکے بہائی سنتا نے نشان فتنہ انگیزی
اوٹہایا وہ بہی مجاہدان سپاہ عالمگیر شاہ کی ہاتہہ سے
مارا گیا قسمت کی یاری اور بعض امرا کی طرفداری
ساو پسر سنبہا بحکم سلطانی قید سے رہا ہوا بخطاب
راجہ اور منصب ہفت ہزاری سرفراز ہوکر وطن کیطرف

لیا سائو آخر سنبہا بیٹا تہا او ی
شکر کثیر جمع کرکے قلعہ ستارہ وغیرہ لیکر شہر پونا
اپنا دار الریاست مقرر کیا کہ جسنے سرکوبی جونکی اوسکے
سر مین سودا سے شاہی پیدا ہوا اور یہہ دانشور جوانمرد منتظم
ادمی تہا دو چار راجہاے قرب و جوار اوسکے مطیع ہو گئے
خیال خام سے کچہہ پختگی پائی جب باغ عمر کو خزان پہونچی
خراب اور بہار حیات کو پا بر کاب پایا اوسنے خلاف
اور امراسکے پسند نکیا کہ برادران نالایق خویشاوند ناکارہ سے
اپنا جانشین کرے بلکہ اپنے مصاحبون سے
بعد امتحان عقل و فراست کسیکو ولیعہد کرنا چاہا اور اسی
خیال سے بالاجی وغیرہ آٹہہ سردارون کو جو اوسکے
مصاحب تہے ایک بزم خاص مین جمع کرکے تین لیمو
منگوائے اور اونکے آگے رکہدیے ہر ایک سے کہا کہ ان

مینون ایک روز سرکے بر ہندوستانی امرا
نسمجھے تین لیموا وپر تلے نرکھہ سکے خواجہ
جاتے رہے ششدر ہوگئے ناچار معترف عجز ادراک
بلکہ حل کرنا اس معمے کا امکان سے خارج سمجھے بالاجی
پنڈت آٹھوان اونمین کا بڑا عقیل ذہین خوش نصیب منتظم
آدمی تہا اوسنے اپنی اونگلی سے تین چہلے کا لکہ ریو
نیچے رکہے اور سوال کا جواب خوب ادا کیا نہ تنہا راجہ اور
حاضرین سنے آفرین کہی بلکہ جسنے سنا بیساختہ تحسین
کی راجہ سنے اوسیوقت کنجیان قلعون اور خزانون کی
سپرد کین اپنا جانشین کرکے سپاہ و ملک کے
امراسے نذرین دلوادین اور پیشوا خطاب دیا بعد
روز کے سنبہا لاولد مرگیا بالاجی بجاے اوسکے حاکم ہوا
ہرچند بعض بدخواہان ریاست کے اغوا سے سنبہا کی زوجہ نے

پنی قوم کا جسے متبنے تہا ساؤکا بیٹا
مستحق حکومت بتایا لیکن اوسکے دروغ نے
بنایا پیشوا نے اوسے مقید کیا آپ حکمرانی کرتا رہا
وقت مین ملہار نام ایک شخص قوم ہولکر سے
... حال سے بے برگ ونوا فوج مین کسی ہمقوم رسالدار کی
...ی کرتا تہا جو کہ کچھہ عمال اطراف نے بالاجی سے
انحراف اختیار کیا تہا اسلیے اونکی گوشمالی کا خیال ہوا فوج
اوسطرف جانیکو مقرر کی اوسمین وہ رسالدار بھی تہا
جسکے یہان ملہار تھا تہا رسالدار نے بپاس ہمگہری
...سے اپنی لڑکی کی شادی کردی اور عوض اپنے لڑنیکو
...لڑائیون مین اچھے اچھے کام بن آئے اور بڑے
...کو پہنچا اسیطرح قصہ ہے جنکو نام قوم سیندہیہ کے
...کفش بردار تہا سیندہیہ کا کہ وہ ایک روز پیشوا کے

جو تے لیئے ہین بیٹہا تہا اتفاق سے خواب سے
کیا جوتے ہاتہہ مین لیئے ہوئے سینے پہ کہکر تو
دونون ہاتونسے بڑی احتیاط کے ساتہہ دبائے
بالاجی کسی حاجت کو اوٹہا کفش بردار کو نپایا چاہا کہ
جوتے پہنکر باہر جاے جوتے بہی نپاے ادہر اودہر
دیکہا ایکطرف کفش بردار پہ نظر پڑی کہ جوتے
پر رکہے ہاتہہ سے دباے سو رہا ہے بالاجی یہہ حال د
خوش ہوا اور یہہ خیال کیا کہ اس شخص نے جوتونکی
اسقدر حفاظت کی اگر کوئی بڑا کام اسکے سپرد کیا جا
بیشک بڑی احتیاط عمل مین لاسے بالاجی اسی فکر مین
تہا کہ خدمتگار خفتہ بیدار بخت کی آنکہہ کہلی آقا کو سر
کہڑا پاکر پریشان ہوا ڈرا اوسنے تسلی دی مطمئن ک
اوسیوقت خلعت عنایت کیا اور کسی منصب بلند پر مقرر

دیا تھا آنلہ ارکان دولت سے ہوے آخر مین یہی جی
سہنیہ اور ملہار راو کُل کاروبار ریاست کر
جب پیشوا مرگیا اوسکا بڑا بیٹا باجی راو مسند حکومت پر بیٹھا
تب اوسکا چھوٹا بھائی چمنا آپا نائب بڑے بھائی کا
اور مختار مہمات رہا

بیان دخل پانیکا سلطنت ہندوستانمین

عہد سلطنت بادشاہ جہاہ محمد شاہ سلطان دہلی مین محمد
خان بنگش نواب فرخ آباد نے جمعیت کثیرہ فراہم کر
بندیل کھنڈ پر لشکر کشی کی اور راجہ چہتر سال بوندیلہ سے
محاربات عظیمہ کرکے کالپی مہوبہ وغیرہ علاقون پر حکومت
پائی پہر قلعہ جیت گڈہ کو گہیرا راجہ مذکور ایک سال تک
محاصرے مین مصروف جنگ رہا آخر مغلوب وتنگ ہوکر
باجی راو پیشوا سے مدد وکمک چاہی وہ ساٹھہ ہزار پیادہ

وسوار ہمراہ لیلا اید ہر متوجہ ہوا موضع جہتاپنا پر جو متصل
جیت گڈہ کے ہے اگر بندوبست مدد ورسد انہ
بخوبی کیا فوج بنگش نے تنگ اگر عزم جزم کیا کہ
حملہ سخت کرکے فتح حاصل کرین اور یورش کرکے
قلعہ لے لیا آب بالاراو نے انہین قلعے مین گہیر لیا اور
تنگ کیا بنگش مصالحت کرکے لوٹ آیا راجہ چہتر سال
اپنے قلعے مین آیا اور مشکور اعانت باجی راو ہوا کہا کہ
تمہارے حسن سلوک کا کچہہ عوض مجہسے نہین ہوسکتا
تمنے بڑا احسان کیا ہے میرے دو بیٹے صلبی ہین
اور تم بہی بجاے فرزند کے ہو مین اپنے ملک کے
چار حصے کئے دیتا ہون دو ربع دونون لڑکون کے
ایک حصہ تمہین بطور ہدیہ دیتا ہون چہارم میرے مصارف
کو رہیگا باجی راو نے قبول کیا گو بند پنڈت کو اپنی طرف سے

د اسط چھوڑکر خود دین کو لوٹ لیا

سا بعد چند سال راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے بیٹون

باوجود تقسیم پدری ملک و مال پر منازعت ہوئی بڑا بھائی

رجوع بطرف درگاہ شاہ رکھتا تھا امداد شوکت شاہی سے

مستقل راجہ ہوا ملک و مال مقبوضہ برادر بزور لیکر اوسے

لکر حکومت کرتا رہا چھوٹا بھائی مضطر ناچار جلاے وطن

کے باجی راو پیشوا کے پاس بتوقع اعانت و عنایت

ایا اور بعد ملاقات مدعا کہکر بعوض دلادینے حصہ موروثی

کے ادائے زرکثیر کا وعدہ کیا باجی راو فوج جرار ہمراہ لیکر

دوبارہ بندیل کھنڈ مین آیا برادر ظالم سے نے درگاہ شاہی

اطلاع دی بحکم سلطانی گروہر ناگر صوبہ دار آلہ اباد

اوسکی مدد کو آیا دکہنیان سے بے دولت تاراج

بندیل کھنڈ مین مصروف ہوے اور فوج شاہی کا

مقابلہ کیا صوبہ دار مارا گیا لشکر تباہ پریشان ہوا
باجی راؤ فتح پا کر دونون بہائیون سے نقد و
بہت کچھہ لیکر مقر اصلی کو لوٹا یہہ واقعہ سنہ ۱۱۳۴ مین وا
بعد چند سال کے سنہ ۱۹ جلوس محمد شاہ مین با
مع جنکو جی سیندہیہ و ملہار راؤ ہولکر کے قصد ہندو
لشکر جرار سے حرکت کر کے ملک گجرات اور مالوہ
قبضہ کر لیا اور انتظام کرتا ہوا دریاے نربدا سے اید
اوترآیا اوجین مین داخل ہوا راجہ جیسنگہ والی جیپور
صوبہ دار اوجین اوندنون وہین تہا کہا گیا
کہ باجی راو کا اسطرف آنا اوسیکے اشارے سے
راجہ نے اوس ملک واسطے استحکام رابطہ اتحاد
صوبۂ اوجین اوسکے حوالے کیا وہان باجی راؤ
اپنی طرف سے پرگنہ مہیسر اور اندور ملہار راؤ کو ا

قہ اوجین جنکوجی سیندہیہ جاگیر مین دیکر آپ گوالیار
ف چلا اوس ملک مین پہنچکر قبضہ اپنا کیا صوبہ
داران اگرہ واجمیر سے زر معاملہ لیا راجہ کو مد سے
بعد مجادلۂ دو ماہہ غالب آکر علاقہ بہدا ورآیا اوس
زر مصالحہ وصول کر کے میان دوآب مین آکر شورش
برپا کرنیکا خیال دلمین لایا لیکن دستورالممالک نواب
منصور علیخان والے لکہنؤ سد راہ ہوے جمنا پر آکر بوقت
عبور چار پانسو آدمیون کو دکہنیونمین سے کشتہ وخستہ
باجی راو اودہر مجال دخل نپاکر دہلی کی طرف پہرا اور میلہ
لکا کالوٹ کر لوٹا اب فوج شاہی اوسکی گوشمالی کو
متعاقب چلی باجی راو یلغار کرتا ہوا براہ اوجین دکہن کو
چلا گیا اور تہوڑے دنون کے بعد راہے عدم ہوا
بالاجی بڑا بیٹا اوسکا مسند حکومت پر بیٹہا منجہلا رگناتہہ

حقیقی چہوٹا بہائی مسند نشین کا نائب اور شمشیر بہادر
چہوٹا جو طوائف سے تہا دیوان ہوا بالاجی نا بہا کے
جو بڑا بیٹا باجی راؤ کا اور جانشین پدر تہا تین بیٹے ہو
بڑا بسواس راؤ منجہلا اودہو راؤ چہوٹا نرائن راؤ دوسرا
بہائی بالاجی کا لاولد تہا اوسنے بہاؤ نامی ایک طفل
ہمقوم کو متبنے کیا سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں راجہ سوائی جیسنگہ
والی جیپور فوت ہوا اور اوسکا بڑا بیٹا راتہور ایسری
سنگہ جو بطن دختر راجہ جودہپور سے تہا جانشین پدر
ہوا چہوٹا بہائی مادہو سنگہ سہودیہ جو دختر راجہ
اودیپور کے پیٹ سے تہا بہائی سے رنجیدہ ہوکر
اپنے نانا رانا سے اودیپور کے پاس چلا گیا رانا
نے اپنے ایک قریب سردار کیشو راؤ نامی کو پاس نانا بہا
پسر باجی راؤ پیشوا کے بہیجا اور واسطے اعانت و امداد

اپنے نواسے سے بچایا بعد فتح اور دلادینے ملک
ودھ جیپور کے وعدہ کیا پالاجی نے قبول
لیا الغرض ملہار راؤ ہولکر لشکر دیگر اس مہم پر مامور کیا
ہو اللہ و جیپور مین آیا راجہ جگت سنگھ والے اودیپور نے
واسطے استحکام رابطہ اتحاد کے ملہار راؤ سے
پگڑی بدلی یہہ ایک رسم ہے تمام اہل ہند مین عموماً اور
خاندان راجپوتان مین خصوصاً معہود واسطے استواری
مواثیق عہود اخوت و محبت کے جیسے عرب مین
محالفہ ملہار راؤ نے لیے واسطے دلادینے ملک کے
ہمراہ مادہو سنگھ جیپور پر لشکر کشی کی اور ایسی
گ سے مدتون تک لڑتا رہا جب عقدہ اس
مہم کا اوسکے ناخن سعی سے نکھلا تو ضلع جیپور کو
لوٹ کر گذر کرنیمین مصروف ہوا اس عرصے مین

ایسری سنگہ والی جیپور نے کیشوراؤ کو جو ماہو
مادہو سنگہہ کا ہوتا تہا بلایا اوسنے باوجود رو
ملہارراؤ وغیرہ کے نہ ماننا چلا گیا ایسری سنگہ نے
نظربند کرکے زہر دلوا دیا جب یہہ بدعہدی راجہ سے
دیلہی کارپردازان ریاست اوسکی منحرف ہوگئے اور
سنگہ سے ملکر جیپور سپرد کردینا چاہا اور ملہارراؤ
لولہ بوندی پر مقیم تہا بلایا ملہارراؤ سانگانیر پر آیا اور
ایسری سنگہ کی گرفتاری کا ارادہ کیا ایسر سنگہ
ناچار ہوا اور زہر پیکر مر گیا منتقم حقیقی نے وہی سزا او
دی جو اوسنے کیشوراؤ سے بدسلوکی کی تہی سنہ ۶۵
مین مادہو سنگہ کامیاب ہوکر حاکم جیپور رہا ملہارراؤ
وہانسے کوچ کیا مادہو سنگہ ایفاے اقرار زر مقررہ
ملہارراؤ اوسکے عوض مین ٹونک ٹوڑ

پر قبضہ مہیسری طرف چلا

دوسرے سال مین بعد اسکے مابین نواب منصور علی خان المعروف صفدر جنگ انکے ساتھ بد کار
لے لکھنؤ اور نواب احمد خان بنگش رئیس فرخ آباد
کے مقاتلہ و مجادلہ ہوا راجہ نول رائے نائب
منصور علی خان کا لڑائی مین مارا گیا بنگشون نے
الہ آباد تک ملک منصور علیخان کا لے لیا منصور علیخان
دہلی مین آئے اور بطلب مدد و عدہ زر کثیر کے ساتھہ
خط ملہار راؤ ہولکر کو لکھا ملہار راو ۱۱۶۶ھ مین براہ کالپی
فرخ آباد پر آیا شمس آباد مین مکانات نواب
کے خراب کیئے دہلی سے منصور علیخان بہی مع
فوج فرخ آباد کی طرف آئے نواب احمد خان بنگش
ان دو فوجون سے لڑنیکی مجال نپاکر فراری ہوا کوہ
یون پر پہنچکر وہان کے راجہ سے کوہستان دشوار

لذا رعین ما بین مطلب لیا ملہار راو اور نواب
بہی متعاقب کوہ کمایون تک گئے لیکن
غتی مسکن دشمن سے تنگ ہوکر بوساطت نواب
حافظ الملک حافظ رحمت خان حکمران ملک کٹہیر صلح کر
منصور علیخان سے نے ساٹھہ لاکھہ روپیہ اور
نواب بنگش کا دیکر ملہار راو کو اجازت واپسی وطن
دی نیمہ باقی بنگش کو معاف کیا سنہ ہجری مین راو
بہاو پسر خوانده پور باجی راو باشاره سو جمل جاٹ
والے بہرت پور بسواس راو نا بہا اپنے عم کو تحت
دہلی پر بٹہانے کو لایا جنکو جی سینیہ اور ملہار راو
وغیرہ بڑے بڑے امرا دکن کے لشکر جرار ہمراہ
ملازم رکاب آقا ہوئے اسوقت مین سلطنت دہلی
بنیان متزلزل ہے نظم و نسق مین ہزار طرحکے خلل

بادشاہ کو رعایا کی خبر ہے نہ رعایا کو بادشاہ کا ڈر ہر ذرے
ہمسری مہر کا سودا ہے ہر قطرے کو برابری بحر کا
دعوا سورجمل دہلی کے محاصرے مین تھا نواب نجف خان
بہادر اوسکے سرگرم مقابلہ و مقاتلہ تھے ہنوز دکھنیان
برگشتہ بخت منزل مقصود کو نہ پہنچے تھے کہ سورجمل کا
اقبال احتراق مین آیا بزخم گولی مورچال مین مارا گیا
فوج اوسکی پریشان ہوکر بھرت پور کو گئی احمد شاہ ابدالی
مع لشکر خونریز و توپخانۂ آتش انگیز حسب الطلب نواب
نجیب خان کابل سے کوچ کرکے اٹک سے اوترا راجہ
بہاو پیش قدمی کرکے پذیرا ہوا دہلی ہوتا ہوا پانی پت
پر پہنچا اکثر امرائے شاہی مثل احمد خان بنگش اور
دوندیخان و حافظ رحمت خان و شجاع الدولہ احمد شاہ سے
ملکر شامل اوسکے لشکر کے ہوے دکھنیون نے

ب محاربہ ... ر اسلام نلا الرد ... اپنے

انکا محاصرہ کیا تفصیل اس جنگ عظیم کی کتب

موجود ہے آخر بہاؤ اور بسواسن راؤ اور جنکوجی

رزار مین بہ کارزار علف تیغ آبدار اہل اسلام ہوے

جان بچا کر اور دکھنی شکست فاش پاکر بھاگے احمد شاہ

مظفر و منصور چند روز دہلی مین رہکر کابل کو لوٹ گیا

بعد چلے جانے احمد شاہ کے میدان خالی پا

جواہر سنگھہ پسر سورجمل پر جو بوقت مقابلہ احمد شاہ مواخ

سے دست بردار ہوا تھا لشکر کشی کی دکھنیوں

اقبال پر ادبار غالب تھا اس مرتبہ جنگ مین جو بمقام

لومہیر علاقہ بھرت پور واقع ہوئی تھی کھنڈی راؤ

پسر ملہار راؤ مارا گیا القصہ جواہر سنگہ نے ملہار راو

صلح کرلی عذر خواہی کرکے لشکر کشی کا خرچہ ہرجہ

ـ ماد ہوراؤ منجھلا بیٹا نا . ـ ین ہوا
اوسنے اپنے چھوٹے بہائی نرائن راؤ کو اپنا نائب
حبب امیرالامرا نواب نجیب خان نے کہ مختار المھام
سلطنت دہلی تھے دنیا سے انتقال کیا امراے دولت
مین باہم نزاع اور نظم و نسق مین خلل واقع ہوا تو جواہر
جاٹ نے وقت پاکر باپ کا انتقام لینے کا عزم کیا ا
د ـ نکو مدد پر بلایا پہر ملہار راؤ ہندوستان مین آیا ا
اوسنے جواہر سنگہ کو قلعۂ اکبرآباد خالی کرادیا خود دہلی
شاہ عالم سے زر معاملہ لیا سند اکبرآباد بنام
جواہر سنگہہ لکھوادی پہر دہلی سے کوچ کرکے جیپور پر
آیا چونکہ کار پردازان جیپور نے بعد چلے جانے
د ـ ن کے ٹونک ٹوڑہ مین پہر اپنا عمل دخل کرلیا
تہا اسمرتبہ ملہار راؤ نے اونہین تنگ کرکے

علاقہ ٹونک اور پرگنہ رام پورہ لی اپنے نام للھوالی اور تہانے بٹھاکر دکن کو چلا گیا الحاصل مادہورا ونے اپنے حکومت کے عہد مین جی آپا کو مقام جنکوجی سیندہیہ کو بڑے لشکر سے مہم جودہپور پر مقرر کیا جی آپا نے اوس ملک مین آکر جودہپورا ناگور کو گہیرا راجہ بجے سنگہ والی جودہپور ناگور مین تہا جی آپا نے کچھہ فوج جودہپور پر چھوڑکر آپ ناگو کا محاصرہ کیا آخر بجے سنگہ نے تنگ آکر دو سپاہیون کو بوعدہ انعام وجاگیر واسطے قتل جی آپا کے اوسکے لشکر مین بہیجا دونو سپاہی اوسکی فوج مین گئے فریب آپسمین لڑے جب مقدمہ بغرض فیصلہ جی آپا تک پہنچا دونون نے روبرو جاکر موقع پاکر چھری سے اوسے مار لیا لشکر دکن آوارہ و سراسیمہ درہم وبرہم

ہوا رانوجی سیندہیہ چہوٹا بیٹا ۔ سیندہیہ کا بڑے بہائی کے مارے جانے کی خبر سنکر غمناک و مضطر ہوا بڑے غضب اور غصے سے حرکت کرکے با فوج جرار و توپخانہ آتش بار علاقہ جودہپور مین آیا اور تمام ملک کو تاخت تاراج سے خراب کیا آخر راجہ بجے سنگہ نے ناچار ہوکر مصالحت کی صوبہ اجمیر عوض صلح دیا ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سالانہ بطور نعلبندی ہمیشہ مقرر کیا آنوجی تہانہ اجمیر مین بٹہا کر دکن کو لوٹ گیا چونکہ ٹونک کو بعد چلے جانے ملہار کے پہر جے پور والون نے لے لیا تہا اسواسطے ملہار ۱۱۷۰ ہجری مین پہر نہایت سپاہ ہمراہ لیکر ٹونک مین آیا بعد لوٹ و مار کے قلعہ بہوم گڈہ پر جواب مشتہر بہ امیر گڈہ اور دار الحکومت رئیسان خاندان عالیہ امیریہ کا ہے مورچے لگائے پندرہ روز تک

لڑ بار ہانے خالی سے بڑوا رسے گوگیا و ہانسے زر
لیکر پہر ٹونک پر آیا اور بعد تین مہینے کی لڑائی
پر قابض ہو کر زمین سے برابر کیا پہر ٹونک
بٹہا کر جے پور سے زر معاملہ لیتا ہوا طرف بند
گیا اور عالم پور مین متصل جالون اجل طبعی سے مر
چونکہ ملہار راؤ کے اور کوئی لڑ کا سوا کہنڈیرا و
نہ تہا اور وہ کہمیر کے محاصرے مین مارا گیا جیسا او
مذکور ہوا اسلیے اہلیا بائی زوجہ کہنڈیرا و
جو دکن مین تہی بعد فوت ملہار راؤ تکوجی نامی ا
شخص ہمقوم کو متبنے کر کے بجاے ملہار مسند نشین
انہین دنون مین مادہو راؤ پیشوا سردار
دلن سے بہی جانب ملک عدم سفر کیا رگنا تہہ
باپ جے راؤ مسند حکومت پر بیٹہا نرائن راؤ برادر

دہوڑالو بدستور بندیست یہاںپر نوبیس اوپر

سکہارام کہ زمان مادہوراؤنکے کاردیوانی کر

ستھے بدستور اپنے عہد سے برقایم رہے یہانتک

انوجی سیندہیہ بہی مرگیا مہاجی سیندہیہ بڑا بیٹا

اوسکا جانشین پدر ہوا وقوع اس واقعے کا سنہ ۱۱۹۲

ہوا ہے رگناتہ راؤ پیشوا کے سرمین پہر سودا سے

فاسد نے جوش کیا ہندوستانکا نظم ونسق ابتر پاکر

ایدہر قصد کیا نرائن راؤ اپنے بہتیجے کو بجاے خود

چہوڑکر امراکو عہدونپر مقرر کرکے آپ باتفاق مہاجی

سیندہیہ کوچ کرتا ہوا موضع کوہد مین آیا مہاجی

سیندہیہ نے بدخواہی سے تہوڑے مال پر

رانا ے کوہد سے صلح کرادی رگناتہ راؤ نے

مہاجی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مہم تسیر گدہ پر نامزد کیا

دو نوٹ ۔ دہر نرائن راؤ پونان پر

اور چچا کی اطاعت سے منحرف ہوگیا تہا ہرچند

تدارک اوسکا چاہا کچہہ نکرسکا کیونکہ نونس

وغیرہ اوس سے متفق تہے زوجہ رگناتہہ راؤ

جو بڑی عاقلہ تہی ایک پوربیے کو جو داروغہ توپخانہ

تہا طمع مال و جاگیر دیکر قتل نرائن راؤ پر آمادہ

داروغہ مذکور نے مکان سے نکلتے ہوئے نرائن

راؤ کو زخمی کیا وہ مجروح ہوکر چچا کے پاس آیا اور

کلمات عجز زبان پر لایا یہان تک کہ چچا کو رحم آگیا

لیکن توپخانے والون نے اوسکے چہوڑ

مین اپنی گرفتاری سمجہکر اوسے زندہ نچہوڑا رگہ

راؤ نے اندیشہ حکومت کرنے لگا بوجہ لاولدی

امرت راؤ ہتھوم کو متبنے کیا نانا بہا پہڑنویس

اُن راو کا رفیق تہا اوسکے قتل سے کمال آزردہ
ہوا تہا لیکن تنہائی سے ناچار ہوکر کسی سے ازدل
سکا جب مہاجی سیندہیہ تیرگدہ سے شکست
لہالر او جین مین آیا اوسوقت سکہارام دوسرا
دیوان پیشوا کا رگناتہ راو سے موافق ہوگیا اور
ماناجی پہانگڑی کو کہ دوسرا ایٹیار نوجی سیندہیہ
تہا رگناتہہ سے خلعت امارت دلوا کر جانب
ہندوستان بجاے مہاجی سیندہیہ روانہ کیا
پروانے درباب اطلاع معزولی مہاجی سیندہیہ
رالہو مانکیا وغیرہ سرداران لشکر کو بہیجے اور واسطے
رفاقت و اعانت ماناجی پہانگڑی کے تاکید لکہی
را مذکور مہاجی سے الگ ہوگیا آخر دونوںمین لڑائی
ہوئی پہلے روز فوج مہاجی مغلوب ہوئی دو

دن گوشائیون جماعت نے اسلی مدد دی اور ا
رالہو مانگیا پر فتح حاصل ہوئی راگہو مارا گیا ما نا ا
معاون سکے مارے جانے کی خبر سنکر شکستہ
دل راہ سے لوٹگیا نا بہا پہڑ نویس نے جو مہاجی کا طرفدار
تہا دس لاکہہ روپیے اوسے بہیجدیے اور سپاہ جدید
نوکر رکہنے کو لکہا اور بہ نیت فساد پونا سے رکہتا تہہ کا
لنا چاہا چنانچہ اوسے ترغیب کی کہ اسوقت جانب
حیدرآباد کوچ کرنا اور نظام علیخان سے ملک لینا
مناسب ہے رگنا تہہ اسکے فریب مین آگیا اور با
لتیر مع راگہو جی گہونسلہ راجۂ ناگپور حیدرآباد کو روانہ ہوا
بعد اوسکے نا بہانے مہاجی سیندہیہ کو پونا مین
طلب کیا اور اوس سے کہا کہ زوجۂ نرائن راؤ متوفے
حاملہ ہے جو لڑکا اوسکے پیٹ سے پیدا ہووے

تو اوسطرف سے منتظم ملک ہولر قابض
پونا رہا اوسطرف رگناتہہ راؤ جو ولے حیدر آباد
سے ملک لینے کو گیا تہا نسے مقابلہ و مجادلہ بہاگ کا
لوٹ کر پونا مین آنا مناسب وقت نسمجہکر خاندیس
طرف چلا گیا اور انگریزون سے خواہان امداد ہوا
جرنیل نستر نے ایک کنبو اطراف پونا سے اور دو
اطراف سرونج سے اوسکی اعانت کو تیار کیئے
نانا بہایہہ نویس نے جو بڑا فیلسوف تہا رگناتہہ کو لکہہ بہیجا
اگر تم انگریزی فوج اسطرف لاؤ گے تو مین اس
کو ایسا ویران و تباہ کرونگا کہ پہر کبہی آباد نہوئیگا
آپ اپنے ملک کو آپ برباد کرانا یہہ کیا عقلمندی ہے
رگناتہہ اس امر مین متفکر ہوا دانشوارانِ فرنگ نے
بیفائدہ جنگ سے منع کیا مصالحت کی صلاح دی اوسنے

بموجب صوابدید مشیران دانشمند پیام آشتی دیتے
نے جواباً لکھا کہ تا وضع حمل زوجۂ نرائن راؤ
کو بیر گانو مین مقام کرو خرچ تمہارا مین پہنچاتا رہون
اگر وہ لڑکا جنی تو صاحب ملک وہ طفل ہے اور جو
لڑکی پیدا ہوی تو تم مختار ہو مخاطب کو یہہ بات قبول ہوئی
انگریزی فوج اپنے مقر کو لوٹ گئی بعد و ایسی سپاہ
انگریزی نانا نے قیام رگنا تہہ کو بیر مین بہی پسند
بلکہ اوسکو قلعۂ دہوپ مین بطور نظر بند ون
رکہا و مع متعلقان وہین رہا کیا ۱۱۹سنہ ھ مین زوجۂ نرا
راؤ سے لڑکا پیدا ہوا بعضے کہتے ہین ا
جعل کیا کوئی طفل مولود الحال لیکر اوس عورت
دیا بہر حال وہ لڑکا نرائن راؤ کا بیٹا مشہور ہوا
اوسکا نام رکہا گیا القصہ رگناتہہ چار سال

ہوڑپ مین رہا وہین دو لڑ او ہوے

معروف بہ جمنا آیا ثانی دوسرا مشہور بہ باجی رائو ثانی

بہاما دہورائو کے نام سے حکومت کرنے لگا

تہہ رائو کو مع زن و فرزند قلعہ دہوڑپ سے نکالکر

بیرگانو مین دریاے گنگا گدا وری کے کنارے نظربند

رکہا اس عرصے مین میجر بائن صاحب نے مع

تمپالن انگریزی حسب استدعاے راناے گوہد

قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور تہانہ دکہنیون کا وہانسے

اٹہاکر حوالہ راناے مذکور کر دیا ازان بعد میجر مذکور کوچ

ضلع سرونج مین آیا مہاجی سیندہیہ نے

منجلا نے قلعہ گوالیار کی سنکر بحکم نانا پہڑنویس

ح جرارا یدہر قصد کیا اور اوجین ہوتا ہوا لشکر فرنج

آیا عزم رزم فسخ کرکے بواسطہ دانشمندان

خیرخواه فوج فرنگ سے صلح کی رانا نے گوہد
یہہ خبر سنکر سیندہیہ کو لکہا کہ فقط انگریزونسے صلح
لرنیمین فائدہ کیا ہے مجہسے صلح کرو تو مین قلعہ بہ
تمہارے سپرد کردون سیندہیہ نے اوس سے
بہی مصالحت کی رانا نے حسب وعدہ قلعہ بہی اوسے
دیدیا فوج فرنگ سرونج سے اودہر کیطرف چلے گئے
رانائے گوہد بعد چند روز کے سیندہیہ سے متوہم
ہوکر طرف کراولی کے بہاگا فوج سیندہیہ تعاقب
جا گرفتار کر لائے قلعہ گوالیار مین قید کیا اندنون مین
آغا شفیع بہانجا ذوالفقار الدولہ نواب نجف
اپنے ماموںکا جانشین دہلی سے آگر فتحپور سیکری
مین چند روز شامل حال افراسیاب خان ۔
نواب نجف خانکے رہا چونکہ آغا شفیع تیز مزاج ا

رودرنج تھا اسلیئے افراسیاب خانسے اون نے بنی
افراسیاب خان نے مرزا احمد بیگ ہمدانی کو جو امرائے
نجف خان سے تھا مع فوج اوسکی جاگیر دہولپور سے
کے اپنا شریک کیا اور اوسکی صلاح سے آغا شفیع
کو براہ فریب اسمعیل بیگ برادرزادۂ احمد بیگ کے ہاتھ
سے مروا ڈالا بعد وقوع اس واقعے کے درمیان
ہمدانی اور افراسیاب کے کہ ہر ایک بادۂ غرور سے
مست تھا نفاق پیدا ہوا چونکہ نفاق بیخ کن خانۂ دولت
ہے گوشائین ہمت بہادر نے جو عمدہ سرداران
سرکار نجف خانسے تھا دیکھا کہ ان دونون امرامین
نااتفاقی ہوگئی نجف قلیخان جیلۂ نواب نجف خان
اپنی جاگیر سیر ریواڑی مین سے ہے سیندہیہ کو لکھا
یہہ وقت فرصت ہے اگر ہمت کو کارفرما کر بالشکر

بیار دوست کا ہلی دشمن اسطرف متوجہ ہوا مید
تا کہ شگوفہ مراد شاخ دولت سے شگفتہ ہو سیندہیہ
نو یسنگر گوالیار سے کوچ کرکے دریا سے چنبل سے
ادہر آگیا اسی اثنا مین زین العابدین خان نام آغا شفیع
مقتول کے ایک چیلے نے افراسیاب کو بفریب
اپنے آقا کے عوض مین قتل کیا مضمون جزا سیئہ
سیئۃ مثلہا تیقن نزدیک و دور ہوا فوج افراسیا
ب سر و افسر سیندہیہ سے آملی سیندہیہ کا دل اس
امر سے اور قوی تر ہوا تا آنکہ فتحپور مین پہنچکر فوج ہمدانی
کے مقابل ہوا آخر بحملات دلیرانہ مرزا سے خود
کو مغلوب کرکے مطیع کیا پہر وہان سے دہلی جاکر شاہ
عالم بادشاہ کی زمین بوسی سے شرف یاب ہوا
سند اکبرآباد سے اپنے نام لکہوائی بادشاد فلک جاہ

واسطے دورے کے دہلی سے باہر لئے سیندہیہ
حاضر رکاب تہا ساٹہہ لاکہہ روپیہ نذرانہ راجہ پرتاب سنگہہ
سے وصول کیے حضرت جہان پناہ وہان سے
جانب دار الحکومت عنان تاب ہوے سیندہیہ راہ سے
رخصت ہوکر متہرا مین پہنچا وہان راجہ بروہ سنگہہ
کشنگڈہ والہ سیندہیہ سے مستدعی اعانت ہوا یہہ ظاہر
کیا کہ راجہ پرتہی سنگہہ والے جیپور کے دو بیٹے ہین
چہوٹا بہائی پرتاب سنگہہ راجہ بنگیا مانسنگہ اپنے
بڑے بہائی کو جو میرا نواسہ ہے بیدخل کرکے نکالدیا
اگر تم مدد کرکے حق مستحق کو دلادو یعنی بجاے پرتاب سنگہہ
مانسنگہہ کو مسند حکومت ریاست جیپور پر بٹہادو
تو مین ایک کرور روپیہ تمہارے نذر کرون سیندہیہ
نے یہہ بات قبول کرکے جیپور پر فوج کشی کی

قریب لال سونٹ کے خیام لشکر استادہ کیے اس
عرصے مین نواب ہمدانی جو مع فوج ہمراہ کھنڈی راو
براور انباجی انگلیہ سردار سیندہیہ مہم کہیچی واڑہ پر گیا
ہوا تہا بعد فتح لوٹ آیا اور شامل حال پرتاب سنگہ
راجہ جے پور کے ہو گیا راجہ جیپور مع ہمدانی اور فوج
جودہپور کے جسے اپنی کمک پر جودہپور سے بلایا تہا
شہر سے نکلکر مقابل سیندہیہ ہوا لڑائی شروع
ہوئی اثناے جنگ مین ایک گولہ توپ فوج سیندہیہ
کا اس درخت کے ایک ڈالے پر لگا جسکے نیچے
ہمدانی بیٹہا تہا اور گولہ مع شاخ ہمدانی پر گرا ہمدانی اس
صدمے سے مرگیا شام کو جو لڑائی موقوف ہوئی
تیو سنگہ کمیدان فوج سیندہیہ کا جو بسبب دوستی
نواب ہمدانی کے راجہ جیپور سے پوشیدہ ملگیا تہا

ہمراہ لیکر لشکر جینور مین چلا لیا سیندہیہ نے
پکہکر جنگ سے طرح دی اور براہ الور بہرتپور
بابو کو چلا گیا اسمعیل بیگ برادرزادہ ہمدانی کا جو
جانشین عم مرحوم ہوا تہا متعاقب آیا قریب اکبرآباد
لڑائی ہوئی سیندہیہ نے شکست پائی اسمعیل بیگ
طفر نصیب نے آگرے کے قلعے سے مورچے لگا کے
دہولپور تک سیندہیہ کا پیچہا کر کے طرف گوالیار کے
بہگا دیا رانی خان نام ایک سردار فوج سیندہیہ کا
راہ مین ہمراہیون سے جدا ہو کر دوسری طرف سے
فوج کے ساتہہ لشکر اسمعیل بیگ پر جو قلعے کو
گہیرے ہوے تہا آگرا اون مورچے اوس لشکر
قلعہ پر سے اوٹہا دیے اسماعیل بیگ یہ سنکر
الٹ آیا اور رانی خان سے لڑکر اوسے جانب بہرتپو

بھگایا دوبارہ محاصرہ لیا اسی زمانے مین
خان پسر ضابطہ خان جاگیردار غوث گڈہ کہ زور پاکر تھا وہ
دہلی سے برخلاف تہا اور بادشاہ مناسب وقت نپاکر
اوسکا تدارک نکرتا تہا اور بہ بہانۂ ملک گیری حکمت عملی
سے اوسے شامل فوج بیگم شمرو ملازم سلطانی کر دیا تہا
دریاے جمنا سے عبور کر آیا بیگم نے اوسے اپنی لشکر مین
نہ آنے دیا غلام قادر خان نے غضبناک ہوکر نمک
حرامی پر کمر باندہکر محلات شاہی پر گولے مارے اور
قلعۂ علی گڈہ فتح کرکے کول سے کوچ کیا مع پچیس ہزار
پیادہ و سوار اگرے مین آکر شامل حال اسمعیل خان ہوا
عہد و پیمان تقسیم ملک باہم محکم کرکے رانی خان کے
لڑنے کا عزم بالجزم کیا اور موضع چاکسو پر جو
بھرتپور سے پانچ کوس پر ہے مقابلہ و مقاملہ

اوسے بہگا دیا باآنکہ فوج بہرتپور اوسکی معاون تہی لیکن
وہ ثابت قدم نرہ سکا اور بہرتپور مین پناہ گزین ہوا اسمعیل
بیگ اور غلام قادر خان بعد حصول فتح اوسکا توپخانہ
لیکر بہرتپور پر آئے رانی خان وہانسے بہی فراری ہوکر
کوہیر مین آیا دونون سردارون نے تعاقب کرکے
اوسے محصور کیا مگر بسبب حصانت قلعہ انکی کوشش سے
کچہہ کشایش نہوئی دلتنگ آگرے کو لوٹ آئے
یہانسے صلاح کرکے شاہزادہ جوان بخت کو واسطے
مقابلے شاہ عالم کے بطرف دہلی روانہ کیا شاہزادہ
براہ سکندرہ کول تک پہنچا تہا کہ غلام قادر خان بہی
کول کیطرف روانہ ہوا اسمعیل بیگ تنہا آگرے مین
رہا سیندہیہ یہہ سنکر گوالیار سے آگرے مین آیا
اسمعیل بیگ سے لڑکر اوسے بہگایا اسمعیل بیگ شکست

یا کچہ آدمیوں سے علیحدہ مین غلام قادرخان کے پاس آگیا جب یہہ دونون قریب دہلی کے پہنچی جمنا سے عبور کرکے حاضر حضور شاہی ہوے گذشتہ قصورات و خطیات سے استغفا کیا بعد عفو شاہ نے حضوری کا حکم دیا پہر یہہ دونون بفرمان شاہی ہمرکاب شاہزادہ سلیمان شکوہ واسطے جہانگیری و ملک ستانی کے روانہ ہوے بادشاہ نے فرمان خاص پوشیدہ پاس سیندہیہ کے بہیجا کہ بنظر مصلحت وقت ان دونون کو شاہزادے کے ہمراہ کشور کشائی کے بہانے سے بہیجدیا ہے غرض ہماری کچہہ اور ہے تم کچہہ اندیشہ نکرنا ہم تمہین اپنا خیرخواہ دوست اور انکو بدخواہ سمجہتے ہین یہی فرمان بحکم قضا و قدر غلام قادرخان کے ہاتہہ لگا اور باعث غصہ و غضب و نمک حرامی ہوا کہ ادسنے

نابینا ملیا اور تمام خزائن واموال شاہی
نصیب ہوا اسکو نمک کا حکم جب دہلی سے آگرا
بخوبی جاری ہو گیا تو اوسنے شاہزادہ بیدار
کو جو محمد شاہ کی اولاد سے تہا تخت پر بٹہایا سندھیہ
دست درازی غلام سرکش کی سنکر آزردہ دلی سے
ہیجان ہوا سراسیمہ وغمگین آگرے سے کوچ کرکے متہرا
مین آیا وہانسے چند سرداران فوج کو مثل گوپال راو
رانی خان وغیرہما کے بافوج جرار ولشکر بسیار جسیم
واسطے تدارک غلام نمکحرام کے آگے روانہ کیا جرنیل
ڈبائی کو اوسکے کنبو اور چند پلٹنون جدید کے ساتہ
ہمراہ سرداران مذکور کا حکم دیا ہنوز یہ سپاہ
سندہیہ منزل مقصود تک نہ پہنچے تہے کہ غلام قادر
خان اور اسمعیل بیگ مین باہمی تقسیم ملک ومال نزاع

اف واقع ہوا اسمعیل بیگ رنجیدہ خاطر غلام قادر سے
جدا ہوا رانی خان سردار سیندہیہ سے آملا غلام قادر
نے یہہ حال دیکھکر سیندہیہ سے قلعۂ دہلی مین پناہ لی جب
صورت بچاؤ کی ندیکھی دریچۂ قلعہ جانب سلیم گڈہ کہولکر جمنا
سے پار اوتر گیا فوج سیندہیہ تعاقب مین تہی غلام گریزپا
بیدست و پا ہوکر میرٹہہ مین شہر بند ہوا لشکر سیندہیہ نے
محاصرہ کرکے قافیہ تنگ کیا فرید فکر و خطر سے
غم مین جو پہنسا تو اوسے سوائے خروج کے اوس
ملک سے اور کچہہ دسترس نہوئی ایک رات دو تین
ہمراہ لیکر ناچار شہر سے خفیہ نکلا براہ بیراہ روی مین پریشانی
ہمراہ تہی اختر بخت تاریک سے شب زیادہ سیاہ تہی
راکب کو ردیف نظر نہ آتا تہا خبر نہتی کہ مرکب کدہر جاتا
تہا ناگاہ گہوڑا اوس عاقبت تباہ کو ایک چاہ سیاہ

انجم طالع الستی سے نے کوسے مین لڑا
ہی کو ہلاک اور سوار کو زخمی کیا ہمراہیون سے سوا
زبردست خان نامی ایک سوار کے کسیکو خبر بہی نہوئی
ہمراہ جسطرف چاہا راہ لی پریشان ہوئے مگر اوس
سوار جوانمرد نے ساتھہ دیا بسعی تمام آقا کش غلام کو
چاہ بلا سے نکالکر ساتھہ بٹھالیا نزدیک ایک گانو تہا
وہان یہہ آئے مقدم دیہہ اسے پہچانتا تہا تسلی دیکر
اپنے گہر لایا آرام سے پوشیدہ رکہا اوس گانو کے
باشندون سے ایک برہمن جو اسکے ہاتہہ سے ظلم
پا چکا تہا اس سے مطلع ہو خوش ہوکر اپنی آزردگی کا عوض
لینے کو فوج سینڈہیہ مین آیا علی بہادر سردار
لشکر سینڈہیہ کو اس حال سے خبر دی اوسنے دیہہ
مذکور کی راہ لی برہمن کی نشاندہی سے غلام قادر خان کو

رفتار کیا گانو مخبری جاگیر مین للہدیات ہلر موصو
گرفتار معروف کو سیندہیہ کے روبرو لایا اوسنے
نکے پانوسے بندہوا کر بڑی تکلیف وخواری کیے
دارانجا کو چالان کردیا سعدی کہ خون ناحق پروانہ
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند؛ الحق کہ کردکہ نیا
منتقم حقیقی سے نے ہر خیر کی جزا اور ہر شر کی سزا مقرر
ہر ظالم سے مظلوم کا انتقام لیا جاتا ہے نیکی کا عو
نیکی بدیکا بدل بدی سے ہے مظلوم کو دنیا مین صبر عقبی
اجر ملتا ہے ظالم کو یہان بدنامی کا تمغا وہان نار
دیا جاتا ہے بعد اسکے سیندیہ متہرا سے کوچ
بطلب پرتاب سنگہہ راجہ جے پور موضع پاٹن پہو
پہنچا واقع ضلع جے پور مین آیا سبب
یہہ تہا کہ وہ راٹہور جو جودہپور سے اسکی مد

وقت مقابلہ سیندہیہ آے تھے اور انہون نے
اپنی سعے سے سیندہیہ کو ناکام ہٹا دیا تھا اکثر
طعنے دیتے تھے کہ ہمنے تمہارا ملک دکھنیون سے
بچایا ہے ورنہ تمہارا نشان نہ ملتا پرتاپ سنگہہ بیہ
سن سنکر تنگ ہوا آخر انکی سرکوبی اور پندار شکنی
کو سیندہیہ کی طلبی ضرور تہی پوشیدہ اوسے
بلایا اور وہ جیسا مذکور ہوا آیا فوج راٹہورون کی مع
اسماعیل خان اوسی مقام پر سیندہیہ سے لڑے
لڑائی سخت ہوئی آخر راٹہور شکست پاکر بہاگے
موضع پیار علاقۂ جودہپور مین جہان اور لشکر
راٹہورونکا تہا جا پہنچے اب یہہ وہ سب جمع ہوکر میرتے
مین آگئے لشکر سیندہیہ جو بہاگے ہوؤن کے تعاقب
مین جاتا تہا میرتے مین پہنچکر پہر گروہ راٹہوران سے

جنگ آور ہوا اور اس مرتبہ بہی غالب رہا راٹہور
یہان سے بہاگ کر جودہپور گئے لشکر مظفر نے میرتہ
لوٹا اور اطراف جودہپور کو خراب و تاراج کرنا شروع
کیا راجہ بجے سنگہ والے جودہپور نے دس لاکہہ روپیہ
پر مصالحہ و معاملہ کیا پرگنہ اجمیر بہی سیندہیہ کو دیا
دکہنی تحصیل پرگنہ اجمیر وصول کرکے تہانے اپنے بٹہاکر
قلعۂ بکہیر امتعلقۂ اجمیر کو لڑائی سے فتح کرتے لوٹتے
مارتے سیندہیہ کے پاس متہرا مین آگئے یہہ واقعات
سنہ ۱۲۰۴ ہجری کی ہین گسائین ہمت بہادر اسوقت
مین سیندہیہ سے رنجیدہ تہا اور بزور سحر و فسون
ہلاکت سیندہیہ کی چاہتا تہا سیندہیہ نے اوسے
گرفتار کرنا چاہا وہ خیمہ علی بہادر مین جسکے
یہان نذری بیگا سرمنت کا رہتا تہا پناہ گزین ہوا

تہیہ اصرار سے علی بہادر نے سائین
ندیا یہہ بلحاظ تعظیم زرہی ٹیکے کے اوس سے
لڑ نہ لے سکا آخر بحکم پیشوا ا تمین صلح ہوگئی سیندیہ
نے علی بہادر کو مع گوسائین واسطے بند وبست
بندیل کھنڈ کے بہیجا تکوجی ہولکر کو باقرار دینے نصف
حصے پور کے بعد فتح اودہر روانہ کیا گوپال راؤ
بہاؤ اور جیوا دادا دونون سرداروںکو اپنی طرفسے
صوبہ دار ہندوستان کرکے اونکی فوجون اور
کینوڈ بائی اور لکہوا دادا کے ساتہہ نگرانی ونگہبانی
ملک مقبوضۂ ہند کی تاکید کی اور آپ انباجی انگلیہ
اور جرنیل جیرو صاحب اور رانی خانکو ہمراہ لیکر میواڑ
کو روانہ ہوا انباجی کو ناظم وہانکا مقرر کرکے دکن کو
چلا گیا بعد جانے سیندہیہ کے تکوجی نے علاقہ جیپور

لوخراب اور تھالرو۔ تنگ گیا راجہ جے پور
بصلاح دید خیرخواہان ریاست گوپال راؤ بھاؤ اور
جیوا دادا سے سازش پیدا کی کہلا بھیجا کہ اگر فوج ہو
یون ہی اس ملک کو خراب کرے گی تو تم نذرانہ زر
کس سے لوگے اول دونون نے ہولکر کو لکھا کہ معاملہ
تمام ہند کا ہمارے تمہارے شرکت سے ہے تمہین ہم
جدا رہنا ہمارے خلاف مرضی کام کرنا نجابت ہے،
نے جواب دیا کہ معاملہ جے پور مجھسے خاص ہے
اور معاملہ جودھپور کو تمسے اختصاص اور ملکون مین
بیشک ہم تم شریک ہین اس باب مین بعد ردوکد
بجد لڑائی ٹھری بمقام گھاٹہ لاکھیری علاقہ ریاست
بوندی مقابلہ ہوا بعد زد و خورد بسیار ہولکر نے
شکست پائی اور پھیرا اپنی جاگیر مین جاکردم

لیا گینوڈ بائی جو کئی منزل تک اوسکے تعاقب
مین گیا دکن کو چلدیا گویال اور لکھوا واپس متھرا مین
آئے بعد اسکی مہاجی مرگیا نابہا پہڑنویس نے بحکم
مادہوراؤ دولت راؤ پسر کیدا رجی برادر خورد سیندیہ
متوفے کو اوجین سے طلب کرکے چچا کا جانشین کیا
یہہ معاملہ سنہ ۱۲۰۹ مین ہوا ہے اندنون مین مادہوراؤ
پیشوا نے بعد مشاورت کے نابہا سے قصد حیدرآباد دکن
کیا وا لے ناگپور اور ہولکر وغیرہ سب امرا کو طلب کرکے
ہمراہ لیا چار لاکھہ پیادہ و سوار ہمراہ لیکر بعزم تسخیر
حیدرآباد کوچ کرتا ہوا حیدرآباد کی سرحد مین پہنچا
نواب نظام الملک والے حیدرآباد مقابل ہوا سخت
لڑائی وقع ہوئی دولت راؤ سیندہیہ نے جو مقدمۃ
الجیش پیشوا تہا اس لڑائی مین جرات دلیرانہ کی

اور داد شجاعت مردانہ دی نواب حیدر آباد سے
شکست ہوتی دیکھکر ایک کرور روپیے پر مواضعہ
کرکے مشیر الملک دیوان کو یرغمال مین اور علاقہ
دولت آباد دس لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کے ملک کو
ادائے مقررہ مال مین سپرد پیشوا کیا مادہوراو وہ
بافتح وفیروزی لوٹ کر پونا مین آیا قلعۂ دولت آباد
حسن تردد کے عوض مین دولت راؤ کو دیا رگھوجی
گہونسلہ کو ناگپور کیطرف رخصت کیا ایکدن مادہوراؤ
اپنے محل پر پتنگ اوڑار ہا تہا اوستاد تقدیر کی تدبیر سے
اسکے رشتۂ حیات مین موت کی ڈور کا پیچ پڑگیا
حضرت عزرائیل کے ہاتہہ کا مانجہا چڑہا تہا وہ کیا تار باقی
چھوڑتا غرض کوٹھے پر سے اوسکا پانو پیسلا ڈہڈا ٹوٹے
ہوے پتنگ کیطرح زمین پر گرا فوراً تار نفس کٹ گیا

یہہ واقعہ ۱۲۱۱ ہجری مین ہوا جو کہ یہہ لاولد مرا تھا اسلئے
نانا پہڑنویس نے بصوابدید اعیان دولت وارکان ریاست
چمنا آپا پسر خورد رگناتہہ راؤ کو جو اپنے بڑی بہائی باجی
راؤ کے ساتہہ کو بیرگانو مین نظر بند تہا مسند پر بٹہایا
اوسکے بڑے بہائی نے دولت راؤ سیندہیہ سے
موافقت کرکے درصورت مسند نشینی اپنے اور گرفتار
ہوجانے نانا کے اقرار ایک کرور روپیہ دینے کا
کیا دولت راؤ نے نانا کو قید کر دیا باجی راؤ بجائے
چمنا آپا مسند نشین ہوا جب یہہ حاکم مستقل ہوگیا
تو اسنے زر مقررہ دولت راؤ کو نانا سے دلوایا
اور اوسے رہا کیا نانا تدبیر زوال ریاست
باجی راؤ سوچتا تہا کہ تکوجی ہولکر فوت ہوا اس
ہولکر کے چار لڑکے تہے دو ہمقوم عورت سے

ایک کاشی راؤ دوسرا ملہار راؤ دو لڑکے خواص سے
ایک جسونت راؤ دوسرا اتھمل راؤ جب بڑا لڑکا کاشی راؤ
بجائے پدر مستقر ہوا تو نابہا نے اوسکے چہوٹے
بہائی ملہار راؤ کو اپنے ساتہہ موافق کرکے واسطے نوکر
رکہنے سپاہ کے مشورت کی اور کہا کہ کاشی راؤ قابل
امارت نہین ہے مین تمکو اوسکی جگہہ بٹہائونگا اوسنے
طمع مین اکر بہرتی فوج کی شروع کی اور خفیہ لشکر
تیار کیا اتفاقاً یہہ بہید کہل گیا کاشی راؤ نے دولت راؤ
سیندہیہ سے کہا کہ ملہار راؤ میرا چہوٹا بہائی باغوائے
نابہا ارادہ فساد رکہتا ہے رفع اس خلجانکا اور
گرفتاری اوسکی تمہارے ذمت ہمت پر لازم ہے
دولت راؤ نے اسکا وہ سے پہلو تہی کرکے کہا
کہ مجہے ہمیت کیا فائدہ ہے کاشی راؤ نے اقرار

دس لاکہ روپیے دینے کا لیا اور تحریرین تقسیم ملک
ہندکی جو درمیان نکوجی اور مہاجی کے قرار پائی تھی دولت راؤ
حوالے کین دولت راؤ نے راضی ہوکر بعزم گرفتاری
ملہار راؤ اوسکے مقام پر شبخون مارا قضارا ملہار راؤ اوس
ہنگامے مین مارا گیا جسونت راؤ زخمی ہوکر ناگپور کی طرف
بہاگا دولت راؤ نے کہنڈیراؤ پسر ملہار راؤ کو کہ کم عمر
تہا اوسکے ماکے ساتہہ قید کرکے قلعہ آسیر مین بہیجا
ایک حیلہ ملہار راؤ کا اوس دار وگیر مین جواہرات
لیکر ناگپور کو چلا گیا جسونت راؤ نے اوسے گرفتار
کرکے سب جواہرات کہ مال کثیر تہا لے لیا اور فوج
جدید بہرتی کرنا شروع کیا کاشی راؤ یہہ سنکر
خوفناک ہوا اور واسطے گرفتاری جسونت راؤ کے
رگہوجی کہونسلہ پر حکم کیا رگہوجی کہونسلہ اور دولت راؤ

سیندہیہ نے جسونت راؤ کو جو اسوقت جمعیت قلیل
کے ساتہہ تہا فریب سے قید کیا اور ایک مدت تک نا
مین نظر بند رکہا اُس قید سے پوشیدہ بہاگ کر نکلنا
جسونت راؤ ہولکر کا اور بعد ہرزہ گردی و آوارگی چند
روزہ ساتہہ لینا امیر تہور تخمیر کا اور ساتہہ رہنا
اِن دونون امرا کا عرصۂ دراز تک اور واقعات ما بعد
دونون کے تیسرے باب مین مذکور ہوئینگے انشاء اللہ
تعالے مؤلف حقیر کان اللہ لہ فی الدارین اسجگہہ
ناظرین کتاب کی خدمات عالیات مین عرض کرتا ہے
کہ سرگذشت راجگان دکن مین یا جو کچہہ اوس نوردو
شکن مین بیان ہوا تواریخ معتبرہ کے خلاف اگر
پائین یا سال و مقام و نام مین غلطی ملاحظہ فرمائین
بوجہ عدم آمادگی مواد نگار و اطمینان خاطر معاف

ین معتیس علیہ قال ر ین آیندہ بہی ایفائے
داسی شرط گفتہ پر موقوف ہے ورنہ سوای نقل حصل کیا چارہ
تقریر فصاحت و طلاقت خواہد
تحریر مواد خویش وطاقت خواہ
لر دار گذاری کہ بہر دوست ی
باایںہمہ طبع را فراغت خواہد ا
سلمنالہ بفرض محال سب مہیا ہوتا تو بہی توجہ خاطر فاتر
کما حقہ اسطرف ممکن نتہی کہ مانحن فیہ نہین
ماقصہ ، ودار انخواندہ ایم زمابجز حکایت مہر وفا مپرس
ہین سواسے ذکر محبت و مایتعلق بہا یہ بہاتا نہین
نہین بلکہ کچہہ آتا ہی نہین
اجز عشق بدخویان نیاموخت
خدا نیکی دہد استاد ما را

تیسرا باب جسونت راؤ ہولکر اور لیک صاحب کی ملاقات کے بیان مین اور تفصیل انکے کوچ و مقام واقعات و واردات کی باتفاق ہمدگر

جب جسونت راؤ ہولکر حالت قید مین بہت تنگ ہوا اور اوسے کوئی شکل رہائی کی نظر نہ آئی تب اوسنے بھاگ جانے کی دلمین ٹھرائی ایکرات بہانۂ رفع حاجت قید خانے سے اوٹھکر متصل پاخانے کے آیا وہان کپڑے خدمتگار کے آپ پہنے اور اپنا لباس اوسے پہنایا اور اس تلبیس سے نگہبانان زندان کو غافل کرکے پوشیدہ باہر نکل آیا خدمتگار اسکی جگہہ جاکر سو رہا یہہ

وہانسے ... فرہ نور دہوا تہوڑی
مسافت طے کی تہی کہ بخشی بہوانی شنکر جو انسے موافق تہا
آپہنچا اور باقرار رفاقت وموافقت مخلصانہ ہمراہ ہوا
ایک گہوڑی عمدہ جو ساتہہ لایا تہا ہولکر کی نذر کی ہولکر
سوار ہوکر بمعیت بخشی مذکور موضع بہادرمین جو کنارے
دریاے نربدا کے ہے پہنچا وہان ایک شخص بہادر
نام متوسلان ہولکر ان سے مقیم تہا وہ بمروت پیش آیا
دو تین روز اپنے یہان مخفی رکہکر ہولکر سے کہا کہ
تمہارا زیادہ یہان رہنا صلاح وقت نہین کاشی راو
ہونے جابجا جاسوس مخبر تمہاری تلاش مین
روانہ کیے ہین تمہارے سراغ لگانے گرفتار
لانے پر انعام و جاگیر کے اشتہار دیے مین
یہانسے قریب ایک کوہستان بہیلونکا مسکن ہے

اور اوسنے میری دوستی سے مناسبت ہے تم
چندروز وہان چہپ رہو ہولکر قبول کرکے وہان
گیا چندروز رہکر اوسجگہہ سے بہی رخصت ہوا بہیلون نے
وقت روانگی اپنے دوسو آدمی ہمراہ کردیے ہولکر
کوچ کرتا ہوا رئیس ملک دہار کے پاس پہنچا اوسنی
اسے چندروز اپنے ہمراہ رکہا اوندنون مین ایک
پنڈت ملازمان ہولکر ان سے بفاصلۂ قلیل
وہان سے مع دوسو آدمیون کے پڑا ہوا تہا
جسونت راؤ ہولکر بہبانۂ ملاقات اوس پہ
اور تمام مال و اسباب اوسکے ساتہہ کا لوٹ کر لوٹا
پنڈت مذکور بہاگ کر جانبر ہوا کاشی راؤ ہولکر نے
خبر جسونت راؤ ہولکر کے یہان ہونیکی سنکر رئیس
دہار کو لکہا کہ اوسے گرفتار کرکے بہیجدے اوسنے

عار دینا خلاف مروت جانا حرمت اور بدنامی
خوف کیا لیکن اسے اپنے پاس ہی رکہنا موافق مصلحت
سنجہا اور زاد راہ دیکر رخصت کیا ہو لکر یہان سے
پیالپور پہنچا اوسوقت چارسو آدمی اسکے ہمرکاب
تہے وہان اسنے زور ظلم سے زر معاملہ اور ایک
مادیان عمدہ لیکر مہدپور کی طرف کوچ کیا وہ علاقہ
ہو ونکا تہا وہان کے جاگیردار نے بخوف کاشنی او
اسے نہ ٹہیرایا یہہ وہان سے روانہ ہوکر سارنگ پور
علاقہ نیواڑ مین آیا وہان تقریباً ایک خدمتگار کہنڈو نام
نے امیر شجاعت تخمیر کا ذکر کیا کہا کہ اگر عزم کشورستانی
و ملکرانی تمہارے دلمین مصمم ہے اور ہمت و شجاعت
بنا محکم تو تم جوان دلاور مبارز بہادر شجاعت پناہ
ہمت دستگاہ محمد امیر خان صاحب سے بارسال

رسل و رسائل دوستی و تعارف پیدا کرو اور جسطرح
ہو سکے اونکو اپنا شریک حال کر لو کہ وہ فی زماننا
تہور و جلادت دلیری و بسالت مین مشہور ہر دیار
اور بلند ہمتی و عالی فطرتی سپہداری و سرداری مین
یگانۂ روزگار ہین اگر مساعد بخت سے وہ تمہارے
ہو جائین مدد و معاون رہین خداوند کریم سے فضل
یقین کامل ہے کہ تمہاری تمنا بر آوے اور شاہد
مقصود جلوۂ شہود دکھلائے فدوی ایک مدت تک
اونکی خدمت مین حاضر رہا ہے سبنے تمام صفات
امارت سے اونکو موصوف پایا ہے نا سازے
بخت سے مجبور ہون کہ فے الحال چندروز سے
اوس سرکار سے دور ہون لیکن اب بھی ہمیشہ
اونکے کوچ و مقام سے آگاہ رہتا ہون چنانچہ

اسوقت وہ شہر بھوپال مین تشریف فرما ہین ہولکر
یہہ سنکر خوش ہوا فوراً خدمتگار ندکور کو پاس میر
صاحب کے بہیجا خدمتگار ندکور نے بھوپال پہنچکر تمام
حال ہولکر کا اول سے آخر تک عرض کیا امیر نے
فرمایا کہ جسونت راؤ امیرزادہ اور عالی ارادہ آدمی ہے
اور وہ اپنے معتمد ہمارے پاس بہیجکر ہمسے ملنا چاہیگا
تو بیشک ہم اوسسے اچھی طرح ملینگے خدمتگار نے
واپس جاکر جواب پیام سردار کو سنایا اوسنے
اوسیوقت دو مرہٹون کو جو معتمد خاص تھے امیر کے
پاس بہیجا جب اونہون نے آکر شوق و محبت کو ظاہر کیا
اور بعد تعریف ہولکر یہہ بہی کہا کہ اوسکے پاس جواہر
بہا بہت ہین جب آپ اور وہ ایسے دو جوانمرد
ہوجاؤ سگے اور جواہر و زر خرچ کرسکے لشکر

بڑہاؤ گے تو غالباً معصرون پر غالب رہو
اور دونون اپنی مرادین پاؤ گے امیر نے غلامی خان
نامی ایک پٹہان کو جو مقربین و معتمدین سے تھے
اپنی طرف سے اون مرہٹون کے ساتہ ہولکر کے
پاس بہیجا تو کہ غلامی خان خیر خواہ آقا اور مرد سنجیدہ
و دانا تھے ہولکر سے ملکر کچہہ لشکر مین رہکر تمام حال
سے واقف ہوے اور امیر کے پاس لوٹ آئے
گذارش کیا کہ اگرچہ اسوقت اوسکے ساتہ جمعیت
قلیل ہے اور ایسا بے سروسامان ہے کہ بیان نہین
ہوسکتا لیکن عالی ہمتی اور بلند حوصلگی مین قابل
توصیف ہے آپکا اوس سے ملنا بلکہ شریک حال ہو
جانا خالی فائدے سے نہین کچہہ نہی تو بہی ہمارا کام اوسکے
نام سے خوب نکلیگا ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلنگے

و مصار لوٹ رزمعاملہ لیلر لذر کرتے رہتے گئے
صلاح غلامی خانکی بہ سند آئی بشارت اپنی ملاقات
لی ہولکر کو دی اودہر ہو لکر منتظر ہوا ایدہر امیر نے
کوچ کا عزم کیا لیکن سپاہ ہمراہ امیر کے جو بہت
دنون سے تنخواہ نہ پائی تہی تکلیف بے زری سے نوبت
بجان آئی کوچ سے روکا کہا بے تنخواہ لیے نہ ہم آپکا
ساتہہ دین نہ آپکا چلا جانا روا رکہین امیر نے بحکمت
عملی ایک صندوقچہ پر از لآلی و جواہر بیش بہا جو اونکے
خزانے مین تہا غلامی خان کو دیا اور یون کہا
کہ تم اسے اپنے پاس رکہو کل جسوقت دربار مین
سب امراے سپاہ جمع ہون تم آؤ ساتہہ اپنے یہہ
صندوقچہ اور چند حقہاے خالی بہی لاؤ سب
میرے روبرو رکہکر مجہسے کہو کہ یہہ جواہر گران از بشرط

رفاقت و شراکت جسونت راؤ ہولکر سے بہیجے
ضرور ہے کہ آپ انہین ہاتہہ سے نکہو دیجیے
کوچ کر کے شامل حال اوسکے ہوے امیر نے وہی
صندوقچہ پر از جواہر سلہٹی سے سبکے کہولا اور جواہر
دکہائے خوش ہوکر اہل لشکر سے کہا کہ اب کیا کمی
ہے چلو کوچ کرو کسی شہر پر پہنچکر تمہاری تنخواہ سب
دیجاویگی اور ہولکر کی شراکت کے بعد انشاء اللہ تعالے
کبہی تکلیف تمپر نہ آئیگی سپاہ کو گونہ تسلی ہوئی کوچ کیا
شجاعلپور پر پہنچکر امیر نے چہہ ہزار روپیہ زر معاملہ لیکر لشکر
پر تقسیم کیا اس عرصے مین جسونت راؤد و تین سو
آدمیون کے ساتہہ تاخت و تاراج قریات و رہاستہا
لمروز کرتا زر معاملہ کچہہ کچہہ لیتا ہوا ایک موضع متعلقہ
شجاعلپور مین آیا ہوا اوسکا محاصرہ کیے تہا جب

یہہ حال معلوم ہوا قاصد بہیجا ہولکر کو محاصرے سے
گیا اپنی طرف بلایا ہولکر تو اسی روز جان افروز کا
تہا جلد شجاع علیپور مین آگیا اوسی مقام پر دونون
امراے عالیشان کی ملاقات ہوئی دونون طرف سے
محبت و اشتیاق کا اظہار اتحاد و وفاق کا اقرار ہوا کسی نے
کیا خوب تاریخ اس وقعے کی کہی ہے

جو بر خوردند امیر و راو ہولکر ؛
معاہد مہروزی را بہر حال ؛
ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت ؛
قران ترک و ہندو حل اقبال ؛
۱۲۱۴ھ

داستان عطف عنان امیران باشان و فر امیر و ہولکر بطرف معہ حالات دیگر

جسونت راو ہولکر نے جو امیر صاحب کی ملاقات
تقویت ظاہر و باطن پائی ارادہ فتح نہیر منظر
ایکدن فوج کو شجاعلپور سے کوچ کا حکم دیا دوسرے روز
مع ہر دو لشکر حرکت کرکے آشٹے سے زر معاملہ کے
قریب وہانسے ایک گانو مین ڈیرا کیا اندنون امیر صاحب
کی کمر مین درد تہا اوس مقام پر درد نے ترقی
و سختی کی با وجود بہت تدابیر کے تکلیف کم نہوئی اوس
جوانمرد کو ترک تعلق کا خیال آیا تمام مال و اسباب
ملک خود رو برو منگوا کر خدا کیواسطے محتاجون کو
بخشا یہان تک کہ سوا ایک تیغ آبدار اور اسپ
بادرفتار اور اوس لباس کے جو بدن پر تہا کچھہ
باقی نرکہا وہ دو چیزین بہی اہلکاران دولت نے
بچالین تہین کہتے ہین کہ ایسی بیدریغ بخشش کی۔

وت شعار سے ظاہر ہوئی ہے الحق اسی جود
سماحت کا اجر خداوند کریم سے نے اونہین یہہ دیا کہ
محض اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ وسیلۂ رزق خلق
رکہا ریس کیا اور یہہ عوض دنیوی ہے ابہی ثواب
دہی باقی ہے وہ سو حصے زائد اس سے ہے
بقائے نام نیک تا قیام قیامت اوسکے ملنے کی
علامت ہے ہولکر نے جس وقت یہہ حال سنا
اوسیدم امیر کے خیمے مین آیا بعد مدح و آفرین کے
سمجہایا کہ آپ سپہدار لشکر ہین نہ خداوند کشور ایسے
صاحب فوج کو ایسے حال اسوقت مین انجام سوچنا
خزانہ رکہنا انتظام سے خرچ کرنا ضرور ہے خدا
قت کیا مہم پیش آئے اور بیزری کیا عالم،
سوا اسکے دو دن ہوئے آپنے مجہسے ا

واعانت کیلیے دلا دینے ہال کا ذمہ
ابہی سے ترک تعلق کرنا عزم کشورستانی وجہانگیر
توڑنا مروت کے خلاف ہے بلکہ کم ہتی صا
جواب دیا کہ سخاوت جو میری خلقی عادت ہے اوسمین بے
ا ت رہون اور تمکو بہی اوسکے منع کرنا خلا
ت وفراست ہے ہان ایفاے عہد کے بار
بجا ہے مین تمہاری خاطر سے ہر حال مین سے
ساتہہ ہون حتے الوسع تمہاری امداد مین داد جوانمردی
دونگا ہولکر یہہ سنکر خوش ہوا اپنی طرف سے
بعد یا نے ملک ومال کے تقسیم بالمناصفہ کا عہد موکد
ر لیا اسنے بہی تسلی دی تجدیداً اقرار کیا
دونون سردار نہضت کرکے ہمو منع مہادیو
دریاے نربدا کے سامنے پہنچے اوسطرف دریا سے

شہر ہنڈیا ہے وہان سپاہ ملازم دولت
راؤ سیندھیہ حفاظت کو متعین تھی اور ایک جمعیت
بندوبست راہ پایاب دریا پر متعرر پائی اسلیے امیر
ہوئی ہولکر سے صلاح کی کہا کہ راہ پایاب پر فوج
سدراہ ہے عبور دریا کے لئے کشتی نہین اب کیا
چاہیے بہر حال لشکر قلیل سے فوج کثیر کا مقابلہ
تو مصلحت نہین البتہ اگر کسی طرح کہین کشتیان
اور دریا سے عبور ہو تو فتح و ظفر پائین ہولکر نے
فوڑا سیام راؤ مارٹی کو جو مرد فہمیدہ و منتظم تھا
اسکام کی تدبیر کرنیکا حکم دیا اوسنے جلد اپنے آدمی
کشتیون کی تلاش مین روانہ کیے تھوڑی دیر مین
دو کوس پر تین چار چھوٹی کشتیان معلوم
ہوئین امیر سے لئے اوسیوقت کہ پچھلی رات تھی اپنے

بہائی م دینخان لو دو تین سو ہندو تجھو
سیدہی طرف سے اون کشتیون پر سوار کرا کے
بہیجا اور حکم دیا کہ ایک طرف سے تم اوس نو
جو محافظ راہ پایاب ہے باڑ مارنا تمہاری باڑ کی آوا
سنکر دوسری طرف سے ہم حملہ کرینگے وہ اوسو
تمہاری طرف متوجہ ہوینگے ہم پایاب گہاٹ سے
اونپر گرینگے القصہ حسب الحکم امیر کرم دینخان مع
ہمراہیان ڈونگون پر عبور بحر کرکے اونپر جا پڑے
اور باڑ ماری چونکہ وہ لوگ غافل تھے باڑ پڑ
ہی پریشان و منتشر ہو گئے معاً امیر نے مع
ہولکر اونپر حملہ کیا انکا شور سنتے ہی وہ
نہ ہم دونون طرف سے بڑے لشکر مین گھر گئے
مخوف و ہولناک شہر کی طرف بہاگے لشکر ظفر پیکر نے

نکا تعاقب لیا بے محاصرہ و محنت شہر بہی فتح لیا
وس روز بہت کچہ مال غنیمت مین غارت شہر سے
امیر کے ہاتھہ آیا امیر نے وہ سب ہولکر کو بلا کر دکہایا
اور کہا کہ دیکھو کیتنی جلدی خداوند کریم نے اجر خیر
ونعم البدل عنایت فرمایا اوسنے خوش ہوکر
رکیا دکہی اوسدن تو وہان مقام کیا دوسرے
روز کوچ کرکے موضع کہنڈوا وغیرہ سے زر معاملہ
ہوسے متصل کسراود کے کسی گانو پر ڈیرا کیا
صبح کو کوچ کرکے گہاٹہہ کسراود پر پہنچے طرفہ یہہ
میجر نیک صاحب فرنگی سردار فوج سیندیہ نے
خبر غزیمت امیر و ہولکر جانب مہیسر دو پلٹنین
اور ایک رجمنٹ سوار ونکا مع چار ضرب توپ واسطے
روک لشکر فیروزی اثر کے ادہر روانہ کیا تہا

ریہہ فوج لہاٹہہ اودپر مقیم تہی ہنوز آ
نہ پہنچے تہے کہ وہ فوج آمادۂ جنگ ہوکر سا
ائی امیر خان نے اپنے لشکر کے ساتہہ مقابلے کو بڑ
چاہا ہولکر نے پاس آکر بمنت وسماجت منع
تہوڑے لشکر سے بہت فوج کا مقابلہ کرنا قرین
مصلحت نہین امیر نے اوسکا کہنا نہ مانا بلکہ کہا
مین اپنے ہمراہیون سے اس فوج
ڑتا ہون تم کہڑے سیر دیکہو اگر خیر دیکہو اور مجھے
مظفر ہوتے معائنہ کرو تو تم بہی آکر ملجانا ورنہ اپنی
اہ لینا ہولکر یہہ سنکر خاموش ہوا امیر
م دینخان کو بہیر پر چہوڑکر چند سوارون سے
گہاٹے سے اوترکر اندازہ کم وکیف فوج حریف
لیا تہوڑی دیر مین دو تین سو سوار تبغاریق آکر

رفیق امیر دلاور ہوے اور عرض کی کہ دشمن پر
حملہ کرنے مین کیا دیر ہے امیر نے مناسب وقت جنگ
قراولی شروع کی اوسوقت سیام راو ماڑی لشکر
سے اکثر شامل رفقاے نیک محضر امیر ہو گیا مگر
تھوڑی دیر مین گراب فوج دشمن کا کہا کر مع ہمراہیان
فراری ہوا بلکہ اوسکے ساتھہ اکثر رفقاے امیر
پریشان ہو گیے امیر بعض ہمراہیون کے ساتھہ
میدان مین رہگیے وہ وفا شعار کل ۱۷ سترہ سوار تھے
باوجود اس تہلکۂ عظیم کے کہ ساتھی شکست پاکر
اور معرکۂ سخت مین تنہا رہگیے امیر دلاور کا
دل نگھٹا بلکہ رفقاے باقیماندہ کا دل بڑہا کر اونہین
۱۷ سترہ سوارونکے ساتھہ اوس بڑی دل پر
حملہ کیا جو کہ سامہنے برابر توپ کے چہرے کی باڑ بڑتی تھی

اسلیے ا ... ٹیلی لی آڑ لیکر تگادران ہزبردل قوی
لی باگین اوٹہائین اور دشمنون کو جالیا اوسو
ہرایک رفیق امیر نے حق شجاعت و جرات ادا کیا
صا امیر کہ گرگ گرسنہ کی مانند رمہ گوسفند میں
لپسے تھے یا شہباز کیطرح چڑیونپر گرسے تھے
حملہ کیا ہزار دن نبردون کو بھگا دیا سیگڑونکو خاک
لرایا خون کا دریا بہایا تہوڑی دیر نگذری تہی کہ صفیں
درہم برہم ہوئین دشمنون کی ہمتین کم ہوئین دلاورونکی
تیزی دیکھکر ایسے سست ہوے کہ پہر کر اید ہر مڑ
نگر بہاگنے ہین ایسے حیبت تھے کہ شہسوار
اکے ہاتہ نہ آسے امیر ادہر سے طرف مطمئن ہوکر
دوسری پلٹن پر جو قریب قلعہ کہڑی تہی سے چلے اوسو
بنظر خیرخواہی محب اللہ خان نامی ایک رفیق نے

غرض رفیقان جان نثار سے چند و فاشعا
ہوگیے جو آٹھہ دس باقی ہین وہ پریشان ہوے
اہ نزہ سکے بعد حصول فتح و فیروزی سکے تنہا ایک
پر حملہ کرنا اپنی جان ہلاکت مین ڈالنا سوا سے
انشمندی قواعد شجاعت سکے بہی خلاف ہے امیر صاحب
رفیق کی بات موافق عقل و مناسب وقت سمجھکر
تیز آہنگ کی باگ پہیری اور تجسس کر کے
فقا سے آملے خانمذکور چند رفیقان پریشان
تلاش مین اوس فوج کی طرف بڑہے تہوڑی
ور گیے ستہے کہ ایک گولی بندوق کی آلگی اور ایک
اوس سالک راہ مروت و فتوت کا بیکار ہوگیا امیر
نے حریف پر حملہ کرنا مناسب نجانا اسلیے
اودہر تو پین گراب بہری ہوئی گہڑی تھین

مردوسری جانب سے اونہین آٹھہ دس آ
ساتہہ پہر یورش کی اسوقت جو سپاہ ا
سپہدار کو دوبارہ حملہ آور دیکہا قریب ایکہزار
اور بڑہ آے دشمن تک پہنچتے پہنچتے امیر
ملکئے ابتوہولکر نے بہی ہمت کی مع سیام راو
وغیرہ اپنی سپاہ سے باگین اوٹہاکر آپہنچا
دشمن نے جو پہلے سے ہولناک وہیبت زدہ تہی
سوا ے گریز اور کسی کام مین صلاح وقت نپا
ال و اسباب آلات حرب توپین خیمے سب
بہاگے امیران عالیشان مظفر و منصور ہو
چار ضرب توپ دو زنجیر فیل اور سامان کثیر غنیمت
ہاتہہ آیا ہر ایک مستحق نے انعام و خلعت لایق جزا
و شجاعت پایا حسب افسرا سر فوج کے حسب

ستان میجر نیل صاحب کے پاس بھیجے کیفیت
ض کی اوسنے خائف و ہراسان ہوکر اقامت
ت مہیسر چہوڑی اندور کی راہ لی امیر و ہولکر
و ظفر رات بہر وہان رہے وقت سحر جانب
کوچ کرکے ساحل دریاے نربدا پر
راہل نامی مختار کار مہیسر کو جو اہلیا بائی
وہان کے انتظام پر مقرر تہا پیام بہیجا کہ اگر
جلد ایدہر بہیجدوگے تو غارت و تخریب سے شہر او
مواخذہ و قید سے تم بچ رہوگے ورنہ خود تباہ ہو
خت و تاراج آبادی قتل و خرابی رعایا کا وبال
اپ سر لوگے بہار اہل نے پہلے کچھہ انکار کیا
مجبور و ناچار بجز اطاعت چارہ ندیکہا گستیان
ین دونون امیرون نے عبور دریا کیا

شہر مین داخل ہوے اسپ و فیل و توپخانہ و خزینہ
و شہر و قلعہ پر قبضہ پایا امیر نے اوسی روز ہولکر
پر بٹھایا آپ پاس مسند کے بیٹھے ہولکر اس نشست پر
راضی نہوا اوٹھکر امیر کو اوٹھایا پاس لا بٹھایا چونکہ
جسونت راؤ ہولکر پرستار زادہ تہا مسند نشینی
اوسے جائز نتھی اسلیے اوسنے کھنڈیراؤ بیسہ
ملہار راؤ گذشتہ کے نام سے سکہ جاری کیا آپکو
اوسکا نائب بنایا وہ دن اور رات عیش
و عشرت مین گذرے مدت کے بعد جو آرام ملا تھا
امیر بھی اوس شب روز دا در راحت و شادی د
سے رہے امیر صاحب نے اوس شب کنارہ دریا سے
مہیسر پر محفل عیش و طرب آراستہ کی دو طرفہ کنارہ
روشنی ہوئی کئی کشتیان خوشنما قطع چند وقین

فرش حریر مغرق مملبدن زرین جھالرون
فانوس گلدستون سے سنواری گئین مطربان
خوش نوا رامشگران جادو ادا جو رقص و سرود مین
دلربائی و جان بخشی کرین زاہد صد سالہ سے ایک اشارے
مین دل و جان دونون لے لین جمع تھے گفتگو مین
ایک دو دو ہر مصاحب کے سامنے ناچنے گانے
مین مصروف ہوے ایک گائن کمسن رقاصہ ردّاسہ
پریزاد حور وش مئے حسن سے سرخوش گندہار ادا
مہتاب انداز عباسی رقص جادی سرود زہرہ طلعت
رد عقل مشتری طالع خورشید جبین ماہ عذار
دلارام بہرام ہند و نژاد معشوق طناز نازنین خوش
آواز ناچنے مین یکتا گانے مین یگانہ بتانے
اوستاد دلربا و جان بخش عاشق جسکے وصف

مین یہہ مطلع لسیکا صادق

چودہ ۔ رقص وسکا واین اوشوخ خوش الحان پر

ملایک ہوش حور جسن مردم چشیم پریان ۔

ابرے … ے مین چمکتی ہوئی بجلی کیطرح امیر

ی شتی مین تھی جسوقت سازندون نے سازون

اوازین درست کین اور اوس قیامت

اوٹھکرگت شروع کی راگنی سامھنے آگئی اہل بزم کی

یہہ … ہوئی کہ حیرت چھاگئی جو اس یہہ راگ لائے

لہ سبکو بیہوش چھوڑکر روشنی دیکھنے کے

نارے پر بھاگ آئے کیسکو دل و دین کا ۔

نرہا حالت بیخودی مین ہرایک پر وجد کا حال

طاری ہوا ایک دل باختہ نے بیساختہ یہ مطلع پڑہا

افت جان ہے تیرا سرو اندا رقص

ساتھہ پہر ہو لرنا ہے ہمارا کام رقص

رقص و رقص اوس شوخ رقص پیانے خوب رہیں قلوب
لیا صبر و خرد تاب و توان رونما لیکر شوق و پریشانی
مجرا دیکر سینہ و سر کو جوش بیتابی نشۂ بیخودی
سے بھر دیا جب غنای غنا بخش عما سواہ کی باری
ائی عیاد غنائے رقعائے دیرگاہ پرخواری آئی کافر
ایک سماں کیا دگائی پہر کوئی ٹہمری سنائی
تتہمین کسینے غزل کی فرمایش جو کی تو یہہ غزل کسی
دردمندی گانے لگی

نہ تاب جلوہ نہ یارا ہے انتظار مجھے
فراق و وصل ہین یکسان ہے اضطرار مجھے
ملے جو گیسوئے مشکین کا ایک تار مجھے
تو سمجھون ملگئے سوتبت و تتار مجھے

دروغ وعدے لکھے تو نے خطا میں یار مجھے
خجل قلق ہے کیا غم سے شرمسار مجھے

خدا نے خواب میں دکھلا کے کوی یار مجھے
کیا ہے خلد بریں کا امیدوار مجھے

بنایا تو نے الٰہی جو خاکسار مجھے
تو کر دے دامن دلدار کا غبار مجھے

فراق ساقی مہوش میں کشتی مے نے
کیا ہے لجۂ ماتم سے ہمکنار مجھے

لحاظ وضع نے اوس شوخ سے جدا رکھا
کیا ہے عزت و شان نے ذلیل و خوار مجھے

نہ شہد بوسہ نہ ہے زہر تلخی دشنام
کیا ہے ہرزہ کیون خامشی سے یار مجھے

دو چار ہوتے ہی قاتل سے ہو گیا جو رنگ

۱۔ وحشت چشم سیاہ دلبر ہون
آہوے رم خوردہ ہے شکار مجھے

فریب وعدہ طلسم شکیب تھا یارب
نکر سکا قلق یاس بیقرار مجھے

خیال یار مین خودرفتگی ہے خواب نہین
غشی ہے درد سے آیا نہین قرار مجھے

ہر ایک قطرہ ہے الماس ریزہ فرقت مین
پلائین مے نہ حریفان بادہ خوار مجھے

ہوا ہون لایق دربار شافع محشر
کیا ہے رحمت حق نے گناہگار مجھے

جناب ملہم مضمون تازہ سے اسعد
سپرد نظم جہان کے ہین کاروبار مجھے

ہ ۔ دلفریب حبشلہ ہندوستان ۔ اشیرینی

چلی تو لسی تلخکام عشق و موسی نے متذیار سے
خواہش ظاہر کی فوراً بکمال شیرین آدائی وہ شکر

یون حلاوت بار ہوئی

سراسیمہ پریشان حال رفتم دوش در بیتش
شدم آوارہ تر از نکہت گیسوے خوشبویش
بت شوخم ببزم اول بروے من ہمے بیند
ز چشم مست او بیخود شدہ تا ننگرم سویش
اگر نبود تبسم زیر لب آن رشک عیسیٰ را
بس ست از بہر قتل عاشق ایمائے ابرویش
دم نظارہ اش ہر کس چو موسیٰ محو میگردد
تجلیگاہ نور قدرت خالق شدہ رویش
حنا بستی کشادی ست بر خونریزی عاشق
نشادی حبد بربستند دل عشاق بر بویش

مین جا فتادہ پاے آن خوش قدبین ہوا
ازشوق پابوسی بہر جا سجدہ درکوشش
مرنج ای یار از اسعد ز صحرا گردی و وحشت
عشق آہوے حشمت پسند آورد این

رخامۂ مولف حقیر مضراب بنان سے نے اسمقام پر چھیڑ دیا
تہا غزل کے پردے مین بیان حال کرنا کافی نہوا ہر :

دل بہت تعلی پر تہا دریاے مہیب کے چڑہاو سے زیادہ
بحر فکر نے بڑہاو چاہا گرچہ جزر و مد قلزم طبع شاعر کے
اختیار مین ہے اور در رعزر سخن کی داد قیمت کچھ نہین :
لہذا چند اشعار طرز مثنوی پر اس تطویل کو مختصر کیا

وہ شب تہی سوا سحر سے روشن	تہی رشک بہار سیر گلشن
اوس رات فروغ ماہ تابان	تہا غیرت نور مہر رخشان
گردون پہ تہا نور ماہ واختر	اور شمع وچراغ تہی

شمعون کی ضیا چڑہا وپر تہی | دریا کی فضا بڑہا وپر تہی

دریا مین جو کشتیان رواں تہین | گویا وہ ہلال آسمان تہین

اور اونمین وہ پریرخان طناز | تہین نازو ادا سی نغمہ پرداز

جو دلکو سنا کے تان لیتین | اور ایک ادا مین جان لیتین

قامت سے کرین بپا قیامت | سر پر عاشق کے ڈہائین آفت

لین رقص مین وہ بتان گلفام | ٹہوکر سے دم مسیح کا کام

بیٹہین تو اوٹہائین لاکہہ فتنے | اور اوٹہین تو دل بٹہائین کتنے

اون کشتیونمین تہی ایک زورق | پر نقش و نگار زیب و رونق

تہے اوسمین امیر جلوہ فرما | با چند مصاحبان والا

اور ایک مغنیہ خوش آواز | رقاصہ خوب و خوش انداز

تہی روبرو امیر ذیجاہ | سرگرم سرود و رقص گاہ گاہ

وہ بزم تہی محفل مسرت | جان فرحت دل مسرت

رنج و اندوہ دلسے تہے نفور | ہر شخص تہا شادمان مسرور

گرشتی تھی روشنی سے معمور	وہ بحر تھا گویا قلزم نور
دریا بھی تھا روشنی بھی شب بھی	معشوق بھی فرحت و طرب بھی
القصہ وہ رات گذری ساری	با فرحت و عیش و کامگاری

جسوقت محتسب روز کی آمد آمد کا شور ہوا بزم عیش امیر نجوم
برہم ہوئی موذنوں کی آواز سے توبہ جگی حواس خانمان آوارہ
نے گھروں کی راہ لی امیر خوش تقدیر مع شرکائے
مجلس عشرت ہوشیار ہوکر استغفار پڑھتے اوٹھے
نماز صبح پڑھ کر رفقا کے ساتھ سوار ہوئے ہولکر کے
پاس آئے اوسوقت بھی اوسے مسند پر بٹھایا اور آپ
برابر دوسرے مسند کے بیٹھے اوسنے باصرار ہمنشینی کو کہا
امیر نے جوابدیا کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند
مشہور ہے سوا اسکے مستحق جائے پدر ہے تمہارے
باپ کی گدی تمہیں مبارک ہو ہم متوکل سپاہی ہیں

ہولکر یہہ سنکر چپ ہو رہا ۔ باہم تدبیر کار مین مشورہ ہوئے
پرلنہ سرونج امیر صاحب کے خرچ کو دیا ۔ اونہون نے
اپنی طرف سے یوسف خان افغان کو عامل
بہیجا لیکن امیر اندنون ہر وقت نگران رہتے تہے کہ
دیکہیں ہولکر کو ایفاے وعدہ کے بارے مین کیا مدنظر ہے
رفتہ رفتہ یہہ کہلا کہ اوسکے جی مین بدعہدی بسی تہی اور یہہ ڈر
ہوا کہ مبادا امیر وفاے عہد چاہین اور مع رفقا بگڑ جاوین
تو بری بنے جیت مین ہار ہو جاے ۔ وطن
چہٹ جانے کے سوا جان بچانا دشوار ہو جائے لہذا وہ
کم نصیب تخریب امیر کی تقریب سوچنے لگا دغاباز
چالون سے یہہ چاہا کہ امیر اور اونکی سپاہ کا جگ
توڑ دون دو چار ساتہیون سے ایک گٹ ہو کر نرد دغا
کہیلنا فریب کا پانسا پہینکنا شروع کیا کئی سیہ دل

اوسکے ملازمون سے آقا کے آگے سرخرو ہونیکو
ہر وقت کے پیچھے پڑے لشکریان امیر کو خفیہ بطمع عہدہ
وجاگیر ملانے لگے مگر وہ جانباز انکے داؤمین نہ آئے
ایک وفا شعار نے امیر کو اس حالسے اطلاع دی امیر سنتے
ہی غصے سے لال ہوگئے مگر خودداری کرکے معززین
رفقا کو جمع کیا صلاح پوچھی حریفان کجباز کو بھی اطلاع
پانے امیر سے آگاہی ہوگئی خوف سے کانپنے لگے
ہاتھ پاؤن سرد اور چہرے زرد ہوے دل ٹوٹے
چھکے چھوٹے سمجھے پنجۂ قضا مین پہنسے محنت سبز نہوئی
بازی ہاری عزت گئی جان کے لالے پڑے ادہر امرائے
دولت امیر صاحب متفق اللفظ والمعنی بولے کہ جب اوسے
بدعہدی وغدر منظور ہے تو آپکو درگذر کیا ضرور ہے
جسطرح ہوسکے دشمن پر چیرہ دستی حاصل کیجیے

ملک و مال جو ظاہر اآ لیے وسیلہ ہمت سے ملا ہے
تخریب معاندین کے بعد مسند حکومت پہ جلوہ فرمائے
امن پر خیر خواہون کو سایۂ عاطفت مین ،
جو ابدیا کہ نہین بدی سے کے عوض بدی کرنا جوانمردی
بعید ہے پہلے بمقابلہ ہولکر تحقیق ماجرا کرکے و
ملامت سے خجل مفسدونکو ہیبت سے مضمحل کرین یہان
سے بے مروتونکی رفافت چھوڑ دین خدا کی قدرت یہا
امیر شیرون سے ان تقریرون مین تھے وہان
ہولکر کو مخبرون کی تحریرون سے جو دفعۃً بہت آئین
معلوم ہوا کہ میجر نیک صاحب فرنگی سے اون سوارا
افاغنہ کو جو شہرۂ قدردانی و ہنر پروری امیر
شرق و شمال ہندوستان سے جمع ہو کر جا
ہیر سے آتے تھے نوکر رکھہ لیا اور اپنی فوج کو درست

زان مرہٹہ وغیرہ ساتھہ بعزم تسخیر میسور فتاری
امیر وہولکر ایدہر کوچ کر دیا اس خبر کو سنکر لکہو ششدر ہوگیا
پریشان ومضطر سوار ہوکر امیر کے پاس آیا اوسوقت
بعد برخاست جلسئہ شور سے تفرجا سوار کشتی ہوکر سیر
دریا کرتے تہے اسے دیکہکر ساحل پر آئے طرفین سے
مزاج پرسی ہوئی پہر ہولکر نے بکمال عجز خبر شنیدہ
بیان کی اور کہا نے تمہاری امداد واعانت سے
مجہے اس مفسد سے جان بچانا مشکل ہے امیر نے در پردہ اوس مقدمے
کو چہیڑا ہولکر نے سواے خجالت وندامت کچہہ ظاہر نکیا بمنت وسماجت
مدد وکمک چاہی جب امیر نے اوسکی طرف سے خاکساری ونیازمندی دیکہی وقت ملایم
درگذر کی کہا کہ اگر مجہکو امید مروت تمسے نہین لیکن شیوہ
فتوت کے خلاف ہے کہ ایسے وقت طرح دون تا انجام
اس جنگ کے ہر طرح تمہارا شریک ہون ہولکر مطمئن

ہوا شہر میں گیا تدبیر جنگ میں مصروف ہوا امیر
بھی دلاوران جان نثار کو آگاہ کیا ابھی ہو لکر درستی آلات
حرب نکر چکا تھا جو معلوم ہوا کہ فوج میجر نیک جا گر ۱۰۰
پر جو شہر سے آٹھ کوس پر ہے آگئی امیر وہو نکر یہہ
مع سامان ولشکر شہر سے نکلکر موضع چولی پر جو تین کوس
وہان سے ہے آئے وہان بفرمایش امیر توپخانہ میگزین
بھی چھوڑ دیے گئے فقط سپاہ سوارہ ہمراہ لیکر
فوج عدو کے مقابل ہوے ایسے موقع پر لشکر
ملے کہ فوج حریف بلندی پر تھی اور سپاہ انکی
مین صبح سے شام تک امیر نے یہہ کاروار کر د نقطہ ہوا
فوج حریف کے دور اگیا مگر ترکیب حملہ کی نہ بن پڑ
وہ بھی تمام روز تنگ رہے سارے دن مین بہزار
مشکل تین کوس چلے یہہ بھی کامیاب نہوکر فر

ہ پر لوٹ آئے اہل شہر نے بعد استجازت شہر
و رسامان خورد و نوش لانے کی رخصت پائی سب لوگ
متفرق ہو گئے سو سوار دن سے زائد ہمراہ امیر نہ رہے
پانسے کوس پر کہا بیش قلیل فوج حریف پڑی تھی
قریب غروب آفتاب ہولکر نے آواز توپ کی سنی اور مخبرون نے خبر دی کہ
سیام اودھاری یہان سے ایک کوس پر حریف سے لڑ رہا ہے ہولکر پھر آیا امیر کے
پاس آیا اوسکی مدد پر چلنا چاہا امیر نے سمجھایا کہ
وقت تنگ ہے یہہ کیا محل جنگ ہے اہل لشکر کاروبار مین
مصروف ہین اکثر شہر مین کمتر یہان سوا اسکے مارنی بخبگ
قراولی لڑ رہا ہے اوسکی اعانت چندان اہم نہین ا
اوسکی ہمراہ بہی لشکر کم نہین ہولکر نے تماما سوار ہوکر
اودہر چلدیا امیر نے خیال کیا کہ اگر اسوقت ساتھہ
نجاونگا لوگ سمجھینگے کہ یہہ آرام طلبی سے یا خوف

سے نکلے ناچار سو سوار سے سوار ہو کر ہولکر سے
ہی فوج دشمن پر یورش کی ادہر سے توپ کی
باڑ پڑنے لگی ہولکر مع فوج رک گیا بہت ہمراہیان
ہو گئے پچیس سوار ہمرکاب تہے اونہین کے ساتہہ
اعدا پر جا پڑے اور اونکی صفون کو توڑ دیا بہتون کو
کشتہ و خستہ کیا اسمین تاریکی شب عالم پر چہا گئی اور ایک
رفیق امیر نے بہی خیر خواہانہ لوٹ چلنے کو کہا
تو امیر فوج حریف سے نکلے فرودگاہ کی طرف آئے
یہان آکر کیا دیکہتے ہین کہ ایک بڑا لشکر فوج دشمن کا
پیادگان باقیماندۂ سپاہ امیر سے گرم جنگ ہے
جو کہ فوج اعدا قوا عددان و بکثرت ہے اور سپاہیان ماندہ
و کم قوانین جنگ سے ناواقف ہین یہہ مغلوب
ہوے اور وہ غالب بلکہ رفقاے امیر سے

تو مین بھی اونھون نے لین ہین اسیر
حال دیکھکر غضبناک ہوے اونھین تھوڑسے ہمراہیون
کے ساتھ دشمنون پر گرے جوش تہور مین امیر کے
مونہ سے کف جاری تھے شمشیر خونخوار ہاتھ مین
اشارہ کرتے سر دشمنون کے بدن سے جدا ہوکر پابوس کو
زمین پر گرتے جب تلوار اعدا کا خون چاٹ چکی جوامرد نے
نیزہ لیا وہ بھی جسطرف اوٹھایا ایک دو کو گرا دیا یہہ
خبر سنکر ہولکر بھی ادہر آگیا تھا مع چند ہمراہیان مردانہ
حرب اور اعدا کے قتل و ضرب مین مصروف ہوا ایکبار
جوامیر کے آگے آیا انھون نے اندہیر مین اوسے
نہ پہچانا قریب تھا کہ امیر اوسکے نیزہ ماردین کہ اوسنے
کہا بھائی مین ہون امیر نے کہا بھائی اسوقت
خویش و بیگانہ پہچانا نہین جاتا پہر دونو دفع اعدا

ـشش کرنے تہوڑی دیر مین د
بہاگ گئے امیـر نے تعاقب کیا اـدنکے مقام تک بہگاد
اوسدن امیـر نے اتنے آدمی مارے تھے کہ وہ تما
جنگل لاشون سے پٹ گیا تہا زخمی اسقدر گرے اوـ
ہون مین چہپے تھے کہ ہر گڑہا اوس میدان کا اـ
تہا فراری جو اضطراب و بیقراری مین اپنے لشکر تک
وہ انہین مخالف سمجھکر مارنے لگے صولت شجاعت
امیـر سے کچہہ ایسے بیسرو پا ہوے کہ آپسمین تو
ڑنے لگے آخر ہولکر و امیر لوٹ کر ایک باولی پر
دوکوس ہے گہوڑون سے اوترے چند سواران ہمرا
جو پیچہے رہ گئے تھے وہان آملے ہولکر کے یہان
شخص مفسد داروغہ پاگاہ تہا اور بدل اسکا بدخواہ
ہمیشہ قتل و حرابی ہولکر کی فکر مین رہتا تہا قضا جو آ

بخت اوسوقت وہان آ ہو آواز

رسے پہچانا امیر سے اوسکا حال کہکر مار ڈالنا چاہا
امیر نے کہا تم مختار ہو ایسے دشمن کو کیون فرصت
دیتے ہو اگر ہوشیار ہو ہولکر نے اوسیوقت گہوڑے
پر سوار ہوکر تلوار کے ایک وار مین اوسکا کام تمام کیا پہر
اوسیوقت پندرہ بیس سوار ونکے ساتہہ جسیر مین آیا وہان
مردم فوج کا نشان بہی نپایا مگر اندر قلعہ شہر مذکور کے
سو دو سو آدمی تھے وہ بہی خائف و ہراسان ہوئے تھے
بعدم ہولکر نے فوج کا یہہ فریب و غدر دیکھکر رہنا
وہانکا مناسب نسمجہا خزینہ دفینہ اور اسباب نفیس و عمدہ
جو وہان سے اوٹہا سکے بار کرکے جواہر گران بہا آپ
ساتہہ لیکر وہان سے کوچ کیا مضع دہرم پور کے علاقہ دہار میں
جو جسیر کے ساتہہ آٹہہ کوس پر ہی آکر مقام کیا بعد

ادمی فوج کے جو متفرق وہان جمع ہوے
امیر ہر چند پہلے ہمت بند ہاتے رہے شہر و مقابلہ
چلد ینے مین بدنامی سے ڈرلتے رہے لیکن جب بو
نہ سنا ناچار آخر آپ بہی شریک حال رہے وہانسے
سے کے درجن پور بہیلون کے علاقے مین جو درمیان
اور کوہستان کے پہاڑ پر واقع ہے اور جگہ سخت و
جا پہنچے چند سے ٹہر کے بہیلون کے سردارون کو
بعطاے خلعت و انعام و زر و جواہر اپنے ساتہہ موافق
کرلیا واسطے روکنے رسد کنو میجر نیک صاحب روانہ کی
بہیلون نے گروہ گروہ ہو کر باسنداد مدد و رسد قافیہ
حریف تنگ کیا امیر صاحب نے میجر کے اکثر ملازمین کو
جو قوم افغان سے تہے بمژدہ رسانی افزایش مرا
و مشاہرہ مستمال کیا حریف کی فوج مین انکی

اونہون سنے فتنہ و فساد سے فتور ڈالدیا ایدہر امیر نے
دلمین یہہ عہد کیا تہا کہ جبتک میجر پر اس مرتبہ فتح حاصل
لونگا خط نہ بنوا ؤنگا پگڑی سر پر نرکہونگا اودہر پہلو
کرنے سے بنع آمد رسد میجر مذکور آپ ہی عاجز و
ہوچکا تہا کئی روز کے بعد اوسنے بکمال انکسار امیر صاحب
پیغام دیا کہ اگر دستگیری کرکے اپنی معرفت مہاراج
میری صلح کرا دیجی تو مین حاضر خدمت ہوکر شرف
ملازمت حاصل کرون امیر صاحب نے اس مقدمے
کو اچھی تمہید سے ہولکر کو سنایا اوسنے یہہ رائے
دی کہ اسے فریب سے بلاکر مار ڈالنا چاہیے امیر نے
کہا ایک تو یہہ بات شیوہ مردی سے خلاف ہے
اہل فتوت و مروت کے نزدیک نامردی و کم ہمتی
عاف ہے دوسرے یہہ کیا مونہہ ہے کہ جسے

مین بناہ دون وہ اوسے بری نگاہ سے دیکھے.
اس بارے مین آپنے تقریر کو طول دیا ہو لکر
طوعاً و کرہاً قبول کیا وہانسے کوچ کرکے براہ دیبا
کونڈہ علاقہ دہار پر آے وہانسے امیر صاحب کو وا
لانے میجر کے جو جام گہاٹے پر متصل مہیسر کے تعینات تہا
رخصت کیا وقت تشریف لانے امیر صاحب
سلامی کی توپین سر کرائین استقبال کرکے بڑی
عاجزی سے ملا ساتہہ ہو کر اپنے ڈیرے پر لیگیا
امیر صاحب کے سر پر شالی رومال بندہا دیکھکر ٹوپی
اپنے سر سے اوتار لی دست بستہ عرض کی کہ
آپنے پگڑی باندہنا اپنی فتح اور میری شکست
پر موقوف رکہا ہے تو لیجئے مدعا آپ کا
مین ٹوپی آپکے پانوپر رکہکر اپنی شکست کا

آپ کی ظفر کا معترف ہوا پہر اگر میری گرفتاری بہی
منظور ہے میری جال کرچ پہر سے مین رکہدیجیے
اسواسطی کہ آئین انگریزی مین جب تلوار پہر سے
مین رکہی گئی گویا صاحب تیغ مقید ہوا امیر صاحب
اوسکا عجز والحاح دیکہکر بہت خوش ہوے کہا
تمہین امان ہے مین تمسے راضی ہوا اب تمسے شر
کرسکے کس انسان کی یہہ جان ہے بلکہ آیندہ بہی
انشاء اللہ تعالے اخلاص واتحاد آپسمین رہیگا میجر نے
شاد ہوکر امیر صاحب کے سر پر پگڑی بند ہوائی اور
رومال اونکا لیکر اپنے سر پر باندہا پہر عرض کیا کہ ہم
آپ پگڑی بہی بدل چکے اسکی مراعات مدنظر رہے
تہوڑی دیر مین یہہ جلسہ برخاست ہوا میجر نے امیر صاحب
کو ساتہہ لیجاکر شہر وما یتعلق بہ سپرد کر دیا بعد ازان ہمراہ انکے

لکر پاس آیا ہولکر اسیرے خوف سے ظاہر
طرح ملا لیکن دلمین پیچتاب کہاتا تہا ایکرات ہولکر نے
دریا کے کنارے بیٹہکر مشعل پانی مین چہوڑ والی تہی
اوسپر گولیان لگا رہا تہا قضارا ایکبار بندوق پہٹ گئی
بڑا صدمہ ایک آنکہہ پر اوسکی آیا کہ ہمیشہ داغ اوسکا رہا
اللہ اکبر جل جلالہ ہولکر بیخبر کو ایذا رسانی میجر کی منظور نظر تہی
خدا کیطرف سے سزا اوسکی اسنے بچشم خود دیکہہ لی ؎

گرسے پریشان ہمین کبہی جمع حال زلف رسا نہو گا
برا جو کوئی کسیکا چاہے بہلا کب اوسکا برا نہو گا

القصہ ہولکر نے میر مین اپنے تہانے بٹہلے کنیو
میجر نیک صاحب کا توڑکر کچہہ اپنا طور پر در کیا
اور واسطے بندوبست پرگنہ ٹونک و رامپورہ جواب
معروف علیگڈہ سے اپنی جانب سے اوسے لیکر بہیجدیا

ذ وہان سے سے براہ ڈ وغیرہ اسطرف
ر ملک اپنے جے پور کیطرف سے ہولکر و
مین تہا اوسکے انتظام مین مصروف رہا ہولکر جمعیت ا
و مہر دولت کر کوچ کرکے موضع نولائی علاقہ مالوہ پر آیا
زر معاملہ وہان سے لیا فوج پر تقسیم کیا وہان
خ تدبیر سے نے ہولکر سے کہا کہ بسبب کثرت جمعیت کے
لذا رہ دونون لشکرونکا ایک جگہہ رہنے مین نہوگا صلاح
وقت یہ ہے کہ دونون فوجون کو جدا جدا رکہکر تحصیل
ضلاع سے گذر کرین وقت ضرورت جمع کرلینگے
اسے پسند کیا دونون فوجین اوسی جگہہ سے
اہو گئین یہہ حال سال ۱۲۱۵ ہجری کا تہا
ین جانے ہولکر کا طرف سونڈ ہواڑے کے
ر معاملہ لیا وہان سے اور کوچ کرنے

امیر کا سرونج کی جانب چڑھنا

جب م تولائی سے علیحدہ، ظفر خوند
لیلو ہان آ کے راجہ کوٹہ سے زر معاملہ لیا باقی گرد نواح
کی تحصیل شروع کی امیر نے اپنے جہا
کو چند سوارون سے ہولکر کے ساتھ کر دیا ایک نشان
عالم خان کمیدان کی پلٹن کا واسطے چوکی پہرے
کے ہمراہ کیا محمد شاہ خان نامی پٹھان کو کہ اوسی پلٹن
مین نوکر تھا قواعد آموزی کے لیے اوس نشان
مقرر فرمایا پھر خود بدولت و اقبال مع لشکر خاص
فرما کے تجلا علیپور شاہجہان پور بیرسیا وغیرہم
سے زر معاملہ لیتے ہوئے سرونج مین آئے
یوسف خان عامل نے ملازمت حاصل کی
راستے بھی بواسطہ سابقہ شرف یاب حضور ہ

مختاری مہمات ملکی پر مامور ہوا سند جاگیر موضع انندپور
وبگرودہ نسلاً بعد نسلاً عطا کی گئی اسوقت ستر اسی ہزار
سوار و پیادہ زیر سایہ علم ظفر توام امیر کے تھے امیر نے
اوس سب فوج کے ساتھہ کوچ فرمایا ملہار گدہ مین آئے
وہانکے حاکم سے معاملہ کیا وہان سے آمادہ علاقہ ساگر
پہنچکر ساٹھہ ہزار روپیے معاملہ کے سے لیے موضع کہلا
پر جو گذرے اوسیقدر وصول کیے وہان سے نہضت
فرما کے ساگر سے دو تین کوس پر پہنچی ہنوز مقام نکیا
آرام نہ لیا تہا کہ اپا جی راجہ وہانکا اٹہارہ ہزار پیادون
قواعددان بندوقچی چار ہزار سوار جرار چار ہزار بندیلو نسے
نکلکر مقابل ہوا امیر تہور تخمیر نے فوج ظفر موج کو تنبیب
دی یکبارگی دشمن پر یورش کی امیران دولت
نصیب چیرہ دست اور ساگریان کم بخت کے بلند

جو صلے لیت ہوے حا سا مع لشکر پیچہے ہلر
ف چلا اوسی رجعت قہقری سے فصیل تک
پہنچگیا ایک کوس ادہر شہر سے امیر صاحب نے
خیمہ کیا ہفتہ بہر کنارۂ دریا پر مورچہ بندی رکہی اسی حال
مین ایکدن خیر محمد خان اور منظر محمد خان وغیرہم سترہ
آدمی اسکے سواران ہمراہیان امیر سے بائین طرف
مورچال سے ایک باغکی سیر مین مشغول تھے دوسو
شخص فوج حریف کے اپنے مورچون سے
غازیان دلاور سے نے ثابت قدم رہکر اونہین للکارا بہت
تہوڑی دیر مین مارے گئے تہوڑے بہت پشیمان ہوکر
بہاگے بعد ظہور اس واقعے کے بہت دنون
تک محاصرہ رہا دشمن نہ نکلے لڑائی نہوئی امیر صاحب
بسبب نکلنے ایک ذنبل کے گہوڑے پر سوار ہو

مورچہ آرام تزین سکھے یہہ حال
تمشتن کے وقت انباجی مذکو بمعیت جمعیت فرنسیسے
امیر صاحب کے مورچے پر حملہ آور ہوا امیر فرط مغاضبت
مغالبت اعدا پر مصابرت نکرسکے دنبل پر پٹی مضبوط
باندہکر منابذت کی غزم پر بہابذت چلے جلد گہوڑے پر
بیٹہ انسو سوار ساتھہ لیکر چال سے ٹال کرایک سمت کو
دوڑے باقی فوج نے حسب الایماے سپہدار مقابلہ
لیا ہنگامۂ جنگ گرم ہوا امیر صاحب مع ہمراہیان پشت
لشکر دشمن پر آپڑے اوسوقت ایسی لڑائی ہوئی کہ زمین
تہراگیی آسمان سہمگیا تہوڑی دیر اعدا ٹہرسے پہر پریشان
ہوکر بہاگے انباجی ہزیمت پاکر قلعہ بند ہوا غازیان
نصرتمند اندر شہر کے گہسکر تاخت و تاراج مین مصروف
ہوے اسقدر نقد و جنس سامان نفیس جواہر عمدہ

غنیمت مین ملا لہ پہلے اس سے بہی نملا تہا ٭
انباجی سے نے فرد تفصیل اسباب و زر و سیم غارت زدہ
جو نیواڑ کو بہیجی تہی اوسمین نوکر و رو پیہ مع تشریح
لکہا ہوا تہا القصہ امیر سے نے قلعۂ اندرونی شہر پر مورچے
جمائے محصورین تنگ ہوے آخر انباجی سے نے
دو لاکہہ روپیے کے صلح منظور کی مگر غلامی خان
معتمد خاص امیر سے نے کہ بواسطۂ سوال و جواب معا
جاتے آتے تہے خبر دفینہ کثیرہ سے قلعے مین پا
اسقدر کم مال پر صلح کر لینا گنج شائگان رائگان دینا
پسند نکیا اس بارے مین عرض کی طمع زر ٭
آگئے صلح کرکے توڑ دی بدعہدی کی پہر مورچے
جمائے دشمنونکو زور دکہاے انباجی سے نے یہہ
شکستگی دیکہکر رگہوجی ناگپور کے راجہ سے مدد

قلعہ چونرا ٗہ ادر ٗہ منڈلہ دیے اقرار
فوج اوسکی طلب کی راجہ مذکور سنے ایک کنیوا اپنا بافسری
بینی سنگہ سردار مع چالیس ہزار سوار ملازم وسواران
پنڈارہ وعرب با دیگر سامان جنگ ومیگزین وتوپخانہ واسطے
اعانت اپا جی سکے بہیجا اوندنوں مین افغانان ہمراہیان
امیر آقا سے تنخواہ طلب تھے اور رنجیدہ ہوکر لشکر سے
ا پڑے تھے اس باعث آمد فوج معاون دشمن سے
امیر متفکر ہوسے آخر کرم دینخان کو واسطے لانے
ہولکر سکے ضلع سونڈ ہواڑ سے خط لکھا کرم دینخان
مع ہولکر ادہر روانہ ہوسے بہہ ہنوز اثنا سے راہ مین
تھے کہ فوج راجہ ناگپور ساگر پر آگئی امیر جلادت
نے خیال کیا کہ اگر ہولکر کے آنے سے پہلے
مقابلہ کر کے اس فوج کو ہزیمت دو تو اپنا نام بہے

ورنہ نام ہو للہ کا ہوگا اور نیز سہولت وتسولت ہمار
انکے دلونمین جم جائیگی الغرض ابہی فوج حریف کاڈیرہ
نہوا تہا کہ امیر صاحب سرسواری جاکر مقابل،
دو ہزار سوار اور اسیقدر پیادونکے وقت کوچ لشکر
ہمرکاب ہوے تھے لیکن اکثر اونمین کے راہ بہر
جسقدر تہوڑے ہوتے گئے اوسیقدر دل گہٹتے گئے
اعدا کی کثرت اپنی قلت دیکھکر جان ہار دی دلاوروںکا
ساتہہ نہ دیسکے مگر ساٹہہ بہادران جان نثار شجاعت
اچہے گہوڑونپر سوار ہمرکاب سپہ سالار رہے امیر
معدود سوارونکے ساتہہ دشمنون پر جاگرے،
زدوخورد گرم ہوا چارونطرف سے تہلکۂ عظیم اوٹہا
دشمنون نے کم سمجھکر گہیر لیا لیکن غازیان تہور
نشان ثابت قدم رہے اسمین ایک پلٹن نے فوج

حریف سے ہمراہیان امیر پر بار ماری اوس بار سے
اللہ دلاوران جان نثار کام آے بعض کہ اونکی گنتی
نو سے زائد تھی سلامت رہے اس صدمۂ عظیم سے
باقیماندہ غازی بد دل نہوے بلکہ زیادہ جوش
وخروش سے لڑنے لگے مگر اعدا کا دل بھی بڑہ گیا
ہر ایک شیر ہوکر حملہ آور ہوا اوس روز امیر رستم
نظیر نے ہنگامۂ جنگ گیو ولشکر افراسیاب یاد دلایا
سام ونریمان کی لڑائیونکو عالمان تواریخ کے لوح سینے سے بہلا یا
جسوقت اوس یکہ تاز عرصۂ وغا کو تنہا پاکر دشمنون نے
گہیرا امیر دلیر نے للکارا جو مقابل آیا اوسے مار افگندہ کیا

علیہ ما یستحقہ من اللہ تعالیٰ		خروشے بر آورد بر سان ابر
کہ تاریک شد مغز وجان ہزبر		میان سواران درآمد چو گرد
زبیر خاش او خاک شد لاجورد		زمانے نے بخنجر بزمانے بگرز

ہی زحبیت آہن ز بالا ئے برز | برآورد گرز گرا . . .
سپہ ماندہ از کار او در شگفت | سبک شد عنان و گرا . . .
سر ترکستان خیرہ گشت از نہیب | از افگندہ شد دو
زمین شد ندآن دلیران ستوہ | اتفاقاً تیغبازی ا

اسپ سواری امیر کی باگین کٹ ٹین ٹرے
شوخیان کین سے نے قابو تہار کی لشکا لشکر کیطر .
امیر نے سوچا کہ اس اضطرار کو کون مانتا ہے س
مجھسے بہاگنا جانتا ہے یہہ خیال کرکے زین سے
زمین پر آئے متعاقبین پر متوجہ ہوے

برآمد ز زین بر زمین شیر | برافتاد بر بدگالان د
بدستش بلا رکی یکے آختہ | دمش گوی از ارتجک سا
درخشید بر خاک نو ماہ سان | درفشید بہرام برآ
چو آن تنش پیش دشمنان شد | بیامد روان مرگ و

بپاسخ یکی نعره زد لرد نیو ‌‌ ‌ که مردک چه نازی تو تیر

چرا ژاژ خائی و بافی گزاف ‌ ‌ ‌ کنی رایگان خودستائی

ترا تاب پیکار با من کجاست ‌ ‌ ‌ ترا بازوی دشمن افگن کجا

من آنم که هستم بگه کارزار ‌ ‌ ‌ شود رستم و گیو را کارزار

کنم جشن در روز آزار جنگ ‌ ‌ ‌ فرستانه دانم شب تار [?]

با ایران و توران و چین و فرنگ ‌ ‌ ‌ بهند و بشام و بروم و بزر [?]

بخوانند از جنگ من داستان ‌ ‌ ‌ جوانان و گردان و نام آوران

نه پیل و نه شیر و نه دیو و نه مرد ‌ ‌ ‌ بود در جهان مر مرا هم نبرد

چرا گشته دشمن نام خود ‌ ‌ ‌ میندیش از خویش بر خویشتن بد

مرا با تو هرگز سر جنگ نیست ‌ ‌ ‌ ز بدگوئی تو دلم تنگ

نه مرد پیکار جو تیغ زن ‌ ‌ ‌ همه لاف و دستان تو چون زن [?]

شنفت و برآشفت آن زفت و گفت ‌ ‌ ‌ چرا میشوی جفت با مرگ

پس آنگه جدا را دغن ازما ستکرد [?] ‌ ‌ ‌ عنان برگرفت سنان

وی وتند
دنیزہ بر پہلوی ہوشیار

پیشتیر کین بر
ملازمیان آن سنان آن

ان بس سر خیرہ سر برگرفت
السانکہ بسندہ شد در شگفت

کہ بوآتش آن تیغ تیز
از خار و خاشاک زان شعلہ بیز

بہ آنکہ کہ اندک امیرش ہلید
نیزہ چون خار در پا خلید

نیارست رفتار در رزمگاہ
کہ انبوہ دشمن بکردے تباہ

پس از کشتن آن ستیزندہ گرد
ابناورد کہ پاسے مردی فشرد

ایدہر ہمراہیان امیر نے جو اسپ سواری سے لیے سوار
رہ سپار دیکھا امیر کو کشتہ یا اسیر گمان کیا یکبار گر
سب جمع ہو کر دشمنو نیز آئے دیکھا کہ سردار لشکر
پیادہ لڑنے کو آمادہ کھڑا ہے مگر ہیبت شجاعت سے
کی قریب نہین آسکتا خیر خواہان جان نثار
خوش ہوسے باہم مبارکباد کہکر پاس سپہدار کے

اسئے ایک رفیق نے اپنے گھوڑے پر سوار

ساتھہ ہو لیا امیر نے بنگاہ سیاہ کا حال پو

رض کی کہ سواران حریف نے وہان پہنچکر د

وتعدی دراز کیا ہے لڑنے والون کو ہزیمت دیکر بکار

توپخانہ بھی لے لیا ہے یہہ سنتے ہی امیر تو تاب ہی او

بار وہان پہنچتے ہی قیامت بر پا کی اپنے لشکریان بجان

ر ... ہ کو بچایا دشمنان خیرہ سر کو مارا بھگایا توپخانہ

چھین لیا مگر بسبب پریشان ہو جانے فوج اور گولہ

انداز و سنکے ساتھہ نہ لے سکے ویسے ہی چھوڑکر دہانے

توپ کرد یا دریا سے دہسان پر پہنچکر ڈیرہ کیا ہرچند

نہ فوج راجہ ناگپور بعزم جنگ امیر آئی تھی بلکہ انمین

اور انباجی مین صلح کرا دینا منظور تھا مگر مشیت ا

ا ... ح تھی قدرت الٰہی مین کسکو مجال د

واقعہ سنہ ١٢١٥ ہجری مین واقع ہوا الرم دینجان
اور امیر کہ مع ہولکر سرونج مین آپہنچے تھے حال جنگ
و فوج ناگپور سنکر بسبیل یلغار پاس امیر آئے
او بہائی سکے آنے سے تسلی حاصل ہوئی جوال
نملحرامی لشکر من وعن بیان کیا جوانمرد کو غصہ آیا
سوار ہوکر اونپر پہنچا اور بیدریغ تیغ خونفشان کہنچکر
یکو خستہ کشتہ کرکے لوٹا سزارسانی اہل نفاق
مژدہ امیر کو سنایا امیر نے آفرین کہی مبارکباد دی
ہولکر افواہ تباہ و خراب ہونے امیر مظفر لشکر
نصرت اثر سنکر انتظام سرونج کے عزم پر وہین رہا
امیر منصور نے اطلاع ان امور کی ہولکر کو ضرور سمجہکر
نامہ شوق نشور متضمن زور و قصور رفقاے مقہور
و حرامی ملازمان دوراز سرور مہجور حضور مشعر احوال

رہا افواج راجہ ناگپور مع تفصیل مذکور مسطور

در بہی لکھا کہ اس محاربت و مقاتلت مین مینے فرا

و تجربت سے طاقت و قدرت ان لوگون کی ہمت و جلادت

اپنی معیت و مشقت مین آزمالی اگر تمہین راجہ

رنجتہا گذشتہ کی تلافی کرنا ہے آؤ مین تمہارا شریک

حال ہون اگر بافضال خداوند بے ہمال اقبال

قرین احوال ہوا تو دشمنون کو گوشمال دیگر مستمال کرونگا

ہر بدسگال کو پامال کرکے ملک و مال مقبوضہ پر تمہین

قابض بالاستقلال کرونگا ہولکر کو جب یہہ خط پہنچا

اوسنے سنکر جواب دیا کہ اندنون دشمنو

لڑنا مصلحت وقت نہین تمہین سے نے بعناد محنت اوٹہا

اجکل ہولناک خبرین سنین ہین اکثر اعدا انگریز

ارکین ہین کہین ہمن اس بار تباہی و خرابی

تو خیر ہوا میر نے یہ ہو م ہمتی پر تاسف
مگر گمان یہ بھی ہوا کہ اندنون پہر اوسے میری
فر سے کچھ آزردگی سنے سبب ہے اسلیے یون با
بنائی پہر امیر وہانسے کوچ کرکے سرونج مین آگئے
ہو اسوقت مین کل دس بارہ ہزار سوا
و پیادہ امیر کے ساتھ رہگئے تھے کیونکہ اکثر بعد فتح ساگر
وزر غارت شہر مین پاکر نوکریان چھوڑکر اپنے اپنے
گہر گیے کچھہ تنخواہ خواہ ہوکر لشکر ظفر پیکر سے جدا ہو
آخر نادم و خجل پریشان و مضمحل افسردہ دل تھوڑے سے
فوج ساگر و لشکر ناگپور مین ملگیے بعض بیحاصل وطنونکو
لوٹے کوئی کوئی استعفاے جرائم کرکے داخل
فیروزی اثر ہوے آیندہ ہمیشہ سالک مراحل وفاداری
نزل منازل جان نثاری رہے الغرض ہولکر سرونج سے

روانہ ہوا از نظام جہالاوہ مندسور وغیرہ سے محاصل
لیتا ہوا اندور کو گیا اون دنون کا شیداؤ ہولکر بیو

بجمعیت دو ہزار پیادہ و سوار ضلع خاندیس مین آیا
اکثر ہمراہی اوسکے جسونت راؤ ہولکر سے آملے کا غذرا
جہلاکر منعیبر آیا باہم مقابلہ بعزم رزم ومقاتلہ ا
لڑے اوسکے ساتھیون نے اوسے گرفتار کرکے برا
کے پاس بہیجدیا اوسنے اوسے قلعہ کالنہ کہا
اوسکے ہمراہیون کو اپنے سپاہیون مین ملالیا امیر سرونج
نکلکر جہانسی کو گئے محاصرہ کرکے زرمعاملہ لینا چاہا بالار
انگانیہ بارسال پیام دوستانہ مانع ہوا امیر صاحب
لہاکہ اس مرتبہ تمہاری خاطر سے مینے زرمعاملہ چھوڑا
آیندہ کہین تم منع نکرنا ورنہ رعایت نہوگی امیر صاحب
وہانسے چلکر نئی سرائے مین آئے وہان اپنا تھانہ

بیٹھا باز معاملہ لیا پھر ج ر سپیری لارس لو
سے پہنچے اپنا آجی سے بوساطت انگلیہ مذکور وہانکا معاملہ
حمایت کرا دیا امیر پھر وہانسے چلکر سرونج مین آگئے
چند روز چین سے رہے جب بغیر تحصیل زر گذر ہوتی نہ دیکھی سرونج
سے چلکر شجاعلپور آپر سے محاصرہ کیا اکثر ہمراہی روز دیگر
شہر مین گھسے غارت و تاراج مین مصروف ہوئے ساکنان
شہر نے بمقابلہ مقابلہ کیا ہر طرف کوچہ بندی کرلی تہی
حفاظت ناموس پر جان دینا موجب بقائے نام سمجھا
تھا ہر شخص مسلح و آمادہ ہو کر لڑنے لگا قضا را
کریم دینخان صاحب بہی لوٹنے والونکے ساتھ شہر مین
گئے تھے کسی کوچے پر لڑائی مین شریک ہوئے طرفین
سے بندوق چلتی تہی چونکہ پیمانۂ عمر اوس نوجوان کا
بادۂ زندگانی سے لبریز ہو چکا تہا ایک گولی کسی بندوق

ی بزم دیکھا آ را یم مین اوس دلاور
جان دی ہر طرف سے شور واویلا وادریغا بلند
ہر پیر و جوان دردمند کسی نے جاکر امیر صاحب کو
دی یکایک خبر وحشت اثر جو سنی غشی کی سی حالت
ہو لیی پہر سنبہلکر مفصل احوال پوچہا جو وقت
نائلہ کو سمجہے بیخود ہو کر مدہوش زمین پر گر
جو آیا آسمان کی طرف دیکہا اور بیساختہ ایک ... مار
پہر احتسابا صبر کیا سوار ہو کر شہر پر حملہ کیا فتح حا
موقع واقعہ جانگزا پر آئے بہائی کی لاش کو د
ہر چند ضبط نہو سکا تاہم بہت ضبط کیا تجہیز و
مشغول ہوے پہر کیی دن تک متحیر و
عمائد سپاہ سے لے تسلی دی سمجہایا رفتہ رفتہ صبر
دلمین جگہہ کی بیقراری آہ وزاری دور ہوئی د

اس واقعے کی تاریخ ہے جسبروز امیر نے دربار کیا صاحبزادہ
صالح محمد خان اپنے ہمشیرہ زادیکو بجاے برادر مرحوم
نصب کر دیا اور محمد شاہ خانکو کہ توپچی خان مرحوم کا
اور بکار قواعد آموزی نشان ہمراہی خانمرحوم مامور تہا
صاحبزادہ مذکور کے ہمراہ متعین کیا مگر محمد شاہخان سے
مزاج صاحبزادہ موافق نہوا وہ ترک رفاقت کر کے
حضور امیر مین حاضر ہوے اور سرکار ہی مین رہے
اوندنون ہولکر اپنی شادیکی تجویز مین اندور گیا تہا وہان
بعد تقرر اوس تقریب کے محفل عیش و سرور آراستہ
کی تہی امیر صاحب نے یہہ سنکر رسالے فرخ راے
دولت آراے مملکت پیرانے ہمت راے کو اپنی طرف سے
اوس بزم شادی مین شریک ہونے کو بہیجا یہہ جو
وہان پہنچا ہولکر سے ملا تو اوسنے امیر صاحب کی

جانب سے رنجیدہ پایا بعد تحقیق سبب اوسکا معلوم ہوا
کہ بجا کنور بدگہر سپہ تہانہ دار تہجا علیپور اوسوقت مین
ہولکر کے پاس تہا اور وہ بسبب قایم ہونے
کے تہانے کے تہجا علیپور مین شعلہ آتش عناد بلکہ
سراپا آتش فساد ہوگیا تہا اوسنے ہولکر کو درہم وبر
کردیا تہا ہر وقت کہتا تہا کہ تمہارے سامہنے یہہ سپاہ
زادہ بادشاہی کا ارادہ رکھے تمہارے ماتحت ملک
مین آپ حکومت کرے تم ہندو وہ مسلمان آتش وآب
کی کیا دوستی افسوس کہ وہ اور اوسکے کارپرداز
اس ملک مین دست تعدی دراز کرین اور آپ یہہ
بیٹھہ رہین علاوہ ازین وہ آجکل دلمین تمسے کاد
درپردہ کاشی راؤ سے سازش رکہتا ہے فکر مین ہے
عنقریب تمکو گرفتار اوسے رئیس برقرار کردیگا ہولکر

تہ اندیہ سیہ ن لوہاہی لوند مین
الیا دربار مین ہمت رائے سے پوچھا کہ امیر تمہارے بلانے سے
آجائینگے یا نہین رائے مذکور کہ اوسکے ضمیر تاثیر سے
ا ہ نتھا بولا کہ کیون نہ آئینگے کہا اچھا تم جاؤ او نہین
لے آؤ فرستادہ اپنے آقا کے پاس آیا وہ بہی اس
روانگی پر آمادہ ہوے دوسرے روز تین سو سوار
ہمرکاب لیکر بعزم ملاقات نہضت کی اودہر مفسد کنور نے
ایلدن عالم مستی مین اوس مدہوش بادۂ پندار سے
کہا کہ امیر اپنے جوش شجاعت مین کسکی سنتے ہین
تمہارے بلانے سے کوئی آئے جاتے ہین ہولکر
نے یہہ سنکر غصے کی آگ سے جل بہنکر افسران لشکر سے
کہا کہ ابہی با فوج جرار جاؤ اور جسطرح ہوسکے امیر خانکو
یہان لاؤ افسران مذکور حسب الحکم مع لشکر روانہ ہوے

ایک منزل سے لئے تھے لہ رایات ظفر آیات امیر
ہوے سب اپنے آنے پر پشیمان ہوے ہزار تہہ حیلہ
دو تین ہزار سوار و پیادو نکے ساتھہ سے آگے تھا امیر صاحب
کے سامھنے گیا آداب بجالایا امیر نے حال دریافت
آنیکا سبب پوچھا چونکہ وہ شخص دانا و ہوشیار و
بمعائنہ اطوار اخلاص بگفتار نیاز بار اظہار کیا کہ
استقبال کو ہم سب فرمانبردار آے ہین یہان یہہ
تھی کہ سیام راو ماڑی اور چمنا بہاؤ وغیرہ باقی ا
لشکر ہولکر کے روبرو آئے اونسے بھی ویسے ہی
وکلام ہوے پھر وہ سب پیچھے پیچھے سواری کے رہ
ہوے اوسوقت اون سب نے آپسمین مشورہ کیا
ہولکر نے بارادۂ فاسد اید ہمسے ہمسیجا ہمسے اور ہم انکی
ئی امر خلاف اتفاق و محبت نہین دیکھتے دیکھو

... معدوده واسطے ملاقات آئے مین پس
چاہیے امیر صاحب نے بفراست دریافت کیا
انکا آنا خالی علت سے نہین کچہہ بندوبست کرلینا ضرور ہے
دور اندیشی سے دور ہے پہر ایک منصوبہ دل مین اگر
افسرونکو پاس بلاکر ہاتی سواریکا ٹہرایا سیام راؤ اور جمنا باؤ
اپنے ساتہہ بٹہایا ظاہر مین کہا کہ میرا ہاتی پر ہونا
تمہارا ساتہہ ساتہہ اردلی مین چلنا مناسب تہا باطن
مین کہا اب اگر کچہہ فساد ہوگا تو انہین تو مین پہلے
سمجہہ لونگا وہ افسر اگرچہ سمجہگئے لیکن کچہہ کہہ نسکے سواران
ہمرکاب امیر ہاتہی کے آس پاس ہوگئے لشکریان ہولکر دور رہے
اوسیدن اوسیطرح اندور مین پہنچے لوگون نے
ہولکر کو خبر دی کچہہ نبولا اور بخلاف معمول قدیم کہ ہمیشہ
جہان کہین ہوتا تہا امیر کے استقبال کو دو تین

س آتا تھا تھوڑی دور قر . . . بڑی

. پروائی سے ملاقات کی ہر چند امیر سمجھگئے تھے

ار مزاج و حال پوچھا جواب دیا کہ بسبب شب بیدار

طبیعت سُست و مکدر ہے امیر بھی مستغنیانہ ملے مکا

پہنچکر ہولکر اپنے محلسرا کو گیا امیر صاحب کے واسطے جو گھر

خالی ہوا تھا یہ اوسمین فروکش ہوئے ایکدن امیر ہولکر

کے پاس آئے سفلہ کنور ہولکر کے قریب بیٹھا تھا بولا کہ

کیون صاحب آپ شجاعلپور وغیرہ مین کس بلبیر تعدی

رعایا پر کرتے ہین امیر نے جواب دیا تلوار کے زور

کنور مذکور نے کہ کسیقدر جوانمردیکے گھمنڈ مین تھا

چھری نکالی اور کہا کہ جو کوئی اتنی بڑائی کرتا ہے

مین اس چھری سے اوسے پست کر دیتا ہون امیر تھوڑ .

جو یہہ حرکت اوسکی ملاحظہ کی غضب شجاعت سے آگ

تیغ آبدار بیجلی اوٹھے چاہتے تھے اوس ہوا پرست
وارمین خاک ادبار پر گرائین کہ اسمین کئی افسران
جو دلی خیر خواہ امیر کے تھے لپٹ گئے سمجھانے لگے
آپ کیا ایک نالائق لڑکے سے دو چار ہوتے ہین
اسوقت سیام راو ماڑہی کہ بہبو و اندیش جانبین تھا
ہولکر کو ملامت کرنے لگا کہ یہہ کیا نادانی ہے اور اوس
کو اوسکا ہاتہہ پکڑکر دربار سے اوٹھا دیا کہا کہ تو یہہ نہین جانتا
کہ اندنون اگر موافقت نرہی تو ہر ایک کے دلمین مخالفت
مستحکم ہو جائیگی بلکہ یہہ جمعیت ہی درہم برہم ہو جائیگی بعد
ازان امیر سے کہا اسوقت آپکے مزاج پر خفگی غالب ہے
فرودگاہ پر تشریف لیجایئے امیر صاحب اوٹھکر مکان پر
آگئے گو اوسوقت ہولکر نے اوسکی فہمایش سے امیر سے
عذر خواہی کی تہی لیکن بخوبی صفائی طرفین سے

تھوئی تھی ہولکر نے اپنے دوکنیو ںکا ڈیرہ متصل فرودگاہ
امیر کے کرایا دغا کی فکر مین تھا امیر صاحب نے دلمین
خیال کیا کہ درصورت عدم موافقت طرفین کے قباحت
متصور ہے بلکہ شعلۂ فساد کے بھڑکجانے سے آیندہ بجھانا
آتش مخالفت کا دشوار ہوگا پوری صفائی کرلینا اور خیال
عداوت ہولکر کے دلسے نکالدینا مناسب ہے یہ ارادہ دلمین
کرکے ہولکر سے تنہا ملنے کا عزم کیا ہولکر کے مکان پر
آئے ہولکر کو اطلاع ہوئی اوسنے پوچھا کہ کس غرض
پر آئے ہین لوگون نے کہا مافی الضمیر معلوم نہین
لیکن تنہا آنے سے سواے محبت وموافقت اور کچھہ
مفہوم نہین ہوتا تب اوسنے بلالیا امیر نے سامنے
جاکر کہا کہ مجھے تنہائی مین تمسے کچھہ کہنا ہے اوسنے
تخلیہ کیا امیر نے بقصد تصفیہ کمر بند ہولکر کا پکڑ کے سیدھے

مارتہ سے   ری چھوٹی جو او   من تھی
بدگمانی اپنے دلکی اسیوقت رفع کرلو یعنی اگر میرے
مار ڈالنے مین عروج و ترقی تمہاری متصور ہو تو اسوقت
نکر و حسرت نکال لو مجھے عذر نہین اور جو فقط
میرے مخالفون کے بہکانے سے تم اس خیال بیفایدہ مین
ہو تو مین اسوقت تمہین مار ڈالتا ہون ہولکر نے امیر سے
عذر کیا اور کسماجت کہا کہ مینے اپنا دل صاف کیا اب
ہرگز سر خلاف نہین آیندہ کبہی وہ معاملہ جو راہ دوستی
و موافقت سے دور ہو ظہور مین نہ آئیگا امیر مجھے ہمیشہ محکم
سمجھو امیر نے اوسے چھوڑا اور آپسمین صفائی باخلاص تمام
ہوئی دونون امیر خوشحال و را عتماد قرار داد باہم بفراغبال
ہو بیٹھے حساد مایۂ فساد اس مصالحے سے پشیمان و نادم
جب غبار مغائرت دلون سے دہل گئے امیر رخصت ہوکر

اپنے لشکر مین لیے ہولکر اندور مین رہا یہ واقعہ سنہ ١٢١٦ ہجری مین ہوا

مہاجی سیندہیہ کے متعلقونکا پونا سے طرف اوجین کے آنا ہولکر کے فریب سے لٹ جانا اور جانا پاس لکہوا کے چہوڑ کو تعاقب کرنا ہولکر کا مع امیر و ابہاجی محصور ہونا لکہوا کا قلعہ ثنامیہانور مین پہر پہنچا دیتا کے قلعے مین واپس آنا امیر ہولکر کا

جب عورتین مہاجی سیندہیہ متوفی کی بسبب رنجش دولت راؤ سیندہیہ کے پونا سے نکلکر ساتہہ جمعیت بیس پچیس ہزار سوار و پیادہ کے اوجین مین آئین ہولکر اس بات کو مغتنمات سے سمجھکر در پردہ سلسلہ جنبان موافقت ہوا تدبیر تزویر اونسے ملاقات کی کہا کہ ہمارے نزدیک دولت راؤ سیندہیہ کا گزند

نی بڑا م نہین ہین اوسے قید تمہارے کرونگا تم ریاست کے مالک ہو اوسے کیا پہنچتا ہے وہ تمہاری اطاعت سے سرکشی کرتا ہے غرض ایسی ہی چرب و شیرین گفتگو سے بائیونکا دل نرم کیا وہ اسکی جانب سے بیخوف ہوگئین یہہ فکر مین رہا مگر اسکے ساتھہ فوج کم تہی اور اونکی ہمراہ لشکر بہت لہذا مجال نہ تہی اوسوقت امیر کو لکھا کہ ایک مصلحت درپیش ہے تم جلد آکر شامل حال ہمارے ہو جاؤ اور اوسی زمانے مین دولت راؤ نے ہولکر کو واسطے ساتھہ نہ دینے بائیونکے لکھا تہا اسنے جواب دیا تہا کہ اگر تم کہو تو انہین گرفتار کرکے بہیجدون یا کام انکا یہین تمام کرون آیدہ ہر قول و قرار خیر خواہی و دوستی سے اونہین اپنے طرف سے بیخوف کرچکا تہا الحمدللہ دنیا کیا جائے

ملدو فریب ہے کہ دنیا دار ا دہوکے مین
راحت کے واسطے کہ ایکدم کی نیند سے زیادہ نہیں
زور و دغا عمل مین لاتے ہین اوراس دشوار بدست آئیندہ
اسان از کف رونده کی تحصیل مین کیسی کیسی محنتین اوٹہاتے
ہین سے علے الخصوص سرداران عظیم الشان دولتمند
لکان کا تو کوئی وقت بے فکر تدبیر تزویر نہین گذرتا
لاسیما امراس زمانے کے اگر عشر عشیر اوسکا خوف الٰہی
اور اندیشہ عقبے دلمین رکھین اعمال واخلاق حسنہ کے
حصول مین سعی وکوشش کرین توکیا کیا نعمتہاے
بیزوال خداوند بیمال غیب سے اونکو عطا فرماوے کہ
کد وکوشش انجاح ووصول مقاصد دارین ظہور مین آئے
القصہ جب امیر صاحب کوچ کرکے قریب اوجین کے
پہنچے ہولکر کے دلمین ہوچا کہ جسوقت یہان آجائین ا

امیر صاحب قبول معاملۂ مانحن فیہ سے عدول کرین تو بہتر نہوگا لازم ہے کہ اونکے آنیسے پہلے مین انصرام احکام کارون مہم مرجوعہ کو انجام دون چنانچہ اس ارادے کو دلمین استحکام دیکر حالت غفلت و بیخبری مین ایک رات بائیونکی فوج پر شبخون مارا تمام فوج اونکی متفرق و پریشان ہوگئی بائیان چند خیرخواہونکے ساتھہ گھوڑونپر سوار ہوکر بھاگین جاوده مین جاکر لکھوا نامی سردار سے کہ سیندہیہ کیطرف سے ناظم اوس ضلع کا تھا پناہ خواہ ہوئین بہت اقمشۂ لطیف و سامان نفیس جواہر گران بہا بائیونکے توشہ خانہ سے ہولکر نے پائے جب امیر اوجین مین تشریف لائے اور اس حال پر آگاہی پاکر ہولکر سے ملے تو فرمایا کہا کہ آفرین اس فتوت و جوانمردی پر جوان عورتونکے ساتھہ آپنے کی ہولکر نے نادم ہوکر دم نہ مارا جب امیر نے

ہی کی تقریر چہیڑی تو اوسنے ہی انسلو شروع کیا
للہواند کور بائیان مز بور کو چہوڑ مین کہ باس دملز دہی ہے
آیا اور سوندہبواڑے کی راہ سے شجاع علیپور پر آیا اوسوقت
لشکر امیر مظفر قریب شجاع علیپور کے پڑا تہا امیر صاحب
غلام محی خانکو اپنے منگہہ چہوڑ کر ہولکر سے ملنے لئے تہے لکہوانی
جو یہہ حال سنا شجاع علیپور سے غفلت مین لشکر نے لشکر پر
یورش کی لشکر مین بہاگڑ پڑی ہر چند دو چار جوانمردان
بانام و ننگ نے دلیرانہ جنگ کر کے دشمنون کو پشیمان و ننگ
کیا جوانی کی امنگ مین بانکپن کے ڈہنگ دکہائے
حریفون پر روز سیاہ لائے تیغہاے سبز کو سرخی خون
اعدا سے رنگ لیا خود بقاے نام نیک سے سرخرو ہوے
مگر مشہور مضمون ہے کہ ؎ چو لشکر ہمہ دل نہند بر گریز
چہ سود ار یکے رو کند در ستیز آخر مانعین و قانعین جانین

قد ۔ قزاران سرا پا زیان جی چور لیئے فوج اپنے
تو پخانہ و اسباب نقد و جنس لشکر پر قبضہ کیا اتفاقات
حسنہ سے یہہ ہوا کہ اوسی رات امیر صاحب نے حال ابتری
لشکر خواب مین دیکھا علی الصباح مضطربانہ اوٹھکر ہولکر کے
پاس گئے واپسی کی رخصت چاہی اوسنے اضطرار کا سبب
استفسار کیا آپ نے خواب کا حال بیان کیا ہولکر نے
حا تمہین اولیا کا درجہ کب سے ملا جو ایسی باتین کرتے ہو
ا بیہ نیا کہ اگرچہ اسرار غیب بلاریب اصلا کسی پر منکشف نہین
بجز علام الغیوب کوئی اونکا عالم نہین لیکن اللہ تعالے
نبیونکو وحی سے اولیا کو بالہام ہمسے عاجز بندونکو رویا سے
کوئی بات بتا دیتا ہے مینے اکثر اپنی خواب کی
آزمائی ہے ہولکر خاموش ہوا امیر سے پہر رخصت
ہو مقا ترانہ پر آئے وہان صبحکو تفصیل احوال معلوم ہوئی

آگے جو بڑھے اکثر اہل لشکر حیران و پریشان امیر لشکر
سے ملے ماجرا عرض کیا تھوڑی دور جا کر دیکھا کہ خاص
خاص لوگ لشکر کے سراسیمہ و بیجواس بھاگے آتے ہین تعاقب
مین دشمن ہین امیر نے یہہ بات معلوم کر کے اوسی جماعت
قلیل سے اعدا پر حملہ سخت کیا تعاقب رو کا لحظہ بھر مقابلہ
رہا پھر تو صولت ہمت امیر سے دشمن ہزیمت پا کر بھاگے
جوانمردنے پانچ کوس تک اونکا پیچھا کیا توپخانہ چھین لیا
کنارہ دریا پر پہنچکر کنارے پر خیمہ کر دیا وہانسے ہولکر کو
کہلا بھیجا کہ مینے بارہا تمہاری کمک کی ہے جب بلایا ہے
فوراً پہنچا ہون اب مجھے ضرورت ہے تم جلد یہان آجاؤ
ہولکر سنتے ہی کوچ کر کے اوجین سے امیر صاحب کے
پاس آگیا انیا جی انگلیہ بھی بسبب صدور ظلم سیندھیہ
نسبت تدارک لکھوا کے اگر شامل لشکر امیر دلاور ہوا تب

مع ہو وانباجی شاہجہان پور پہنچے اوس شہر کا
ہ کیا جب لکھوا تنگ ہوا در پردہ امیر صاحب سے
ب جو ہوا پیغام دیا کہ اگر اسوقت مین یہانسے مجھے
دوگے تو آیندہ آپکی رفاقت مین رہکر کار نما
ین کرونگا امیر نے التماس اوسکی قبول کی ہولکر سے
وہ بھی راضی ہو گیا لکھوا مطمئن ہو کر ایک رات وہان سے
گیا کھیچی واڑے کی طرف چلا ہولکر دلمین انباجی کی
فتاری کا غم رکھتا تھا لیکن ظاہرداری سے اوسے
اور امیر صاحب کو بتعاقب لکھوا روانہ کیا آپ وہین مقیم رہا
یہہ دونون کوچ کرتی ہوئے اجگڈہ علاقہ اومٹ واڑمین
پہنچے وہان ہولکر کا خط آیا لکھا تھا کہ اب آپ آگے کوچ
ین بلکہ انباجی کو قابو مین کرکے یہان لے آئین یہ
صلاح امیر کو پسند نہ آئی مگر خیال کیا کہ اگر ہولکر کا کہا

نمانون تو وہ رنجیدہ ہو اور جو موافق او تحر
ں کردن تو اس سے بیروتی ہوتی ہے غرض یہ
انباجی سے کہلا بہیجا کہ تم میرے ساتہہ نہ ہو ایکدو منزل
آگے یا پیچہے ہو جاؤ انباجی مرد دانا تہا سمجہہ گیا کنارہ گیر ہو
امیر کوچ کرکے پاٹن پر پہنچے وہان ہولکر بہی آکر شامل ہوا
لکہواسو مین پہاڑ مین جاکر راجہ درجن سال اور راجہ جیسنگہ
گراسیے ملا اونہین اپنا دمساز کرکے بالا راو کا محاصرہ ایسے
قافیہ تنگ کیا امیر مع ہولکر پاٹن سے کوچ کرکے اگہوگڈہ
پر آئے اس عرصے مین پیرو صاحب فرنگی حسب الحکم
دولت راو سیندہیہ واسطے تدارک لکہوا کے بالا راو سے
اتفاق کرکے قلعہ سونڈہ متصل دتیا پر آپہنچا وہان را
جہترسال سے موافقت کی اوسوقت مین ایکطرف سے
صاحب فرنگی اور ایک جانب سے بالا راو انباجی انگلیہ

غیرہ سردار علاقہ سیندہیہ قلعہ سونڈہ پر متوجہ ہو و
مین جیتر سال مارا گیا لکھوا زخمی ہوکر وہان سے قلعہ
دتیا مین گیا مگر اوسے قلعے کے استحکام سے افواج سیندہیہ عاجز
ہو ہر ایک بجاے خود چلی گئی امیر مع ہولکر راگھوگڈہ سے
حرکر کے براہ سرونج طہارگڈہ پر پہنچے وہان مواضعات
سار سے زر معاملہ لیکر دستی اسباب مین تھے کہ کلوس صاحب
فرنگی ملازم سیندہیہ نے مع کپنو متصل سرونج کے پہنچکر
ڈیرہ کیا عامل سرونج نے خوفناک ہوکر اطلاع خدمت امیر
مین کی امیر نے سنتے ہی ہولکر سے رخصت ہوکر سرونج
کی طرف نہضت کی فرنگی مذکور طرف آرون کے چلا گیا
یہہ لوٹ کر پھر رفیق سے جا ملے وہان مشورہ ہوا کہ دونون
فوجونکا مجتمع ہونے مین ممکن نہین غرض بعد تفرجہات
امیر جانب سبا گرمیں چلے اور وہان پہنچکر انبا جی کو تنگ کیا اوسنے

پہر راجہ ناگپور کو لکہا کہ پٹہانونکی فوج اس ملک کی تخریب سے
باز نہین آتی ہماری اعانت پر جلد آنا لازم ہے راجہ ناگپور نے
فوج اپنی واسطے کمک راجہ ساگر کے بہیجی امیر نے
یہہ حال سنکر پیشقدمی کی دیوری کو جہامر علاقہ بندیل کہنڈ میں
پہنچکر مقابلہ کیا اوس فوج کو شکست دی لیکن وقت شام ہونے
سے اعدا مارے نکے ہیبت ہی سے بہاگے امیر مقام پر
واپس آئے چند روز وہان مقیم رہے ہولکر علحدہ ہوکر طرف
سونڈ ہواڑ کے گیا تہا اور وہان تحصیل مین مصروف رہا

بہیجنا دولت راو سیندہیہ کا بلونت راو بانگڑہ کو
مع چورس صاحب بہادر بڑی فوج کے بمقابلہ جسونت راو ہولکر

دولت راو نے حال لیجانے بائیونکا سنکر لینو چورس صاحب
کا اور بیس ہزار سوار پنڈارے بافسری بلونت راو بانگڑہ

مقرر

سے کے تاکید سنکر روانہ کیا باکڑہ مذکور کوچ کرتا ہوا اجین

آیا ہولکر نے سنکر نظر بر کمی لشکر مقابلہ مناسب نسمجھا طرف

کہ شہر منڈیلیسر سے ایک منزل ہے کوچ کیا وہان ادن

و پلٹنون سے جو دکن سے باکڑہ کی کمک کو آتی تھین سامنا

ہوا او نہین لوٹ مار کر ہولکر نے امیر کو لکھا کہ تمہارا آنا اسوقت

مین ضرور ہے اس عرصے مین دولت راؤ نے بعزیمت

ہولکر خود دکن سے حرکت کی دریاے نربدا پر آکر

یاسے کے گھاٹ سے عبور چاہا پہلے توپخانہ اتار گیا

ہمت جنسی پر یورش کی لڑائی ہوئی چونکہ زنجیری گولو

نسے تھوڑی دیر مین بہت آدمی تلف ہوے ہولکر نے

موقع نباکر طرح دی اندور مین آیا وہان سے مکرر

ی بھیجی امیر نے ایسے وقت مین سستی خلاف مروت

وفتوت سمجھکر اوسیوقت شجاعلپور سے کوچ کرکے راہ مین
بمقام ترانہ بہیر کو چھوڑ آپ بعزم مقابلہ بانگڑہ روانہ ہوے
اور یہہ سوچا کہ ہولکر کے آنے سے پہلے بعونہ تعالے
مین فتح حاصل کرون تو موجب اوسکی خوشدلی اور میری
ناموریکا ہو آخر یہہ عزم جزم کرکے قلت ہمرہان وکثرت دشمنان
پر خیال نکیا سرسواری فوج بانگڑہ کو صبح سے شام تک محصور کیا
شامکو فرودگاہ بنگاہ پر لوٹ آئے مخالف ہراسان
وخائف ہوکر رات کو چلد یے متصل اوجین کے پہنچے
امیر نے دوسرے روز سراغ پر تعاقب کیا قریب اوجین
جالیا جنگ وجدال کا ہنگامہ گرم ہوا ہولکر بھی حربگاہ سے
قریب آپہنچا تہا ایک منزل پر سے توپونکا غریو سنکر حال پوچھا
جب ماجرا یے مقابلۂ امیر و بانگڑہ سنا خوش ہوکے یلغار
کرتا امیر سے جلد آملا لشکر سوارہ وپیادہ کو دو غول کرکے

اور نصف سوار و ... ل ہمراہ امیر لیا مہاراج لیپو
راگہی سوارونکو اپنے ساتھہ رکھا پہلا کینو باسم افسر مسمی
دوسرا مہاراج ہولکر سے منسوب پہر بانگڑیکی فوج کا
لسے قافیہ تنگ کیا اتفاق سے بہلین کینو کا دشمن
کینو سے مجادلہ ہوا اور غلبہ اعدا کو رہا تب بہلین نے اسر
نے باختہ حواس امیر کے پاس آکر مدد چاہی امیر دلیر
باقتضاے شجاعت مردانہ وجرأت دلاورانہ تہوڑے
اور لسنے فوج حریف پر حملہ کیا صفونکو چیر کے آب شمشیر سے
بہت دشمنون کو خاک ہلاک پر ڈالا مگر بندوقون کی باڑہ لسنے
ڈرکر ہمراہیان امیر تہور نشان اکثر بوقت یورش کنارہ
نہ ہوسے تہے اسلیے امیر مارتے گرا تے قلب لشکر اعدا
مین گہسکر ادہر نکل کے ہولکر کی فوج پر متوجہ ہوے
ہمراہیان مہاراج ہولکر لشکر اعدا سمجھکر فرار پر امادہ ہوے

ہولکر نے نشانہائے امیر بچانکر فوج لی دلجمعی وتسلی
کہ یہہ امیر ہین تب سب قوی دل ہوے امیر مہاراج
صلاح کرکے بالا بالا اپنے لشکر مین آئے اسحال مین ترشح
باران رحمت الٰہی شروع ہوا امیر نے تفاؤل خیر کرکے ملبا
استقلال حملہ کیا چونکہ ٹہر چکی تہی اودہر سے مہاراج نے
بڑہی ثبات قدمی سے یورش کی بازار مبازرت ومقا
ایسا گرم ہوا کہ اعدائے فرومایہ داد وستد جان ونا مگر
تاب آتش جانسوز نیزۂ امیر تہود تخمیر وشعلۂ آتش پیکر ہولکر
اثر دوزخ مین جلنے پر راضی ہوے باقی کشتی فرار پر سوار
ہولکر بحر آتش جانسوز کارزار سے سلامت گذر گئے تفصیل
اجمال یہہ کہ جرس صاحب اور بانکرہ شکست پاکر کچہہ کچہہ
سوارون سے بہاگے شہر اوجین مین گہسکر چہپے امیر
ومہاراج مظفر ومنصور ہوے بہت نقد وجنس،

بو ... نہ لہوڑے ہاتہی نقارے بان نشان غنیمت مین ہاتہ
شہرا و جین نے ضبطی لی ہمراہیان چورس صاحب
دو سو گورے فرنگی کئی سو کالے تلنگے اور سوار لڑائی مین مارے
بہت زخمی ہوئے امیر و مہاراج چند روز وہان مقیم رہے یہہ ماجرا ۱۲۱۶ کا ہی

دولت راو بمقابلہ ہولکر سرجی راو و سدا شیو را و
ساتھہ دوبارہ فوج بہیجنا مقابلہ ہونا مقام اندور شکست پانا ہولکر کا

جب چورس فرنگی اور بانکڑہ امیر و مہاراج سے شکست فاش پا کر
دکن مین دولت راو کے پاس پہنچے حال اپنی تباہی اوجین
کی خرابی کا بیان کیا تو سنید یہہ مذکور سے غم و غصے سے
بیچتاب ہوکر خود کوچ کیا دریاے نربدا پر آپہنچا قیاسا معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ آنا سوا اوس آنے کے ہے جو ابہی بیان ہو چکا ہے
تو یون ہوا کہ اوسمرتبہ ہولکر طرح دیکر بطرف رزمگاہ امیر

و بانگڑہ چلا آیا دولت راؤ دار الریاست کو لوٹ گیا اب دوجان آیا بہر حال اس بار دولت راؤ نے کنارۂ نربدا سے کینو نستر کیل صاحب وغیرہ تین کینو فرنگی افسرونکے ساتھہ اور فوج حبشی سواران رسالہ و سواران پنڈارہ و فوج مرہٹی کہ سب ستاون ہزار سوار و پیادے تھے بہمراہی کریم خان و جہنو جا تحت نشان سرجی راؤ کہاٹکیہ اور سداشیو راؤ واسطے مقابلے ہولکر کے آگے روانہ کیے یہہ لوگ دریا اوتر کے قریب اوجین آئے ہولکر نے بصلاح امیر کہ دونون اوجین مین تہے اپنے کینو کو بنگاہ لشکر امیر اور اپنی فوج کی بہیر کے ساتھہ کر کے طرف اندور کے روانہ کیا امیر صاحب کو پندرہ ہزار سوار مسلح و منتخب دیکر مقدمۃ الجیش کر کے مواجہہ دشمن پر بہیجا خود بیس ہزار سوار کے ساتھہ شہر مین رہا امیر صاحب اعدا سے مقابل ہو کر ایک ہفتے تک جنگ قراولی کرتے رہے آخر قلت ہمراہان

دشمنان سے مراد بنایا مہاراج کو بھی بلا لیا پھر دونون نے
حریف کا محاصرہ کیا بہت تنگ کر دیا اور وہ ایسی
مین آگے بڑھتے آئے کہ دس کوس زمین پانچ پہر مین
بمشکل وقت طے کر سکے جب اندونون جوانمردون نے اعدا کا
بلہ نچھوڑا بلکہ وہ جانبری مشکل سمجھے تو رک گئے آخر فین
کر لڑنے لگے چونکہ وہ میدان لڑائی کے قابل تہا
ایہہ اتفاق ہوئی کہ فوج اعدا سے ایکطرف مہاراج سرگرم
رہو سے دوسری جانب امیر مصروف کارزار رہے اور
دونون لشکر و مین بسبب حائل ہونے جوار کے کہیتونکے
تین کوس کا فاصلہ رہا ہنگام جنگ باہم ایک دوسرے کی
خبر نہی اوسوقت مہاراج کو سرجی راؤ اوسکے مقابل نے
دیکر مغلوب کیا تو پخانہ لے لیا ادہر امیر نے اپنے
کو عاجز کیا تہا لیکن خبر مغلوبی ہولکر سنکر

بتیاب ہوئے اور ہر چھٹے ہر بزبان یا بیل دمان
لرے بحملات دلیرانہ و ضربات رستمانہ دشمنونکو زیر کیا
پھیر لیا باوجود تلافی مافات ماجرائے گذشتہ پر افسوس
اپنے آگاہ نہونے پر متاسف ہوئے آیندہ ایسے جلسے
جلد اطلاع کرنے پر تاکید کی فی الواقع اگر امیر صاحب
جنگ اول وہان پہنچ جاتے تو دشمن مہاراج پر غلبہ نپاتے
اسواسطے کہ وہ لوگ پنڈارے تھے اونکو تاب مقابلہ
افغانان تہور نشان کہان الحاصل پانچ روز تک خوب لڑائی
رہی چھٹے روز ہولکر نے بصلاح امیر دونون بھیرنکو
شہر اندور کے کیا آپ ایک غار گہرا کہ اسطرف شہر کے تھا
آگے بکر کے توپخانہ او سپر جمایا خود چھپے تو نکلنے کی
ٹھہرا ہوا امیر نے اپنے پندرہ ہزار سوارون سے دشمن کی
پشت پر جا کر جدال و قتال شروع کیا وہان سے

س پر تہا اوسوقت برانڈی صاحب فو
ے نے سرجی راؤ سے کہا کہ امیر سے تم مقابلہ کرو تمام
ج سے اودہر گرم جنگ ہو مین تہوڑی فوج سے ہو
پر حملہ کرتا ہون اس سے توپخانہ لینا میرا کام ہے سرجی راؤ نے
قبول کیا برانڈی صاحب کو دو ہزار سوار کے ساتہہ ہولکر سے
لڑنیکا حکم دیا خود مع فوج باقی امیر صاحب کے مقابلے
مین رہا صبح سے پہر دن رہے تک توپ بندوق کی لڑائی
ہی چونکہ امیر و مہاراج کو تدبیر دشمن سے کچہہ خبر نتہی بنابران
امیر صاحب نے وقت زور دینے دشمن کے مہاراج سے کمک
چاہی وہ اپنی جگہہ ہرناتہہ چیلہ اور جیبنا بہاؤ اور سیام راؤ
مارٹی کو چہوڑکر خود مع سواران ہمراہی امیر کی طرف آیا
برانڈی صاحب نے جو یہہ سنا کہ ہولکر اودہر گیا اوسکے لشکر مین
کاردان جنگ آزمودہ کوئی نرہا تو فوراً توپخانہ ہولکر

یورش لی وہان ہو نے پہنچا امیر حفاظت کو یہ
لیے ایدہر بہیجدیا یہہ جلد ہمین کل سوا تین سو سوار ہمرکاب ایک عثمان
فگندہ اسطرف آئے اوسطرف سرجی راو کے ہمراہی ہوکر
تا آنکہ ہشاکرنشیت شہر پر متصل تنگاہ کردیا یہان چونکہ مسافت
تین چار کوس کی طے کرنیمین دیر ہوئی بہ دیتے
نکل کر قریب تہا کہ توپخانہ لے لے مگر امیر بہی نماز تک
گرے دشمن نے توپ کے چہرکی باڑ ماری خاص حلہ کا اسپ
اسکے نام برجبی بہادر نام تین چار چہرے کہا کر ہلاک،
صالح محمد خان ہمشیرہ زادہ امیر نے اپنا گہوڑا اپنے خال
فرح اقبال کو دیا خود سوار کے لیے ایک سلاحدار کا رہوار لیا
اسکا اور تر نے چڑہنے مین جو امیر کو دیر ہوئی ہمراہی تباہی
مین آئے امیر کا مارا جانا یقین کرکے بہت پریشان ہو گئے
ہو گئے جو ثابت قدم تھے انکو دیکہکر ساتھہ ہو لیے

قت امیر صاحب اور باقی ماندہ رفقا نے بڑی ہمت
لاوری کی توپ کے چہرے کا مینہ ایسا برس رہا تھا
حیات بنی آدم پر گویا اوسلے پڑتے تھے اگر اسفندیار
رُوئین تن یا رستم دیو فگن ہوتا بھاگنے کی راہ نپاتا لعاذ ہی
تا حملہ کرینگے تو کیا مجال تھی ہر گولی چیریگی مرغ جا کی پرواز کو
وبال تھی آخر اوس تھوڑی سی فوج نے یورش کر کے اعدا کو
پست کیا پینتیس توپین جو ادنہون نے توپخانہ مہاراج سے
لی تھین چھین لین پھر رات ہو جانے سے رک گئے ورنہ اوسیوقت
مخالفین کو بھگا دیتے پھر کی تلاش مین تھے کہ
جو اسی فکر مین پہرتے تھے ملاقات ہوئی بعد اظہار ماجرا ے
فین و مبارکباد و سلامتی یہہ ٹھہری کہ اب آرام کرین بعد قرارداد
صوابدید صبحکو دیکھا جائیگا اسمین معلوم ہوا کہ حریف متعاقب
آ رہین امیر جلادت تخمیر کو تاب نرہی پلٹ کر قضا سے سرم

کیطرح اعدا پر کرسے بہت دشمن موت کے سپرد کیے گئے بقیۃ السیف زندان رسوائی جاوید مین پابزنجیر تشہیر فرار گرفتار ہوے پہر شتاب کوچ کرکے جام گانو پہنچے ایکہفتہ وہان مقیم رہے ایکرات امیر صاحب مہاراج کے پاس گئے اور اونہین رنجیدہ پاکر حال پوچہا مہاراج نے کہا ابتک دولت راو دکن مین تہا تو ہم اس ملک مین گذر کرتے تہے فی الحال اوسکے آنیسے دست تصرف کوتاہ ہوا آیندہ یہہ مشکل ہے کہ لشکر بے زر نہیگا دشمن سے بے لشکر کون لڑیگا امیر صاحب بولے کہ نہین صاحب یہہ کیا فکر کی بات ہے اس ضلع سے اب نکل چلو چندروز دشمن کو طرح دو وقت درستی لشکر دیکہا جائیگا اور اضلاع مین تو روپیہ گذارے کے لایق ہاتہہ آئیگا جواب دیا کہ اہل لشکر کب بے موجب لیے ساتہہ دیتے ہین امیر نے کہا ہم انتظام اسکا کر لیتے ہین آخر وہان سے اوٹہکر لشکر مین سے لشکریونکو جمع کرکے

بہائیو جس کسی کو اپنے اہل عیال و آسایش و آرام کا خیال ہو
قت نجوشی ہمسے رخصت ہو اور جسے صحرا گردی و دشت
ہی منظور ہے ہمارے ساتھہ رہے سب چار ناچار رفاقت
پر راضی ہو گئے عہد و پیمان سے کے وقت اکثر ثابت رہے بعض جدا
ہو ... دوسرے اطمینان پاکر فاتحہ خیر پڑہکر مہاراج سے کے
لشکر مین آئے یہانکے سب سپاہیونکو روبرو بلوایا وہی معاملہ
پیش آیا صبح کو دونون نے جانب رتلام کوچ کیا ایک مقام پر
پہنچکر اہل فوج کی بیدلی دیکھکر فی اسم ایکروپیہ امیر صاحب نے
دونون لشکر ونمین تقسیم کیا کئی روز یہہ معمول رہا ایکدن امیر نے
...راج سے کہا کہ اب ہمارے پاس کچہہ نہین رہا تو کئی دنتک
مہاراج نے یومیہ بانٹا آگے بڑہکر ایک موضع علاقہ سیندہیہ کا
نقد وجنس سے مالا مال تہا لوٹا ہر طرحکا سامان بہت ہاتھہ آیا
... آسودہ ہوئے جو لوگ رفاقت سے رہ گئے تہے بعض

تقسیم ہوئیہ سنکر بعض حصول غنیمت کی خبر پاکر آپ ملے لشکر معتدار
سابق سے جمع ہوگئے پہر رتلام کو لوٹا وہانسے بہی بہت نقد وجنس اور لونگ
الائچی مصری وغیرہ سپاہ کے ہاتہہ آئے اب لشکر مالا مال ہوئے
وہان سے کوچ کرکے علاقہ جاورہ مین آئے یہان جگر بیگ والا
کنپو جو فسر کے ہمراہ پیرو صاحب سردار علاقہ سپیدیہ سے ملنے
جاتا تہا بفہمایش سایم راؤ مارٹی اید پہر آکر شامل لشکر ہو لکر ہوا مگر
فسر کنپو نے ساتہہ کنپو کا ندیا بعد چندے پہر دونون سردار اندور
مین آگئے وہان بعلت دشواری گذارہ باہم مشورت کرکے
دونون کنپو سوار ونکو اندور مین چہوڑا خود پانسو سوار سے ان طرف
مہیسر کے کوچ کیا اس اثنا مین دولت راؤ نے پہر کریم خان
اور جہنو خان پنڈار ونکو امیر و مہاراج کے مقابلے مین بہیجا
وہ دونون اندور پر آئے فوج ہولکر کا محاصرہ سے قافیہ تنگ کیا
چونکہ دونون سردار ونمین سے کوئی ساتہہ تہا سپاہ ہو۔

اندور کو چھوڑا اسمرور کی گہاٹی پر کہ قلب و دشوار گذار جگہہ ہے
پناہ لی پنڈارون نے وہان بہی فرصت نہ دی جب اہل لشکر
نہایت عاجز ہوئے سپہدار کو خبر دی ادہر سے امیر واسطے
تدارک پنڈاران کے مقرر ہوئے سو سوار ہزار پیادے بہیر کے لیکر مہیسر
سے چلے ابہی راہ مین تھے کہ پنڈارے بڑہکر آئے مقابل ہوئے
امیر نے پیادے ایک جگہہ چہوڑکر سوارون سے چور بہر حائل
کیا فوج کو بے اجازت لڑائی شروع کرنے سے منع کر دیا
ہمراہیان امیر ہندو قونین کو منتظر تھے جو وقت پنڈارے حملہ کر کے
قریب آگئے اوسوقت لشکریون نے بحکم افسر باڑ ماری ایک ہی باڑ مین
بہت مارے گئے باقیماندہ بہاگے امیر صاحب مع ہمراہیان
اندور مین آگئے مہاراج مہیسر سے لوٹ کر آملے دولو نیو دنکو
جانب خاندیس روانہ کیا بہیر دنکو اندور مین چھوڑا خود امیر شیخ بخش
وامام بخش وقادر بخش پنڈارونکو ساتھہ لیکر اوجین کی جانب چلے

اور پنڈاروںکو حکم دیا کہ تم وچین پر جا کر سرداران پنڈارہ ملازم
سیندہیہ کو دہوکا دیکرا پدہر لے آؤ پنڈاریا سے ملازم ہو لکر
گئے سوا ونٹ لشکر سیندہیہ کے جدائی سے کہیرلائے پنڈاریا
نوکر سیندہیہ کی یہہ تاب نہوئی کہ اونٹوں کو چہوڑ الیں من بعد
امیر و مہاراج اونٹوںکو لیکر واپس اندور میں آئے پہر دہانسے
نہضت کرکے براہ دہار و راجہر وجہالوہ دیولیا پرتاب گدہ سے
مواضعہ کرتے جاوادہ نیماہیڑے میں ٹہرتے ہوسے
بڑے ناتہہ دوارے میں آئے وہاں سے سرگردہ برہمنان جس سے
زر کثیر بزور لینے کا ارادہ تہا خبر آمد لشکر امیر و ہولکر سنکر پہلے
ہی بہاگ گیا تہا انہوں سے پہنچکر باقیماندہ برہمنوںکو پکڑ کے
پچاس ہزار روپیہ صدقات اندوختہ سے لیا اس عرصے
میں افواج سیندہیہ سوارہ و پیادہ مع کپنوں شیخ کلب علی
وکپنوی واسں صاحب متعلقہ پیرو صاحب لسبر گردگی بالاراؤ

وسداشیو ... یم خان وجہتو خان پنڈارہ بمقابلہ
ومہاراج مامور ہوکر قریب آپہنچین مہاراج امیر لڑائی
سب وقت سمجہکر شاہپورے وغیرہ سے زرمعاملہ لیتے
مین آئے ہین سکہ صاحب متعلق پیر وصاحب
بسہ کیطرف سے منتظم ٹونک تہا خوف سے بہاگ کرچلیگد
امیر ومہاراج سنے ٹونک سے بہی نہضت کی براہ علیگڈہ
واندرگڈہ گہاٹہ لاکہیری اوترکے ایک گانو پرچبالنسے کوٹہ تین
سے پہنچکر مواضعہ کیا فوج کو خرچ دیا چندروز وہان مقیم رہے
حردشمن جو متعاقب آئی وہا لنسے چلکر پاٹن جہبڑہ راجگڈہ تیتے
معاملہ لیتے ہنڈیا گہاٹ سے اوترکے موضع کہرکون مین آئے
وہان کہیسر سے دونون فوجونکو بلوا کر ساتھہ لیا گہاٹہ سونڈہو ارسے
کے امیر صاحب نے قصد خاندیس اور مہاراج سنے عزم
مور کیا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۸ ہجری قدسی کا ہے

جانا مہاراج کا چاندور کو اور توجہ امیر تسخیر خاندیس و دولت آباد مجادلہ ہونا سداشیوراؤ ملازم سیندہیہ سے

جبکہ دونون اختران برج دولت و اقبال نے عروج و شرف جلد جلد ہوجانے مین خیال کیا تب مہاراج طرف چاندور کے گئے وہانسے آگے بڑہکر ناسک ترمک پرگنہ گنگا گداوری پر آباد تھے زر معاملہ لیا پہر واپس آکر چاندور مین مقیم رہے امیر صاحب بعزم تسخیر خاندیس مقام گاہ سے کوچ کر کے منزل بمنزل مالی گانو مین پہنچے وہانسے معاملہ لیکر گہاٹے سے عبور کیا علاقہ انجور مین آئے راجہ وہانکا جو ملقب انجور مشہور تہا پانچ چار ہزار پیادہ و سوار ہمراہ لیکر بقصد جنگ مقابل ہوا امیر صاحب بسواری فیل کہ دہ یکہ حملہ آور ہوے تہوڑی دیر مین فتح پاکر دشمن کو بہگاکر شہر سے بعد ضبط و فتح کرنیکے مال و متاع لیتے ہوے

چلے پر   اوز   آباد سے مواضع لیا عنبر پر
باوجود اوسکے استحکام کے یورش دلیرانہ کرکے فتح کرلیا غنیمت
لیکر دیوگانو علاقہ نظام الملک لوٹا اس عرصے مین سداشیو راو
دولت راو سیندہیہ کا مع کینو شیخ کلب علی اور کینو والس صاحب
اور سواران پنڈارہ ہمراہی کریم خان وجہنو خان ساتہہ فوج
نظام الملک کے کہ شجاعت خان یا سبحان خان اوسکا افسر تہا
تعاقب مین آتے آتے امیر صاحب کے مقابلے مین آئے چونکہ
مہاراج اوسوقت مین وہان سے دس بارہ منزل پر تہے اور
لوئی کینو وغیرہ امیر صاحب کے ہمراہ نتہا مقابلہ لشکر عظیم کا
مصلحت سے بعید سمجہا گیا مجادلے سے طرح دی موضع جالنہ کو
لوٹ کر سمت عنبر معاودت کی بعد دو مقام مع بہیر وہان سے
کے قریب اورنگ آباد قصبہ واری سنگپور علاقہ رانجی
پیٹل مین کہ کنارہ دریاے گوداوری پر واقع ہے پہنچکر خیمہ کیا

زر معاملہ وہان سے لیا ساکنان قصبۂ مذکور سے ایک شخص
نیک ظاہر مجہول الباطن حضور امیر مین بار پاکر خیر خواہانہ ملتمس ہوا
کہ یہان سے قریب ایک جگہہ بڑا دفینہ اور بھرا خزینہ ہے علم
اوسکے محل و نشان کا مجھے بزرگون سے سینہ بسینہ ہے اگر آپ
اوسمین سے کچھہ مجھے بھی عنایت کرین تو پتا بتا دون امیر نے خوش
ہوکر اوسکی شرط کو جز ٹھہرایا محمد شاہخان اور غلامی خان معتمدان
خاص کو بلایا مخبر کے قول کے امتحان کا حکم دیا دونون نے
اوسے ساتھہ لیا نشاندہی پر رہسپر ہوے ایک ویرانے مین
پہنچے کسی سمت کی دیوار مین جو طاق تہا تلاشی اوسکے دیکھنے
کا مشتاق تہا جب اوسے پایا سردارونکو بتایا انہون نے
اوسکے اشارے سے طاق توڑوایا سامھنے دروازہ چھوٹا سا نظر آیا
وہان تاریکی کا اوجالا ظلمت کا بول بالا تہا حسب ایما ے
مومی شمعین کافوری و مومی روشن ہوئین اوسسے محل کے

سامھنے کا دروازہ پایا مقابل باب زینہ تھا اور چڑہنا اوسپر
گویا فتح الباب و فینہ تھا انتہاے زینہ اور دروازہ مقفل تھا
اوسے کھولا اندر جو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوٹھی ہے
نہایت نفیس سجی سجائی فرش چہت گیری جھاڑ فانوس سے
آراستہ لیکن اوسمین بجاے آدمی ہر طرف مٹکے مٹی کے
پختہ خام رکھے ہوے رکھے تھے سب اونہین زر وسیم لعل و در سے
پر سمجھے محمد شاہجہان نے ایک کو کھولا چاہا کہ ہاتہہ ڈالین
علامی خان نے کہ مرد دانشمند تہا روکا گنج و مار کی معیت
یاد دلائی تب محمد شاہجہان کے دلمین یہہ بات آئی کہ ایک کرچھا
پرانا جو وہان پڑا تہا اوٹھا لیا بے تکلف مٹکے مین ڈالدیا
کرچھے کو بہر کر جو نکالا دیکھا کہ بجاے زر وسیم و جواہر سفید
انڈے چہوٹے چہوٹے مٹکے مین بہرے تھے محمد شاہجہان نے
جھنجلا کے کرچھا زمین پر مارا وہ انڈے ٹوٹ گئے اور ہر ایک مین

سے ایک بچہ سانپ کا کیچوے کی برابر نکلا یہہ ماجرا دیکھکر
سب متحیر ہوے لوٹ آئے امیر سے احوال مفصل کہدیا کچہہ انڈے
جو لے آئے تھے میں سے گئے معاملہ دیکھا ہوا دکھا دیا امیر صاحب
پھر خیال اوسکا نکیا کیا عجب ہے کہ وہ زرتشتیونکا دخمہ ہو جہانسے
تراب میں کسی قسم کے کیڑونکے انڈے بن گئے ہون یا فی الحقیقت
خزانہ ہو مقدر نہونے سے یہہ حال ہوا غرض بہت باتین بن سکتی
ہین والعلم عند اللہ مع القصہ امیر صاحب وہانسے کوچ کرکے متصل
لگاسے گانو وُنکا متعلقہ بیتو اپہنچے کنارہ دریاے کو دادری پر
خیمہ کیا اوسطرف پرستشگاہ ہنود ہے اور باشندے وہانکے
مرفہ الحال وآسودہ چونکہ ندی کشتی عبور دشوار تہا اور کشتی اوس
گہاٹ پر اسطرف نایاب مثل یایاب لہذا امیر نے یہہ تدبیر کی
کہ برہمنون کو یون آواز دلوائی کہ ہم پوجا کرنے بہینٹ چڑہانے
کو دور سے آئے ہین وہ خوو منہ کے بیرے دام خدیعت

جیسے اسکے ملنے سے اہل ثروت وہ دل بیزار ہوتے
یا حیلت و دغل کے جال مین مچھلی کی طرح پھنس جاتے
ہین گو سواے فلس داغہاے حسرت زر و سیم اب یہہ بھی کچھہ نہین
دیتے مگر اپنا گوہر ایمان مفت برباد کرتے ہین غرض برہمنون
نے بھلے جواب دیا کہ تنہا آؤ کشتی بھیجین جب امیر نے
ایا کہ لشکر ہمراہ لانے سے کیا مطلب مین تنہا آتا ہون تو اون
بیچارون کمبختی کے مارون نے ایک کشتی ادہر بھیجی امیر
دو سو سپاہی مسلح سے پار گئے سب کشتیان قابو مین کر کے
ادہر بھیجدین باقی سپاہی بھی آگئے تب اوسجگہہ کو لوٹا زر معاملہ
بھی لیا نقد و جنس بہت ہاتھہ لگا بقیۃ التمثیل حضرات معتقدین
مدرین بھی شرط عرض حال وقت خلوت و معائنۂ کرامت
بجلوت سے ارادت کو مشروط کر کے ہنگام کشاد و بند سلاسل
حیل پکڑے ہی جاتے ہین قبلجات مرشدین ممدوحین نواب

امیر خان بہادر کیطرح وقت تاراج برہمنان صدقہ خوار اصلا
ترس نکہاکران رباخواروں ناحق ستانکو غارت ہی کرتے ہین
انجام بقاسے نام یا مکافات آخرت جس صفت کے تہے مخفی
نہین الحاصل امیر دو تین روز اوسمقام پہ مقیم رہے اونہین دنون
مین ناگوجی پنڈت اور نواب شہامت خان ملازمان ہولکر وہان
وارد ہوے پس بندہ یغماے بیہ تازان امیر کو غنیمت بارده سمجہکر
ان دونون سے لے لیا پہر امیر صاحب نے انکو ساتہہ لیکر وہان سے
کوچ کیا نرائن گڈہ پر کہ قلعہ مضبوط ہے پہنچے وقت ضرورت
اہل قلعہ جو باہر نکلے تھے خرید و فروخت اشیاسے ضروریہ
منکر ہوے لشکری فساد پر آمادہ و مصر ہوے امیر صاحب نے
دو توپین لگا کر گولہ افگنی شروع کی قلعے والے بہاگ گئے تہے مین
گہستے وقت قلعہ کشایان امیر بہی ساتہہ ہو گئے فرصت
دروازہ بند کرنے کی ندی قلعے مین گہسگئے اور فتح حاصل کی

سمجھے نے وہان نا

ساتھہ لین اور کوچ کیا راہ مین سداشیو بخشی

راو سیندھیہ سے جو دو کمپو فوج پنڈاان

تین ہزار سوار کے ساتھہ آیا تھا مقابلہ ہوا اسنے

عالی کہندی کے طرف روانہ کیا سوارون سے

مشغول مقاتلہ ہوے جنگ قراولی کرتے پہیر کیجانب

سے چلے سداشیو چار گھڑی دن رہے تک گھیرے

رہا اسکے ایک ہزار تر رہے تہے سواران حریف نے

سبقت کر کے فوج ناگو پنڈت و نواب شہامت خان

کو شکست دی پہر مقابل امیر آے وقت جو تھا ملازمان امیر

سے نے دانستہ کہا ہمکو ناگوجی کی فوج نسمجھو اب مقام

کر وگل دیکھا جاوے گا اون مغرورون سے لنے نمانا

فوج امیر پیچھے سے آگے بڑھے یہ دیکھکر فریدون

وغیرہ چالیس ہزار دلیران کے ساتھ کوہ پہونچے
مغروران کے تہور کی تاب نہ لا سکے ادہر سے نامردوں
اور ہر امید پر جا گرے وہ شیر بیشہ شجاعت کثرت اعداء سے
نہ اندیشہ ثابت قدم رہے فیل نشان کو بڑہا خود
بڑہے اعدا کو ہٹایا اسقدر دشمن ایک جوانمرد کی تیغ زنی
و نیزہ بازی سے عاجز آکر شکست پاکر بہاگے مجموعہ
مین پریشان ہوکر بہت موت کے گہاٹ اوترے فوج
امیر متعاقب لشکر کا حریف تک گئے اونکے کنٹو قلعہ
تازہ کر ہوشیار رہے امیر نے ارادہ کیا کہ اعدا کا راستہ
بہر محاصرہ بیٹہے کسی وقت قابو پاکر کیفر
کشتی کی دست بیجیے لیکن ملازمان امیر نکہ
فتحیاب تہے آسایش خواہ ہوئے امیر نا چار

ہنین

خالی کہنڈی مین چہوڑ کر جسپر فوج
ن پر حملہ آور ہوسے شام تک جہگڑہ
ہا فیصلہ نہوا شبکو دونون لشکر اپنے
مقام پر بحفاظت مقیم رہے اوس رات
نوان امیر کو معلوم ہوا کہ مہاراج ہولکر نے
کنپو اور سوار ان پنڈارہ کے چاندور سے
ودہر نہضت کی ایک منزل پر آگئے قوی
دل ہو کر امیر سے کہا مہاراج قریب
آگئے گہاٹے کا ضابطہ کرلین اعدا کو عبور
نہ کرنے دین اور مہاراج کے آتی ہی بالاتفاق
ر عدا تمام کرین امیر کو اگرچہ یہہ صلاح
نہ تہی لیکن باصرار فوج ناچار قبول کرکے

مع جی شہامت خان وغیرہ پہا
بندوبست کیا ایک جانب کا ضا
سپرد کیا دوسری جانب کا ملازمان امیر خنے
اپنے ذمے لیا اوسوقت سداشیونے واپس
صاحب کے کنپوکو آگے روانہ کیا تہا فہ ناگو
نواب شہامت خان سے مقابل ہوا مغالطہ د
لوٹی طرف سے اگر اپنڈت اور نواب دو
ساتہہ ناتجربہ کار فوج تہی سنتے مقاتمہ منہزم ہوسی
فوج حریف بالا بالا پہاڑ پر قریب فوج امیر کے آئے
او بار بار نے لگے اعدا بلندی پہ تہے لشکر امیر نشیب
مین ادہر پاے ثبات کو لغزش ہوئی اُنہو صبر دل
پر ہے قدم جمے دو توپین گہاٹے مین لوٹ کر رہگئی
تیغ اعدا ساتہہ لگین اسی حال مین معہ فوج

مہاراج ہولکر آپہنچے دشمن سہمکر لوٹ گئے بخشی مع افواج
پوناکو واپس گیا دونون امیر بعد ملاقات خیمون مین اوترے

لشکر کشی کرنا مہاراج و امیر کا پونا پر بعزم جنگ سیندہیہ
اور لڑنا پیشوا کا باعانت سیندہیہ ان دونون سے
پہر شکست پاکر بہاگنا اوسکا اور تعاقب مین آنے
امیر صاحب سے ڈرکر ملجانا انگریزون سے

جب بعد مشاورت صلاح دونون امرا کی اس بات پر
متفق ہوئی کہ پونا پر لشکر کشی کرین سیندہیہ کو جو سر
جرأت دکہائین تو دونون سنے وہان سے کوچ کیا
راہ کے مواضعات سے معاملات کرتے پنڈل پور پر
پہنچے وہان اپنے کنبون سے جو متعلق بائیوس کے
تہے ملے اور اونہین ساتہہ لیکر سپاہ جرار بنا سکے

بنڈلپور سے کوچ کیا جھر جھیری پر کہ وہان سے نو ادس کوس ہے پہنچے وہان سے مہاراج ہولکر نے باجی راؤ پیشوا کو لکہا کہ مین اور سیندہیہ مراتب مین آپ کے یہان برابر ہین پھر کس خصوصیت سے آپ سیندہیہ کو دوست رکھتے ہین اور مجھے نہین چاہتے یہہ بات آئین سرداری سے بعید ہے دونون کو یکسان سمجھیے اور ہمین اوس مین صلح کرا دیجیے ورنہ آپ الگ ہو جایے کیکا سلتہہ نہ کیجیے پھر ہم دونون آپسمین سمجہ لینگے چونکہ پیشوا سیندہیہ سے محبت دلی والفت قلبی رکھتا تہا اوسنے کچہ خیال اس بات کا نکیا ہولکر نے چندروز انتظار صدور جواب کر کے وہان سے کوچ کر دیا شہر نربت پر پہنچا وہان سے پھر دوبارہ وہی مضمون پیشوا کو لکہہ بہیجا اوسنے کچہ ادسکی تحریر پر التفات نکیا بلکہ بعزم رزم مقابل ہوا

فوج پیادہ و سوار سے پیشوا آیا ستر ہزار لشکری
امیر و ہولکر بڑہے طرفین سے صفوف جنگ
آراستہ ہوئین ہر اولون کی آواز سے ہمتین جرأتین
بڑہین شور و غوغا ہر سو سے ایسا بلند ہوا کہ ترک فلک کے
ہوش اوڑ گئے زمین تہرائی آسمان سہمکر تہم گیا تو پون کا
دہواں نقارہ و کوس کا غلغلہ گنبد دوار مین گہٹ گیا
زمین معرکہ کر ہو گئے ستھے دہوئین اور غبار سے تیاریکی
چہائی تہی کہ خویش و بیگانے مین فرق نظر نہ آتا تہا گرد باد
سے روز روشن شب دیجور کا نمونہ تہا تیر و خدنگ مانند
باران کمال کثرت سے برستے تھے توپ و رہکلہ رعد کی طرح گرجتے
تیغ سیف آبدار یا دبرق درخشان سے دیکر حشیمہ حیات بر حشیمک
زنی کرتی تہی عروس جنگ عرہم تیر و خدنگ زخم اجسام دلاوروں
پر تا برابری برابر سے جہانکتی تہی غالبی مغلوبی سے رکتی تہی کسی

رف بندوق سے لڑائی ہوئی لسی جانب جنگ تیغ و خنجر رہی طرفین سے
ہزاروں کشتہ و زخمی ہوئے شام کو دونوں لشکر جدا ہوئے فردو،
سے غلبہ کسیکو نہوا شب کو نندا مہاراج نے عرض کیا کہ ہمیشہ لڑائیوں میں فتح
اسکے نام ہوتی ہے خدا کی عنایت سے وہی مدام نیکنام رہتے ہیں اس
لڑائی میں آپ ایسے کام کیجئے کہ ظفر آپکے نام ہو ہمت و شجاعت کا ڈنکا
بجے پیشوا کو بھی لیاقت آپکی معلوم ہو جائے ہولکر نے اس صلاح کو
پسند کر کے تدبیریوں کی کہ کپتان متعلقہ فتح سنگھ اور کپتان خاص و نواب
تہامت خان اوز ناگوجی پنڈت اور سواران پنڈارہ کو میمنہ پر جما دیا ان
ہمراہی امیر صاحب کو باقی لشکر کے ساتھ میسرہ پر کھڑا کیا
خود مع امیر صاحب ہاتھی پر سوار ہو کر رسالہ خاص و سواران
یکہ کو ساتھ لیکر قلب لشکر میں مستقر ہوئے پیشوا نے بھی مقابل میں
ح کی صف بندی کی کپتان شیخ کلب علی و واس صاحب کو توپخانہ خاص کے
ساتھ مقدمۃ الجیش کیا تقسیم فوج خود و سیاہ سیندھیہ سے جرنغار برنغار

معدمتہ ا توپو درابیو

برہین ایدہر سے بہی حکم ہوا کہ میمنہ و میسرہ سے یہ

ل کرین غرض لڑائی ہونے لگی فتح سنگہ

جو آگے بڑہے تہے مہاراج سے عرض کرائی کہ ہم فوج

یف پر چہرہ توپ کا مارتے ہین آپ آواز سنتے ہی

ی جانب سے سپاہ حریف پر حملہ کرنا غالبًا فتح ہمارے

جائیگی مہاراج نے قبول کیا مگر ملازمان مذکورہ مہاراج

رونا آزمودہ کارزار تہے کہ پلے کا خیال نکیا دور سے

یف پر چہرا مارا وہ کچہ کارگر نہوا انہون نے حملہ کیا توپونکا

دوسری طرف سے سرداران ہولکر ہرناتہہ نجیب خان

ن چہنا بہاؤ بہوانی شنکر وغیرہم نے بہی یورش

تسکین و قرار سے زد یا گران لشکرون پر

او نیر گرے تہے سنہالکر بار چہرکی ماری

م بہرمین سب

پریشان ہوے اکثر ہمراہیان امیر بھی او

ین خلاف روش قدیم رہ سپار فرار

تعاقب کیا پہر بعض کو پاکر مار لیا یہہ حال دیکھکر امیر کو تاب

ضبط نرہی گھوڑے پر سوار ہوے تیغ خونریز قبضے

پر آئے بینڈی توپین نکے گولے مارنے کا حکم دیا گولونکے

فوج دشمن تعاقب سے رکی مہاراج کو اوس پریشانی سے

نجات ملی امیر صاحب نے جمشید خان وغیرہ دلاوران ہمراہی کے

ساتہہ آگے بڑہکر ہولکر سے ملاقات کی اور یہ صلاح دی کہ تم او

طرف سے حریف پر حملہ کرو مین سامہنے سے یورش کرتا ہون

مہاراج سنے پذیرا کرکے فوج دشمن پر جو متعاقب آئی

سے حملہ کیا اور داد مردانگی و دلیری دیکر اعدا کو در

جسکو دیا امیر صاحب نے جو مع رفقا حسب وعدہ حر

گہوڑے اوسے اوتہاسئے اتفاق سے ایک نہر درمیان مین آگئی
ہرچند پایاب تہی تاہم عبور مین دیر ہوئی دشمنون نے فرصت
دموقع پاکر جیرہ توپ کا مارنا شروع کیا اسپ سواری امیر
ہلاک ہوا امیر کمال استقلال سے اوٹہکر گہوڑا کسی ہمراہی کا لیکر
اوسپر سوار ہوسے لیکن ہمراہیون سنے جو امیر صاحب کو مع ہوار
گرتا دیکہا بیچارے یہ سمجہے کہ امیر صاحب شہید ہوسے نادان نرم
دل لوگ متفرق و پریشان ہو گئے جمشید خان وغیرہ آزمودہ کار
آدمی ہولکر کے ساتہ ہو لیے ہولکر نے جو اونکے ساتہ امیر کو
ندیکہا حال پوچہا اونہون نے مصلحتاً کہدیا کہ ایسے ہنگامے
مین ہمین خبر نہین ہولکر نے کہا خیر لیکن اب تم سب جنگ مین
بدل وجان سے کرو اوسوقت پانچہزار سوار وہان جمع ہو گئے
تہے مہاراجہ کے کہنے سے سبکی ہمتین بڑہگئین یکبارگی مہاراجہ
کے ساتہ اعدا پر سخت حملہ کیا اور ایسی جانفشانی

وجفاکشی کی کہ دشمن ہزیمت پاکر بھاگے مہاراج نے ایک
میل تک تعاقب کیا ؎ جنگ مین جانبہ جو کھیلا وہی بازی جیتا ؛
جو لڑا ہار کے میدان سے نہ لوٹا جیتا ؛ جسوقت لشکر ہولکر متعاقب
فوج اعدا پر بڑہا دو پلٹنین اونکی طرف کی جو الگ کھڑی تہین
اونہون نے گولے مار کر تعاقب سے روکا ہولکر نے تدارک اونکا
مقدم مناسب سمجھکر ادہر توجہ کی اور اگر ایسا نکرتے فتح مبدل بشکست
ہوجاتی دوبارہ مہاراج ایسے لڑے کہ باید وشاید ہرچند پلٹن والون نے
باڑ چہریکی بہی ماری لیکن حملہ انکا نہ رکا اور اول جس سوار نے بڑہکر
توپ بند کی مہاراج تہے ؎ سپہبد نبیت سزاوار ملک و لشکرو
جاہ ؛ کہ بر عدو برسد پیشتر ز فوج بجنگ ؛ چند گولہ انداز توپین
چہوڑکر مہاراج پر آئے جوانمردی نے ایک کو نیزے سے گرایا دوسرا
جہلاکر آیا شمشیر حوالے کی ایک مرد دلاور منیر خان نامی ملازم
امیر نے جیستی سے آگے بڑہکر تلوار کے وار مین اوسے مار لیا

جرأت و ۔ ۔ ۔ ش ہو ۔ ۔ ۔ ڑ ہے

ے مغلوب ہوکر ہٹے اسی عالمین امیر بھی سلتہہ معدود

۔ ۔ ل نہر سے نکلکر آپہنچا اور پانسو سوار ان باکر ۔ بھی

جو نہر کے کنارے واس صاحب اور شیخ کلب علی کے

۔ مقابل کھڑے تھے اور یہی اول فوج مہاراج پر حملہ

ذر ہوئی تھی بڑی دلیری سے یورش کی دو سوار فوج حریف

سے آگے بڑھکر دلیرانہ مقابل امیر ہوئے امیر انکے طعن و ضرب

و سکتے تھے اور جب انپر وار کرنا چاہتے وہ ہٹکر صفین چلے

گئے اگر کسیوقت ٹھہرتے بھی تو امیر کے نیزہ و شمشیر

ہ و خود پر کارگر نہوتے اسحالین بخشی اعظم خان جو لاکھہ رو

پاتے تھے امیر کے روبرو آئے امیر نے کہا کیا

ہرہ تمہین اسلئے دیتے ہین کہ ایسے مہلکہ عظیم

ی کرین اور تماشا دیکھو اعظم خان ایک دلاور جوا

تہا اوسے یہ سنکر تاب نرہی نشۂ غیرت سے سرخوش ہوکر
ستانہ اون دونو سوار و نپر جہکا ایک پر تلوار کا ایسا وار کیا
کہ مثل سایہ زمین پر گرا دیا دوسرا حرمت نامی پٹہان ہمراہی امیر کو
زخمی کرکے امیر کے مقابلے مین آیا تہا بخشی اعظم خان نے اسے
بہی آلیا امیر نے اشارہ کیا کہ تم اسکے مقابل ہوکر اسے مغالطہ
دو اسکی پشت پر جو جگہہ زرہ سے خالی ہے مین وہان نیزہ
مارونگا بخشی نے اوسے اپنی طرف متوجہ کیا امیر نے کمر پہ
نیزہ لگا کر اوٹہا لیا آن دونون سوارون کے مارے جانے
سے سواران بانگڑی بد دل ہوے بہاگے انکے بہاگتے ہی
والس صاحب اور شیخ کلب علی فسران کمینو جو لشکر مہاراج
سے لڑرہے تھے متفرق و پریشان ہوسے اسوقت جو لوگ
لشکر مہاراج و امیر سے جدا ہو کر جا بجا کہڑے تھے دشمنان
شکست یافتہ پر لوٹ پڑے والس صاحب کا سر کاٹ لیا

پونا پر ... پھر ... درمہاراج اسمین مبارکباد دیتے ہوئے
مہاراج کے ہاتھہ مین ایک زخم لگا تھا اسبب اپنے سیدھے
گھوڑے سے اوتار کر ہاتھی پر سوار کیا مہاراج نے امیر سے
سر مینت باجی راؤ پیشوا پچیس ہزار سوار کے ساتھہ مندر
ماراہنی کے پاس پہاڑ کے نیچے کھڑا ہے اپنے لشکر والے
غرے مین غافل پونا کے لوٹنے مین مشغول ہین
اسوقت مین پیشوا اپنے ہمراہیون سے ہمپر حملہ کرے بڑی
آپڑے اور فتح میدان شکست ہوجاوے بہتر مناسب
کہ بڑی توپونگے گولے انپر مارین امیر کو یہ راے
اج کی پسند آئی کمنیو کی توپونگے گولے پیشوا پر مارے
لنے مقابلے اوسجگہہ سے ہٹکر اوسطرف پونا کے
نگے گھاٹے پر جو یہان سے پانچ کوس تھا خیمہ زن ہوا
اس اتفاق کو تائیدات غیبی سے سمجھکر سیح امیر

داخل شہر ہوا ... غارت و ... شہر سے رو

اور ہر کوچے مین معتمد محافظ مقرر کردیے کہ غارتگروں

تاراج سے منع کرین اوسدن صبح سے لڑائی شر...

تہی اور پہر دن چڑہے امیر و مہاراج با فتح و اقبال ...

پونا ہوسے مہاراج نے اوسی دن چند معتمد پنڈتونکو

خواہی اور سمجہا کر اپنے پیشوا کے بہیجا پا ہا کر پیشوا اسطہر...

ہور پونا مین آجاوین اور مجہسے دل صاف کرلین مگر پیشوا

یہہ خیال نکیا مہاراج کیطرف سے فریب کا ایسا یقین تہا

ہرگز دغا داریکا گمان بہی نکیا اسکے نام ایک رقعہ لکہا

رتم عہد و پیمان کرو تو مجہسے پونا مین آنا قبول ہے ا ...

... قعہ سے آگاہی پاکر رقعہ لیے ہوے ...

بس چلے آے اسوقت مہاراج ہاتہ کے زخم پر ...

امیر نے ہم پہلو بیٹہکر رقعہ دکہایا مہاراج نے

عہد و پیمان پیشوا یہان بلا

تت مصالحت سرپینت ایک کرور روپیے کا ملک بندیل کہنڈ

علحیدہ دلادونگا اسنے یہ لکہا اگر پیشوا میرے واسطے

مین اوسکا شریک حال رہونگا کوئی اوس سے دغا نکر سکیگا

راج نے لکہا معاملات ریاست و امارت مین فریب و دغا لازم

مہا اسنے یہ بات قبول نکی اور رقعے کی پشت پر لکہدیا

تمہارے انکے خانگی معاملات مین ہم غیر آدمیونکو دخل دینا

سب نہین پیشوا نے سغز سخن کو پاکر قلعہ ماڈہ پر چلے جانیکا

ادہ کیا الغرض افواج کو جوابدیا کل نوہزار سوار بانکڑی اور اٹہارہ

ر پیادے بندوقچی دکہنی ہمراہ لیکر قلعہ ماڈہ پر کہ کوہستان

کوکن مین قریب دریائے شور واقع ہے قلب مستحکم قلعہ

چلا گیا چار ہزار پیادے پہاڑونکی گہاٹیون کے بندوبست

سدراہ کے واسطے ا ۰ دشوار گزار راہون متعد ۰ دسیے

آپ باقی فوج کے ساتھ قلعے مین مصئون ہو بیٹھا مہاجن
اسطرف سے مطمئن ہوکر امیر کو واسطے لے آنے امرت راؤ
ولیعہد سرمیت رگمناتھہ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعۂ جنیر
چار منزل پر پونا سے ہے استقامت پذیر تہا بہیجا اسنے مہد
مسند نشین پونا کر دینے پر ایک کروڑ روپیہ کا ملک اور دو
روپیے نقد دینے کا عہد کیا تہا امیر مہاراج کی خاطر سے اورا
لحاظ سے بہی کہ امرت راؤ کو نے واسطہ امیر مہاراج
منظور تہا جنیر گئے اور امرت راؤ کو ہمراہ لے آئے امیر و مہار
کی صوابدید سے وہ مسند نشین ہوا کلوس صاحب سفیر دولت
حاضر باش پونا نے باجی راو پیشوا کے عزل اور امرت راؤ
نصب کو کہ خلاف رضائے انگریزان تہا پسند نکیا دلمیر
ہوکر رخصت چاہی امرت راؤ نے رخصت منظور کی ا
کیا اور کہا کہ ہرگز کلوس صاحب کو رخصت ندینا ورنہ یہ برعایت

بی راو اعلاج نیرین او امداد و اور میر سا پر
ت راؤ نے نمانا چاہا کہ خلعت مقررہ دیگر کلوس صاحب کو
ت کرے امیر نے لکھا اگر میری صلاح نا نوگے مین کلوس صاحب
یہان سے نکلنے ندونگا ناچار کلوس صاحب کی رخصت
ملتوی رکھی گئی پھر امرت راؤ نے ملک و مال معہودہ سے کردیئے
مہاراج کو دیکر کہا کہ جبتک باجی راؤ قلعہ ماڑا پر ہے میر سند نشینی
تن اور مجھے اطمینان کلی حاصل نہین تم اس خلش کو دور
دو اور باقی ملک و مال مقررہ لو مہاراج متردد ہوے چاہا کہ اس
امیر کو بھیجون ظاہر نکر سکے بلکہ امیر سے کہا کہ تم یہان
ومین حسب ایماے امرت راؤ یا باجی راؤ کو گرفتار کر لاتا ہون
ما اونس قلعے سے نکالکر آوارہ دشت ادبار کرتا ہون امیر اوسکا
الضمیر سمجھگئے کہا اسکام کو انجام دینے ہیون سے مجھے عذر نہین
خود جاتا مگر اسوقت ہین کہ میرے لشکر والے دہرنے اور

بلو سے پر آمادہ ہو . حیح نہ . دن احد اسین ندون .
نہین سکتا مہاراج نے باکراہ کہا کہ نہین مین جاؤنگا
خیال کیا کہ اب اگر مین نہین جاتا مہاراج کو گمان ہوگا کہ یہ
مہم اور دشواری کار سے ڈر گئے تکلیف کے خوف سے پہلو
تہین خود اودہر جانے پر آمادہ ہوسے امیر کے ہمراہیون کو یہ
خیال تہا کہ امیر نے خفیہ مہاراج سے روپیہ لیلیا ہے ہمین
نہین دیتے اوراسی وہم مین سب دہر سے نے پر آمادہ ہوئے تہے
رفاقت پر راضی نہوسے امیر ناچار ایک ہزار سوار اور چار سو
پیادون سے جو رفیق رہے تہے کوچ کرکے اوس مقام پر
جہان باجی راؤ پیشوا شکست پا کر جا پڑا تہا ٹہرے دوسرے
دن وہان سے نہضت کرکے دشوار گزار راہ جہاڑیان گہاٹیان
بمشکل پیادہ طے کرتے ہوسے اوس قلعے کے قریب جو پہاڑ پر
واقع ہے پہنچے وہان باجی راؤ کے بندوقچی سد راہ متعین تہے

ن ڈیرہ دیا اور لوگ راہ کی تلاش
دیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ بعض ہمراہی ایک بوڑھے روستائی کو
امیر نے اوس سے رستہ پوچھا اوسنے انکار کیا کہا
تک پہنچنا سخت مشکل ہے سوا اس راہ کے جو سامنے
ئی راستہ ایسا نہین جب سے کشود کار متصور ہو امیر نے
اونادان مین راجی راد کا خیرخواہ ہون اوسے یہان سے
نگا ہونا مین اطمینان سے بٹھاؤن گا اگر تو مجھے قریب و سہل
رہ راہ بتا دیگا سو اسے خوشنود سے مزلج سو روپیے ابھی انعام
وہ بوڑھا جوانمرد کے قریب مین آگیا بولا یہان سے
سمت کو ایک گھاٹی کوس بھر ہے اوس سے قلعے
ار استہ ہے مگر قصر مسافت کے ساتھہ طول مشقت
ہے پیادے درختون کی شاخونکے سہارے جاسکتے
امیر نے کہا ہمارا چل استین ہمت پر سہارا ہے بفضل

ان خبر بت ... پہنچے یہ کہ مجاہد سو مندو وسطر
سے کیے کہدیا اسیوقت اوس گھاٹی گزر جاؤ اور چھپ ر
قلعے پر جا پہنچنا صبح مین یہانسے دشمنونکے مغالطہ دینے کو
مارون گا اعدا ادہر متوجہ ہون گے تم جا پر غول ہوکر قلعے پر
اور باڑین مارنا الغرض وہ لوگ اوسیوقت قریب شام او
گھاٹی سے گزر کر چھپ رہے رات کو قلعے کے نیچے پہنچکر گ
مین بیٹھے صبح کو اوسیطور پر امیر نے مغالطہ دیا دلاو
نے کمین گاہ سے نکلکر قلعے والون پر حملہ کیا پیہم باڑین مار
محافظین قلعہ وراہ ایکدم مین بھاگے قلعہ دشعاب راہ پر
ہوا دوسرے روز آگے بڑہنے کا ارادہ کیا تہا کہ بسنجر راو
مضطر ہوکر باجملہ متعلقان وجمعیت قلیل قاعہ ماڈہ
نکلکر قلعۂ سرنگ درگ کو جو جزیرے مین مضبوط و
ہے چلا گیا تمام افواج پیادہ وسوار کو جواب دی گیا اتہار

ہزار پیادے تو قلعے سے نکلکر پہاڑون مین پہیل گئے
سوار بیچارے بہاگ نسکے قلعہ بند رہے امیر وہ دشوار گزار راہ
طے کرکے قلعہ ماڈہ کے قریب آ پہنچے شمشیر بہادر پسر علی بہادر
جو سوارون مین قلعہ بند تہے امیر سے امان خواہ ہوے
لکہہ بہیجا کہ میرے باپ سے آپکا اتحاد ہے اگر دوستی کی رعایت
سے مہربانی کرو مجھے یہان سے نکل جانے دو بڑا کرم ہو
امیر خدا سے چاہتے تہے کہ اس سخت مقام مین بدیل فوج
کو لڑنا نہ پڑے جواب دیا کہ بیشک مجھے تمہاری رعایت منظور ہے
تم بآرام تمام قلعے سے نکل جاؤ بلکہ اپنے اقربا احبا کو مع نقد و جنس
ہمراہ لیجاؤ کوئی متعرض نہوگا شمشیر بہادر خوش ہوکر اکثر
سوارونکے ساتہہ قلعے سے نکل گئے اور وہ سنگین ڈہب بے منت
و محنت ہاتہہ آیا امیر مندرہ روز تک بفیروزی و خوشی اوس
قلعے مین رہے باجی راو کو لکہہ بہیجا کہ اگر مرضی ہو مین تمہیں اپنے

ساتھہ پیلون اور مہاراج ہولکر سے صفائی کرا دون باجی راؤ
نے رقعہ چاک کر کے جواب دیا کہ اب مین وہ فکر کرتا ہون کہ نہ
ملک نہ مجھے ملے نہ تمہین یہ کہکر متعلقون کو وہان چہوڑا تنہا بسواری
جہاز بسئی مین جو قریب بمبئی سے ہے جرنیل واسلی صاحب فرنگی
کے پاس پہنچا یہان کلوس صاحب بہی آگیا تہا اسلیے کہ اجیر
قلعہ ماڈہ کو جانے سے اسے فرصت ملگئی امرت راؤ سے رخصت
لیکر یہان آگیا باجی راؤ نے کلوس صاحب کے واسطے سے
کہ یہ اوسکے دوست تھے سوال جواب کیے رکھنا تھہ راؤ بیتوانے
جو جو آئین انگریزونکو لکھدی تہی از سر نو وہ دینا قبول کر کے
فوج انگریزی کمک پر لیکر متوجہ پونا ہوا امیر سنگھ نے یہ حال سنکر
باجی راؤ کے متعلقون کو لکھہ بہیجا کہ آجکل باجی راؤ کے دماغ
مین خلل ہوگیا ہے تم کیون اوسکی واہی کے ساتھہ تباہی
مین رہو تم میرے ساتھہ چلو مین تمہین پونا مین آرام سے رکھونگا

دھان وغا سے ہمارا انگریزان زینہ سلطان باجی راؤ خوش
ہوکر اسکے ساتھہ باطمینان پونا مین آگئے امیر ایک مہینے تک پونا
مین مقیم رہے محمد شاہ خان کو کہ ایک پلٹن کے ساتھہ ملازمت امیر
مین وا دخیر خواہی وجانفشانی دیتے تھے خلعت فیل وپالکی
خطاب کرنیل سے سربلند کیا ایک لاکہہ روپیہ نقد خرچ کو دیکر کمپنیوکی
بہرتی کا حکم دیا جو توپین پونا سے لی تہین انہین عنایت کین
مہاراجہ نے جو دو کرور روپیے امرت راؤ سے ٹہرائے تہے
چاہتے تہے کہ تنہا خورد برد کرین امیر کو کچہہ ندین اس خیال
سے امیر کو مہم پر بہیجا آپ روپیہ وصول کرنے کو پونا مین
امرت راؤ کے پاس رہے اس عرصے مین سنا کہ باجی راؤ اعلی
صاحب کو بائیس پلٹنون سے اپنی کمک پہ لیکے بسبی سے
اسطرف روانہ ہوا اور دولت راؤ سیندہیہ گہوجی گہوسلا
سرداران علاقہ پیشوا بڑی بڑی فوجونکے ساتہہ

مالوے سے اوسکی امداد کو آتی ہین مہاراج ہولکر نے انتی
فوجون کے مقابلے مین رہنا مناسب نجانا جلد جلد جو ہوسکا
امرت راؤ سے کچھ روپیہ وصول کیا اور پونا سے نکلکر اورنگ آباد
کو گئے یہ واقعات سنہ ۱۲ ہجری نبوی کے تھے ÷÷

امیر کا مرحکو اور مہاراج ہولکر کا جانب اورنگ آباد
جانا پہر امیر و مہاراج کا اورنگ آباد مین ملنا وہان
امیر کا ٹھہرنا آخر چاندور مین مہاراج سے جا ملنا

جس وقت امیر نے پونا سے نکلکر مرحکو اورنگل پٹیرے کیطرف
کوچ کیا افسران فوج سے نواب شہامت خان ناگوجی نیٹہہ فتح سنگہ
مانیا کرینل محمد شاہ خان صاحبان کینو امام بخش قادر بخش
پنڈارے فتح خان نیازی احمد خان کرپا کانو دولے گھوڑ
پڑا بانگڑی رسالہ داران وغیرہ اسّی ہزار سوار و پیادہ سے
ساتھہ ہمرکاب تھے غرض جہر جہری کی راہ سے بدان مینی

پہنچا ایسی ہی لوٹ از نقد و جنس بہت حاصل لیا

وہان سے سنگہولا پر پہنچکر دو پہر ڑے آخرا و سدن وہان
مقام کیا دوسرے روز فتح پائی وہان سے کوچ کر کے
منگل بیڑسے پر پہنچے وہانکا قلعہ مضبوط تہا تمام دن لڑنے سے کچھہ کام
نہ نکلا آخر وہانکے قلعدار نے رجوع کیا معاملہ دیا مرج کے
قلعدار نے وہین سے زر معاملہ بہیجکر جان بچائی رحیم بیگ
اور محب اللہ خان لنگ جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے
گئے تہے فائز المرام داخل عسکر فیروزی اثر ہوئے
اسی حالمین واسلی صاحب فرنگی جو لبمبئی سے بائیس پلٹنین
لیکر بلنے راو کی کمک کو آیا تہا قریب آپہنچا اور نظام علیخان
نواب حیدر آباد کی فوج بہی اپنی سرحد پر آگئی شبانہ روز
جنگ قراولی لشکر اسیر ہونے لگی دولت اوسیدیہ
تین کنبو اسی ہزار سوار ہمرکاب لیکر اور رگہوجی گہوسلا ایک کنبو

رہبت سواروں ساتہہ و یہ بسے

ضلع برہانپور مین آگئے مہاراج ہولکر نے یہ حال دیکھکر
ل تردد مین امیر کو خط لکھا اور طلب مین مبالغہ کیا امیر نے
جواب مین لکھا کہ اسوقت مین میرا وہان آجانا مناسب نہین
صلاح وقت یہ ہے کہ مین یہان افواج انگریزی و دکنی کی
جوابدہی کو رہون ورنہ یہ باجی راؤ کو صدر نشین کردین گے
تم وہان دولت راو سیندہیہ وغیرہ کو رد کو مہاراج نے یہ صلاح
پسند نکی تاشیا الیکر کو امیر کے لے آنے کے لئے بہیجا اور
طلب نامہ باصرار لکھا ناچار امیر وہان سے کوچ کرکے عازم
اورنگ آباد ہوے وقت نہضت فتح سنگہ مانیا صاحب کمپو
نے فوج پیشوا مین شامل ہونا چاہا اپنے متعلقون کو کمپو نکی
جمعیت کی ساتہہ فوج پیشوا مین بہیجدیا آپ کہانا کہانیکے بہانے
مقام پر ٹہرا رہا جب امیر سوار ہو گئے اسنے چاہا کہ راہ مقصود لے

امیر اس حال سے ا ہ ۔ امیر نے جنبہ ہل بنیو
یم دیا کہ اسے گرفتار کر لاؤ وہ لوگ اکثر اشراف و ہندوستانی
حسب ایمائے امیر مانیا کو قید کر لائے امیر بکو چہائے بیہیم
جہ اورنگ آباد ہوسے تین چار منزل سے امیر تنہا
ہکر داخل شہر ہوے اور مہاراج سے ملے انہون
راج سے نے دس لاکھہ روپیے اورنگ آباد سے
معاملے بین لیے تھے اگرچہ چاہتے تھے کہ امیر کو کچھ دین
اہل لشکر کو تنگ حال دیکھکر چار لاکھہ دینا قبول کر کے
لاکھہ نقد دیے اور تین لاکھہ کے عوض جائداد نواب
ت و مسافر شاہ تکیہ دار جو بر عمال بین لی تہی حوالے
ہجسے مہاراج چاندور کو چلے گئے اور امیر ایصال زر کے
تمان مقیم رہے لیکن فقیر سے معاملہ برا سمجھکر
بر فدیہ جستہ بعد اسے معاف کیا اور مسلی صاحب

وغیرہ جو بلونت راؤ کی صدر نشینی اور امرت راؤ کی گرفتاری چلہتے تھے پونا سے کوچ کر کے اورنگ آباد سے ایک منزل پر آگئے یہان مشیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان نے ویلی صاحب کو لکھکر بھیجا کہ مہاراج ہلکر کا تدارک کوئی بات نہین ان افغانون کی استمالت ضرور ہے تم انکے سرگروہ امیر خان کو اپنا شریک کر لو اور جسقدر ملک و مال طلب کرین دو اس معاملے مین مدعاے اصلی نظام علیخان کا یہ تہا کہ امیر انگریزون سے ملکر کچہہ ملک و مال لین پہر انسے اپنی بیٹی کی شادی کردین اور انکی ہمت و شجاعت سے فوائد حاصل کرین ویلی صاحب نے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور کا ملک و مال صلح مقرر کر کے مشیر الملک کو اس امر کے انجام دینے کی اجازت دی مشیر الملک نے اول امیر کا مافی الضمیر دریافت کرنے کو غلامی خان معتمد امیر سے بواسطہ ہموطنی یہ راز کہا غلامی خان

ستا میر مین عرض ۔۔۔

سوقت مین کہ زر معاملہ لینے کو وہان ٹہرے تھے

مہاراج بدخاشش سے گرگ آشتی کو بہتر جانا تھا

قبال سوال کرکے اپنے رفیقون سے مرزا رحیم بیگ کو جو

اسطہ ہموطنی مشیر الملک سے آشنا تہے وکیل کر

یم دیا کہ اگر مصالحت منظور ہے فوج نکورو کو مقام کر دو ورنہ

مین میری بدنامی ہے سب کہین گے کہ ڈر کر صلح کی

ازین امیر نے برادر نواب سورت پر ایصال زر معاملہ مین

کی والدۂ نواب نے کچہ اشرفیان کچہ سونا تخمیناً ڈیڑہ لاکہ کا

بھیجا اور کہا باقی روپیہ بہی ہفتے عشرے مین دیا جائیگا

سختی نکرو تم مسلمان ہو تمہین ہماری رعایت بوجہ

دت واجب جاننا چاہیے امیر نے باقتضائے والا

زیور لوٹا دیا والدۂ نواب نے کہا آپ مطمئن رہین اگر

ہوسکے یہہ روپیہ دین ورنہ جیئے لللہ معاف لیا لوگ
بہت کہتے رہے کہ یہ رئیس مالدار ہے اس سے روپیہ کل
لیجے نہ چہوڑیے مگر امیر نے ایک نہ سنی معاف کیا چہوڑ دیا مشیر
الملک نے میرزا رحیم بیگ کے آنے کو دلیل برآمد کار سمجھکر
ایک کرانی کو واسلی صاحب کی طرف سے اپنے ایک معتمد کے
ساتہہ ساٹہہ لاکہہ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بہیجا
ملک ومال موعودہ واسلی صاحب سے علاوہ اٹہارہ لاکہہ روپیہ
کا ملک اپنی طرف سے دینے کا اقرار کیا امیر نے وہ ہنڈویان
وکلا سے لے لین اور کہا کہ مہاراج سے ملے بغیر مین یہ کام
نکرون گا آخر وکلا مایوس لوٹے امیر وہان سے روانہ
ہوے موضع موہٹنا پر لشکر چہوڑکر چاندور مین مہاراج کے
پہنچے وقت ملاقات ماجرا کہہ سنایا مہاراج نے کہا یہ حریف کا
فریب ہے جہوٹی بات تو نہین دہوکا نہ کہانا امیر نے مسکرا کر ہنڈویان

جیب سے کاتین مہاراج کے سامنے والدین اور کھا لینے پیلے وہی سکی یکجہتگی کرلی ہی مہاراج یہ دیکھکر ششدر رہگئے ناخن دیکھنے لگے امیر نے تسلی دی کہا اگر سلطنت ہفت اقلیم تمسے جدا ہونے مین ملے مجھے منظور نہین آخر ہنڈیان چاک کرکے پھینک دین مہاراج کو خوش کردیا

داستان مصالحت دولت راؤ و مہاراج ہلکر بمعاہدہ موافقت ظاہری و باطنی اور نہضت امیر و ہلکر جانب مہیر مقابلہ سیندیہ و گھوسلا بالشکر انگریزی اور صلح کرنا انگریزون سے شکست پاکر

جب دولت راؤ سیندیہ اور گھوجی گھوسلا ضلع برہانپور مین آگئے باجے راؤ کے انگریزون سے ملجانے کو بہتر نہ سمجھکر متفکر ہوے ایک معتمد شخص کو مہاراج ہلکر کے پاس بھیجا پیام دیا کہ ہم تم صلح کرکے شریک حال ہوجائین اور انگریزی فوج کو جو باجے راؤ کی امداد کو آئی ہے

اس ملک سے نکالدین ورنہ ہندوستان ہمارے
تمہارے ہاتھہ سے چلا مہاراج ہلکر نے یہ سنکر امیر سے
مشورت کی اور کہا کہ اسوقت مین دشمن قوی ہمارے
درپے ہے ان دونون سے صلح کرلینا انسب واولے ہے
امیر نے مہاراج کی تصویب کر کے کہا قرائن سے دریافت
ہوا کہ یہ دونون اسوقت دل سے طالب صلح ہین لیکن معاند
ومخالف قدیم سے نے اندیشہ صلح کرنا مکر وفریب سے غافل رہنا
دوراندیشی سے دور ہے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم
مصالحت کو چار قلمون سے مشروط کرو اگر وہ بجالائین بے
تکلف صلح کرلو ۱ پہلی قلم یہ کہ کہنڈی راو ہلکر کو جو قلعہ آسیر
مین اسیر ہے رہا کر کے ہمارے پاس بہیجدو ۲ دوسرے یہ
کہ ہلکرون کے ملک سے تم بہی تہانے اوٹھا لو مین بہی
اوٹھا لیتا ہون ۳ تیسری یہ کہ جرنیل واسلی صاحب

جانب دلی سے اور جرنیل لیک صاحب سمت کانپور سے
فوج لیے آتے ہین کسی ایک سے تم مقابلہ کرو دوسرے سے
مین اوس وقت ہم تم ایک دوسرے کی مدد کرتے رہین
بہیجو تمہے یہ کہ جو کچہ اموال و اسباب ہمارے تمنے ناگپور مین
لیے تہے واپس دو مہاراج نے اس رائے کو بہت پسند
کیا سیاس گزار خیر خواہی ہوے پہر ان چارون قلمو
خط مین لکہوا کر کہنڈیراؤ بابا کے ہاتہہ جو دانشمند آدمی تہا
بہیجدیا گہوسلا اور سیندہیہ نے مشورہ کرکے ان تینون طرحونکو
قبول کیا کہنڈیراؤ ہلکر اور اوسکی ماکو قلعہ آسیر سے بلا کر
مہاراج کے پاس بہیجا تمام تہانے ہلکرونکے ملک سے
اوٹھا لیے اموال و اسباب انکے لوٹا دینے کا قسمی وعدہ
کیا جانب ہندوستان کو غیر ملک سمجھکر مہم سمت دکن اپنے
ذمے لی الغرض جب باہم صلح دلخواہ ہوگئی مہاراج و امیر نے

تو ہان سے کوچ کیا اور سامنے سے گذر کر نائی کانو مین آئے
وہانسے ملکر سندہوہ کا گہاٹہ اترکر صبیت پہنچے جو کہ موسم
برشکال تہا چندروز کے لیے وہان قیام کیا دولت راؤ سیندیہ
وررگہوجی گہوسلا مع افواج کوچ کرکے براہ ٹودر و نظر اباد
جٹیہ بے کے گہاٹے سے گذر کر بہولری جوگامین پہنچے اسوقت
ایک کینو پیرو صاحب کا دوسرا ایکل صاحب کا چار پلٹنین
شمرو کی بیگم کی جلیبی توپخانہ فوج خاص ڈیرلاکہہ سوار و پیادے
سیندیہ کے ہمراہ تہے اور ایک کینو با توپخانہ چالیس
پچاس ہزار سوار رگہوجی گہوسلا کی ساتہہ تہے سیندیہ نے افواج
کو دو غول کرکے ایک غول اسی ہزار سوار منتخب مع سلح کا تلاپہ سرکردگی
سدا شیوراؤ دس ہارہ کوس پیشتر روانہ کیا باقی لشکر اور بہیر کو
اپنے ساتہہ رکہا اور مہاراج ہلکر سے جو مع امیر مہیسر مین مقیم
تہے امداد خواہ ہوے یہ حال سنکر ولسلی

نی بھی جو ون سے ... س پر حملہ اور تاخت و
مین تھے اپنی فوج کے دو ٹکڑی کرکے ایک ٹکڑی بارا
ن کے مع فوج پیشوا بمقابلہ مقدمۃ الجیش سیندھیہ
و بھوسلا جرنیل ڈیویڈسن صاحب کے ہمراہ روانہ کی خود دوس
ن اور رجمنٹ سواران و فوج نظام علیخان سے کوچ کرکے
ایسی راہ سے کہ کسی کو خبر نہوئی ناگاہ سیندھیہ اور بھوسلا کے
ملے مین آئے اوسوقت کہ اہل لشکر غافل تھے نرگاوان
توپخانہ چراگاہ مین تھے اگرچہ سیندھیہ اول گھبرایا مگر آخر بجواب
مقابل ہوا توپخانہ آگے بڑہا کر گولے مارنا شروع کیا
لیکن اتنے ہی عرصے مین فوج سیندھیہ خفیہ انگریزون سے
ملگئی لڑائی مین تندہی نہ کی حریف نے غلبہ پایا سیندھیہ
یہ حالت دیکھکر کارفرماے ہمت و جرأت ہوا تھوڑے سے
سوارون سے فوج دشمن پر حملہ آور ہوکر صفونکو چیرتا ہوا

اودہر باہر لیا پہر یون ہی لوٹ ایا اور اس زد و لت
اپنے ہاتہہ سے بہت آدمی مارے لیکن اسکے
انگریزی مین رہگئے اور کچہہ فرار ہوے رگہوجی گہوسلا
الگ کہڑا ہوا یہ تماشے دیکہہ رہا تہا اس حملے مین اوسنے
سیندہیہ کا ساتہہ نہ دیا بلکہ سیندہیہ کے حملے سے پہلے
ہی فرار ہوکر قلعہ کاول گڑہ متعلقہ صوبہ برار مین کہ اسکے
ملک مین تہا پناہ گزین ہوا اس ضمن مین فوج انگریزی نے
یورش کرکے تو پون کے چہرے مارے مہاراج سیندہیہ
تاب ثبات نہ لایا شکست پاکر قلعہ تہالنیر علاقہ خاندیس
مین متمکن ہوا توپخانے جنسی اور کنیو ونکے انگریزونکے
ہاتہہ آئے مگر بیگم سمرو اپنے پلٹنون سے قلعہ باندہکر لڑتی
ہوئی توپخانہ اور متعلقان سیندہیہ کو نکال لائی برہانپور مین
اگئی مہاراج ہلکر نے باستدعاے سیندہیہ امیر کو

منتخب جمعیت کے ساتھہ ادہر بہیجا تہا امیر راہ مین یہ واقعہ
سنکر لوٹ گئے جرنیل ولسلی صاحب نے سیندہیہ
اور گہوسلا کے تعاقب کا عزم کیا رگہوجی گہوسلا نے
اپنی تقصیر سے نادم ہوکر سیندہیہ کو لکہا کہ ملنے جو کچہہ کیا
مین اوس سے پشیمان ہوکر عذر خواہ ہون تم معاف کرو
ہماری تمہاری مخالفت مین دشمن کا مقصود بر آئیگا ملک
ہاتہہ سے جاتا رہیگا یہ خط دیکہکر سیندہیہ قلعہ تہالنیر سے
نکلکر کادل گڑہ مین آگیا اسی عرصے مین فوج انگریزی
وہان آگئی اور گہوسلا کے کنبو سے مقابلہ ہوگیا سیندہیہ نے
انتقام تقصیر گہوسلا یہان ساتہہ ندیا گہوسلا کو مقابلے سے
جنگ چہوڑکر برہانپور کیطرف روانہ ہوا گہوسلا کا کنبو شکست
فاش پاکر پریشان ہوا بینی سنگہ سردار لکہنو لڑائی مین
مارا گیا گہوسلا چند آدمیون سے بہاگ کر ناگپور گیا اور ولسلی

صاحب مظفر و منصور تو بجانے پر قبضہ کر کے برہانپور
ہوسے تین گھنٹے مین فتح کر کے قلعے مین تہانہ قایم کیا گہوسلا
کا خزانہ لیا پہر قلعہ آسیر پر مورچے لگا کر دو تین دن مین اوسے
بہی مفتوح کیا یہ واقعات دیکہکر گہوسلا گہبرایا اپنی مہر و اسلی صاحب
کے پاس بہیجکر آشتی خواہ ہوا پیام دیا کہ جتنا ملک جو قلعے
تم ہمین دو ہم راضی ہین و اسلی صاحب نے صوبہ اڑیسہ
وابرار کی دست آویز اپنے نام لکہوالی باقی ملک اوسے چہوڑا
دولت راؤ نے بہی تاب مقاومت نہ دیکہکر ایسا ملک انگریز کو
لکہدیا صلح کر لی و اسلی صاحب قلعہ آسیر وغیرہ دولت راؤ
کو دیکر پونا کو چلے گئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۱۹ ہجری مین ہوا

عزیمت مہاراج ہلکر جانب شاہپورا پہر اجمیر کو
جانا اور جانب کشنگڑہ باراده مقابلہ لیک صاحب
آنا و نہضت امیر بندیل کہنڈہ اور کالپی کیطرف

مہاراج ہلکر مع امیر لہیر سے اندور میں آئے باہم مشورہ
کیا کہ اب دونو علیحدہ رہکر گذر کرین ضرورت کے وقت شامل
ہو جائینگے الحاصل مہاراج ہلکر بارادہ ملک میواڑ شاہپور مین
آئے اور امیر مع سواران وکنبو سے کرنیل محمد شاہ خان بقصد
بندیل کھنڈ شجا علپور دوراہہ اشٹہ بیرسیا وغیرہ سے زر معاملہ
لیتے ہوے سرونج مین آئے وہان سے کوروائی بہونرا سے
آکر فیض اللہ خان بنگش کو بہیلسے سے معاملہ لینے کو بھیجا
محمد شاہ خانکو معہ کنبو اوسی ضلع مین چھوڑا خود راہ گہاٹہ مالتھون
متصل دہامونی سے کہ قلعہ مستحکم ومشہور ہے موضع بیری متعلقہ
اورچہہ پر آئے موٹی صاحب فرنگی ناظم بندیل کھنڈ جو باندے مین
تھے معہ کنبو جیمس صاحب اور جمعیت راجہ جہانسی ودتیا والہ اور
غول گوسائیان بعزم مقابلہ امیر ابیچ پور مین آئے امیر نے
اوس مقام کا نشیب فراز جہاڑی غار دیکھکر وہان لڑنا مناسب

نہ جانا حریف کو مغالطہ دیکر لہانٹہ مالتھون پر لوٹ آئے بہیر سے
کنیو کو روانی بہونرا سے پر بہیجدیا موٹھی صاحب یہ حال سنکر
سمجھے کہ امیر ذرکر ہٹے اس دہوکے مین جیمز صاحب کے کنیو وس یا منز لہ
سوار گو سائیونکے ساتہہ اسکے تعاقب مین روانہ کیا خود مطمئن
ہوکر باندے واپس آئے جیمز صاحب لشکر امیر سے اولٹی جانب
نو کوس پر آپڑے وہان تجسس حوالی میر کرکے اور اس میدان مین
مجادلہ مناسب سمجھکر گو سائیون سے کہا کہ تم موضع بٹھری پر جاکر
ڈیرا کرو گو سائین غرور ناتجربہ کاری سے مست تھے راضی نہوئے
بولے پٹہانونکی کیا تاب ہے کہ ہمسے مقابل ہون آخر جیمز صاحب
اوس موضع پر جاپڑے اور گو سائین یہین رہے امیر شام کو
بارادہ شبخون مقام سے کوچ کرکے چار کوس پر لشکر دشمن سے
کھڑے رہے تبکو سواران لشکر فیروزی اترنے ایک جانب روشنی
وغیرہ آثار مقام لشکر دیکھکر یورش کی راہ مقصد نپائی صبح

ہو اور معلوم ہوا فوج دشمن یہان سے تین لو س
ور جانب کوہ ہے امیر نے بی اندیشہ عجلت کرنیوالون پر سخت
تب کیا سب نادم ہوکر عذر خواہ ہوے اور تلافی مافات پر مستحکم
ر اوسیوقت دشمنون پر حملہ آور ہوے گو سائین جملہ لشکر امیر سے
ہ ہوکر آمادہ جنگ ہوے ایک غار ہ سامہنے لیکر کہڑے ہو گئے
ر اصیان امیر نے پیہم حملے کئے مگر غار کے حائل ہونے سے
شمن پر قابو نپایا آخر امیر ایک تنگ راہ سے غار کو طے کر کے
محمد سعید خان وغیرہ نو سوارون سے اودہر پہنچے امیر نے مع رفقا
گہوڑے اوٹہائے حافظ حقیقی نے صدمہ بان و تفنگ سے بچایا
امیر نے ہنگامہ جنگ رستم و اسفندیار دکہایا بہت دشمن اسے چھ
رفقاے جان نثار شہید ہوے تین جو باقی رہے تھے امیر کے
ساتہہ داد شجاعت و ثبات قدم دیتے رہے یہ تینون سوار گویا
اقبال و بخت و ظفر تھے کہ یکایک دشمن بہاگنے لگے دو ہزار آدمی

سے پنے سر شیل کو ہا ہی پر پنہار ایک گانو کیطرف جلد سے لے امیر
اونہین اقبال وبخت وظفر کے ساتھہ دور تک متعاقب گئے
گوسائیون نے جو پہر کر دیکھا کہ کُل تین چار آدمیون سے ہم
بہاگے اوراب وہی پچہا کرئے آتے ہین ہمت کرکے لوٹ
پڑے امیر نے اوس مقام کو قابل مقابلہ نہ جانا ایک کانٹون کی
باڑ سے گہوڑا کودا کر نکل گئے ایک زخم بہی امیر کے انگشت
دست پر آیا آخر مظفر ومنصور لوٹے اور گہاٹہ مالتہون سے
ادہر آگئے مہاراج ہلکر نے شاہپور سے اپنے کنبوا اور توپخانے
کو مندسور بہیجا خود با فوج سوارہ اجمیر گئے یہ خبر سنکر جرنیل
لیک صاحب نے با لشکر عظیم کانپور سے کوچ کیا بشرکت جرنیل
سر ونصاحب ملازم سیندہیہ ناظم اکبر آباد قلعہ کول مین تہانہ
قایم کرکے دہلی مین آئے انتظام خاطر خواہ کرکے میدان
پرٹیت گنج متصل دہلی مین لیکلوی صاحب علاقہ سرونصاحب کو

شکست دی بعد علاقۂ میوات مین کنبو چہارم متعلقہ سر دیصاحب
سے مقابلہ کیا آخر باعانت راجہ مجہری اوس کنبو کو بہی منہزم کر کے
قلعۂ اکبر آباد مین بہی تہانہ بٹہایا بعد ازان متہرا ہوتے ہوے
الور ہے آئے مہاراج ہلکر نے یہ واقعات سنکر اپنے متعلقو نکو
راجۂ مانسنگہہ کے پاس جو دہونہیجد یا خود موضع ہرماڑا علاقہ
کشنگڈہ پر جو کشنگڈہ سے پانچ کوس ہے آئے اور اسیر کو
طلب نامہ تاکیدی بہیجا لکہا کہ جرنیل لیکصاحب سے مقابلہ درپیش
ہے اس مہم سخت مین تمکو ہماری اعانت واجب جاننا چاہئے
اسنے خط پڑہکر خیال کیا کہ مین اس ضلع کے مہمات کا
ذمہ دار ہوکر ادہر آیا ہون ابتک گسائیون کی لڑائی کے سوا
کسی مہم مین کارہای نمایان مجہسے سرزد نہین ہوے
مناسب ہمت غالب نہین کہ اس ضلع سے فارغ البال
ہوے بغیر کسی اور طرف جاؤن اسلیے اپنے متعلقین کو

قلعہ گرد ائی مین اور بہیر کو مع کنبو سے محمد شاہ خان گردائی
بہونرا سے مین چہوڑکر اور غلامی خان اپنے وکیل کو کہ بسا ئی
دانائی دار و علمی مطنج سے منصب وکالت تک پہنچے تہے جہاج
کے پاس پہنچکر خود فوج سوارہ کے ساتہہ آگے بڑہے مئو علاقہ
جہلانسے کو لوٹا وہان سے یلغار کرکے للچ پور پہنچے یہان جاسوس
نے مطلع کیا کہ علاقہ مسائلا یا علاقہ کونچ پر دو پلٹن بلم ٹیر وغیرہ
کے مورچے لگے ہین اور اونکی بہیر وہان سے آدہ کوس پر
ہے ایک پلٹن انگریزی ایک رجمنٹ اور جمعیت گوسائیان
ہمت بہادر شامل بنگاہ ہے امیر نے اوسیوقت کہ ایک پہر رات
گئی تہی گہوڑونکو دانہ گہانس کہلوا کر بارادہ شبخون کوچ کیا
جب بلا یا دو کوس رہا بنڈارے سوارون کو بہیر کے لوٹنے
پر متعین کرکے خود پلٹنون سے مقابل ہوے جسوقت مورچے
کی نزدیک پہنچے صبح ہوگئی جو کہ امیر نماز روزے کے بڑے

تھے سخت معرکہ اور یقینی تھا مین بھی نماز صبح
تھے اداے نماز مین مشغول ہوے نماز پڑھکر فتا
اور ناصر قوی سے دعاے فتح و ظفر کرکے سوار ہوے
فوج کے تین غول کئے میمنہ پر محمد سعید خان سرور خان
خان صالح محمد خان معتمدین کو سردار کیا رسالہ خاص
مین دیا میسرہ کو سواران آفریدی و دکہنی متفرقین
آراستگی دی انکو مع افغانان کربا کا نور والا قلب
اپنے ہمرکاب کرکے آمادہ جنگ ہوے جسوقت باہم زدو
خورد ہونے لگی پلٹن والے جو قواعد دان تھے میسرہ
انگریزی گولون کی تاب نہ لاسکے
قلعہ بھاگ کے چلے گئے امیر تہور تخمیر یہ حال دیکھکر
بہ سے فیل نشان کو بڑہا کر دشمنون پر ایسا حملہ
کر اونکو مغلوب کرلیا فوج میسرہ بھی قلعے والون کی

رہبری سے راہ مابین قلعہ و شہر سے اگر شامل ہوا لگ اقبال
امیر ہوسے امیر دلیر کو لڑتے ہوسے اور غول شکست خوردہ
کو لوٹے ہنوز دیر نہوئی تھی کہ انگریزی فوج منہزم ہوئی
پانچ ضرب توپ چالیس پیٹیاں اور بہت سامان امیر
مظفر کو غنیمت ملا اس لڑائی میں لالہ خیالی رام رائی ہمت رائے
کا بھتیجا کارہاے نمایاں کرکے زخمی ہوا اور کئی آدمی
دلاوران نامدار سے مجروح ہوسے کچھہ کام آئے اسّی
فرنگی کشتہ و خستہ ہوسے پلٹن کے تلنگے بہت مارے
گئے پنڈارے سواروں نی بھیر والوں کی ہوشیاری
سے قابو نہ پایا کچھہ منہزم سے لوٹ لائے کہ دور والے
وہاں سے کوچ کرکے شہر کونچ میں جو کئی بن سے
پانچ کوس پر انگریزی کنبو کا مقر تھا پناہ گزیں ہوسے
مظفر و منصور وہاں سے نہضت فرما کر ایلچ پر آئے

دوسرے روز جو سے تھوان پر جو یہان سے دس بارہ
کوس ہے اور انگریزی کمپو بھی وہین جا پڑا تھا پہنچے تمام روز
محاصرہ کیا اسی حال مین ہرکارے نے خبر دی کہ دو پلٹن
انگریزی کوچ آنے کو کالپی کے قریب خیمہ زن ہین امیر نے
سنکر خیال کیا کہ اگر اسے کمپو سے لڑتے رہے اور ان دو
پلٹنونکا تدارک نکیا مہاراج ہلکر کو ضرور لڑائی پیش آئیگی
آخر اسی خیال پر کاربند ہوے شباشب برسم یلغار کالپی پہنچے
ساٹھہ کوس کا یلغار کیے ہوے پچھلی رات کو پہنچتے ہی پلٹنونپر
حملہ آور ہوے ایکدم مین دشمنون کو مغلوب اور اونکی
سردار کو گرفتار کر لیا باآنکہ وہ سردار جرنیل لفٹن صاحب
کا بھائی اور افسر عظیم الشان تھا فدیے مین زرخطیر دیتا تھا
امیر نے باقتضاے جوانمردی کچھہ پروا انکی اوسے رہائی
دی پھر ارادہ کانپور کا کیا لیکن پایاب راہ جو معلوم نتھی

فتح عزیمت کرکے شہر کالپی مین داخل ہوے تاراج شہر کا حکم دیا
بہت مال و متاع لشکر کے ہاتھ آیا دوسرے دن دو شتر سوار
مہاراج ہلکر کے مقام ہرہارا سے بہیجے ہوے طلب نامہ تاکیدی
لیکر آئے امیر نے وہان سے کوچ کیا قصبۂ آٹا کو لوٹکر کوچ پر متوجہ
ہوسے جین صاحب فرنگی کو جو معہ کمپو کونچ سے نکلکر ناموٹی صاحب
کی مدد کو باندی جاتے تھے دو پہر تک محاصرے مین رکھا
آخر کار بیحاصل سمجھکر طرح دی اور یلغار کرکے براہ ایلچ گروائی
آے جوکہ اس رات دنین ستر کوس پہرے تھے تیس ہزار
سوارون سے کل تیس سوار ہمرکاب رہے تھے لیکن جسوقت
گروائی مین آئے اور سنا کہ نواب شہامت خان سردار
مہاراج ہلکر سے جو ضلع بورے شاہ آباد علاقہ سیندھیہ کی تحصیل مین
مصروف تھے جان بتیس فرنگی نے تیسون توپین لے
لین امیر نے چاہا کہ اسیوقت پہنچکر توپین چہڑا لین مگر

ون مین طاقت نہ تھی دوپہر ٹہر چار پانچ سو سوار
یکے ہمرکاب لیکر جان تبیس کے تدارک پر قصد کیا مقام شاہ دہورہ
محمد شاہ خان کے کنبو مین پہنچکر دو ہزار سوار کنبو کے ساتھ سیے
ور آگے بڑہے جان تبیس قصد امیر سے آگاہ ہوکر خائف ہوکر ان
سری اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہوئے امیر نے
بو تیاکر اونکے لشکر کی بہیر لوٹی اور معاودت کی بنا دہورے
کنبو کو لیتے ہوے کرڑوائی آگئے اس عرصے مین سواران
اہی جو تہک رہے تھے آگئے امیر سب کو ہمرکاب لیکر سرونج
ین آئے جو کہ بوقت یورش زمینداران بہیلسے نے زر معاملہ
دینے سے پہلو تہی کر کے بمرافقت جان تبیس فیض اللہ خان
کے گھوڑے اور کچھہ اور سامان لے لیا تہا امیر نے
انکی گوشمالی اہم سمجھکر سرونج سے نہضت کی بہیلسے کا
محاصرہ کیا

لیکا صاحب کا مالی سین اور لوکین صاحب کو مہاراج
ہلکر کے تعاقب پر متعین کرنا انمین مقابلہ ہونا
انگریزون کا منہ موڑ کر لوٹنا مہاراج کا متہرا تک متعاقب جانا

جب مہاراج ہلکر نے جرنیل لیک صاحب کے مقابلے کے لئے
جو دہلی و آگرہ سے با فوج جرار الور آگئے تھے اجمیر سے
کوچ اور ہر باڑے پر مقام کیا جرنیل موصوف نے مالی سین
صاحب اور لوکین صاحب کو چھ پلٹن چار ہزار نو ملازم
ہندوستانی سوار پانسو سوار بہڑیچ چار پلٹن چار ہزار
سوار با بوسیندیہ سردار علاقہ دولت راؤ سیندیہ کے
ساتھ مقدمۃ الجیش کیا یہہ دونو سردار کوچ کرتے ہوئے
ہر باڑے سے تین چار کوس پہ آگئے مہاراج ہلکر نے اوسوقت
بسبب شامل نہونے امیر کے طرح دی گہاٹہ تولائی سے

مہاراجہ کوٹہ سے معاملہ لیا اور بڑہ یہ اڑا جہیر الوبور
سے گئے پھر مندسور پہنچکر شامل کینو ہوے جرنیل لیک صاحب
سوٹہ لوائن علاقہ جے پور تک آگئے تھے بخوف عزمیت
امیر جانب بندیلکھنڈ و تباہی کار جنگ آزمودہ پلٹنون و سواران
رجمنٹ گورا وغیرہ ہمراہ لیکر کانپور کو لوٹ گئے اُدن دونون سردارونکو
مع افواج مذکورا ایکہزار سوار جے پور کے اور ہمراہ دیکر دس بارہ ہزار سوار
اور اتنے ہی پیادون سے مہاراج ہلکر کے تعاقب مین روانہ کیا
دونو سردار کوچ کرتے ہوے کوٹہ کے علاقہ مین آئے
وہان سے سواران جے پور اور بابو سیندہیہ کے پلٹنونکو
رخصت کرکے سات آٹھ سو سوار مہاراجہ کوٹہ کے ہمراہ لیکر
براہ درہ مکندرہ ایکنرل آگے درے سے کروت پر مقیم
ہوے رام پورے بہانپورے ہنگلاج گڑہ وغیرہ مواضع
متعلقہ ہلکر مین سے اپنے تہانے بٹہاتے ہوے آگے بڑھے

ہلکر نے یہ احوال سنکر اپنے کینبو کو کروت کی طرف روانہ
کیا جب کینبو کروت سے ایک منزل پر آگیا فرنگیون سے نے
بابو سیندہیہ سے مشورہ کیا یہ دربردہ مہاراج سے ملا ہوا
ہتا بولا کہ مین اس امر مین کچھہ صلاح ندونگا مبادا آپکو بیاس
ہمقومی میری طرف سے ہلکر کی رعایت کا ظن ہو ہان اتنا کہتا ہون
کہ حریف اندنون بہت پرزور ہے اس سے اسوقتمین عہدہ برائی
متصور نہین صاحبان عالیشان نے کہا نہین ہم تمہاری طرف سے
بدظن نہین جو بات تمہارے نزدیک بہتر ہو کہو آخر بابو سیندیہ نے
براہ فریب کہا کہ پلٹنونکو واپس کردو تا کہ درہ مکندرہ سے پرے
ڈیرہ کرین فوج سوارہ کو یہان رکہکر مقابلہ کرو کہ مغلوبیت کے
وقت سوار بہی ہلکر پلٹنون سے جا ملین صاحبان انگریز مغلوب
ہراس تہے فریب و راستی مین تمیز نکر سکے بابو سیندیہ کے کہنے
پر کاربند ہوے اوسی دن بابو سیندیہ نالی سین صاحب

صاحب ... ساتھ لو ... سوار ... ور

مین رہے اس عرصے مین مہاراج ملکر بھی جمعیت

... مودہ اگر شامل کمپنو ہو گئے اور باتفاق کوچ کرکے

تین کوس پر کروت سے پہنچے سواران پنڈارہ نے بحکم مہاراج

قراولی شروع کی دونون فوجون کے درمیان گاردہ

ندہ کر کھڑے ہوے تہوڑی دیر مین مہاراج بھی تہوڑے سوارون

پنڈارون مین آگئے انکے آتے ہی انگریزی سوار ہٹے مہاراج

ہے آخر مہاراج نے ایک دو حملون مین منہزم کرکے تعاقب کیا

صاحب اور بہت گورونکو مار لیا فضل خان سردار فوج کوٹہ

س لڑائی مین کام آئے فیض طلب خان سردار بہرچ زخمی ہوے

مہاراج بہت سامان جنگ غنیمت پاکر بفتح وفیروزی درے سے

ورے خیمہ زن ہوے مالی سین صاحب لے اوکین صاحب

کا مارا جانا لشکر کی تباہی سنکر بہت پیچ وتاب کہاے اپنا دہان

رہنا مصلحت سمجھکر کوٹے سے آئے تاجہ ظالم سنگھہ نے شہر مین
طلب کیا ظالم سنگھ اگرچہ بظاہر دوستی کا دم مارتا تہا پر شہر مین آنے پر
راضی نہوا بولا آپ بیرون شہر مقیم ہوجئے وقت پر امداد کو مین
حاضر ہون صاحب موصوف نے قبول کیا ظالم سنگھہ دانشمند نے اس
خرخشے کو اپنے ملک سے دور کر دینا بہتر سمجھکر ایک دو دن گھاٹے کا
ضابطہ کرکے مالی بین صاحب کا کوچ کروا دیا صاحب موصوف
عبور چنبل کرکے چنبلا تک پہنچے مہاراج اپنے توپخانہ و کنبو سے کے
پیچھے رہجانے سے ادہر ہی رہے عجب اتفاق ہوا کہ بر وقت
عبور توپخانہ انگریزی دریاے چنبلا سے چالیس پچاس سوار غلامی
خان کے ہمراہی جو وصول زر معاملہ کے لیے مہاراج کی طرف سے
کوٹے مین تھے سبر کو چنبلا پر آئے انگریزی فوج نے جو غلبہ
ہراس سے خویش و بیگانہ مین تمیز نکر سکتے تھے انکو حریف متعاقب
جانکر اُس سخت غلابے سے توپونکو نکالنا متعذر سمجھکر توپونکا چھوڑنا

اپنی جان بچانا غنیمت جانا ہیں ضرب توپ وہین چہوڑ گئے غلام
خان کے ہمراہی وہ توپین سلے ہوئے اس عرصے مین مہاراج بہی کرہ
درہ مکندرہ سے نکل آئے تہے کنبو کو پیچہے چہوڑ کر تہوڑے بہت کار آزمودہ
سوارونکے ساتہہ فوج انگریزی کے تعاقب پر آئے مالی سین صاحب
جو اپنی پلٹنون کا قلعہ باندہے ہوے بہگونت گڈہ تک پہنچے تہے
دریاے بناس سے عبور کرتے ہی مہاراج کو متعاقب دیکہکر گہبرائے
پر ناچار ثابت قدمی کرکے گولے مارنے لگے مہاراج توپخانہ ساتہہ
نلائے تہے انہون نے بخشی بہوانی شنکر کو دوسرے گہاٹ سے
عبور کا حکم دیا بخشی مذکور دوسرے گہاٹ سے جو قریب تر تہا عبور
کرکے اوس نصف فوج انگریزی پر جو اودہر اوتر چکی تہی زدردہ ہوا
مالی سین صاحب یہہ معاملہ دیکہکر اون توپونکو جنسے مہاراج پر گولے
مارتے ہے تہے اودہر ہی چہوڑ کر بصد دشواری عبور بناس کرکے
ادہر آئے اور متفق ہوکر چلے مہاراج نے ان توپونپر بہی

قبضہ کیا اور تعاقب چھوڑا اگر فوج انگریزی قواعد جنگ مین ماہر تھے
قلعہ باندھے ہی جاتے تھے حملے کے وقت مہاراج کو بازون سے
رد کرتے اسیطرح افتان خیزان ٹورہ دونگر کی راہ سے خوشحالگڈھ
مین آئے وہان پہر بہر دم لیکر مہاراج کے محاصرے سے تنگ اگر
ایک توپ باقی ماندہ کو بھی چھوڑ گئے بنڈون پہنچے اسنگھہ مہاراج
نے جرأت کر کے حملہ کیا انگریزی پلٹن کی بارسے دوسو آدمی ہمراہی
مہاراج مارے گیے بہت زخمی ہوے ماکھن سنگھہ کرنیل کام آیا
مہاراج نے بھی بہت تلنگو نکو گرایا آخر لڑائی بیسود سمجھکر تعاقب چھوڑا
متھرا مین اگئے فوج انگریزی فتحپور سیکری کی راہ سے قلعہ اگرہ
مین داخل ہوئی یہان سے مہاراج نے غلام خان کو کہ ہمراہیان
امیر سے توڑ کر اپنے ساتھہ لے لیا تھا اور بخطاب نوابی سربلند کیا
تھا دس بارہ ہزار سوار دیکر ضلع کول مین بھیجا خود بباعث بیماری
متھرا مین رہے کینو توپخانہ وغیرہ جو لبسرداری ہرنا تھہ چیلا سے پیچھے

مہاراج

دلی گئے یہ واقعات ۱۸۰۲ء تھے

جب لارڈ لیک کانپور سے براہ متھرا آنا

بتدارک کینو سے مہاراج جانب دھلی

روانہ ہونا مہاراج ہلکر کا متعاقب جانا

فرخ آباد پر یورش کرنا جرنیل لیکصاحب سے

بابا کینو اور مہاراج کا لو ٹکر ڈیک آنا

جب جرنیل صاحب نے کانپور مین سنا کہ ہلکر متھرا پہنچے جب انگریزی

پلٹنین اور صاعقہ بار توپخانے ہمراہ لیکر آگرہ مین آئے غلامی

ن وغیرہ کول مین عزیمت جرنیل سنکر ہراسان متھرا کو لوٹ آئے

جرنیل لیکصاحب بھی بڑے لشکر اور بہت سامان سے متھرا کے

پاس آگیے مہاراج نے شہر سے دو تین کوس باہر آکر ڈیرا

کیا جو کہ مہاراج کا کینو دلی پہ بیت گئے تھے، کا محاصرہ سے
جرنیل اوکٹرلونی صاحب ناظم دہلی سے لڑ رہا تھا لیکصاحب نے بعزم تدارک
کینو دلی کا قصد کیا مہاراج نے ہرناتھ چیلے کو فرمان لکھا کہ دلی سے
مورچے اُٹھا کر اور پر آجاؤ بہاو بہاسکر نامی اپنے کارپرداز کو جو تدبیر
و کاردانی مین یگانۂ آفاق تھا باستدعاے موافقت و پناہ
دہی راجہ بھرت پور کے پاس بھیجا خود بتعاقب جرنیل لیکصاحب
متوجہ ہوے متھرا سے دلی تک محاصرے مین ایسے ایسے نمایان
کام کیے کہ انگریز متحیر رہے باآنکہ تین مرتبہ مہاراج کا گھوڑا گولے
سے اُڑ گیا خدا نے اس دلاور کو بچایا لڑائیان ہوتی رہین لیک
صاحب نے شبخون کی بہت تدبیر کی موقع نہ پایا چند روز یون
ہی حقیقت رہی فتح و ظفر کسیکو نہوئی پر اکثر غلبہ مہاراج کو رہا
اسی حال مین دونو لشکر دلی پہنچے یہانسے مہاراج نے ہرناتھ
چیلے کو جو دلی سے لوٹ کر اور گیا تھا لکھا کہ ڈیگ مین مقیم رہو خود

بچاس بیس بچاس ہزار سوار سے شرقی ممالک انگریزی مین ہنگامہ آرائی
کے عزم پر یلغار کرکے باکیت سر دمنہ ہوتے ہوے سنابلی آے
وہان انگریزی دو پلٹنین پڑی تہین وہ زمیندار سنابلی سے
قلعہ مین پناہ خواہ ہوئین سنابلی والا مہاراج سے ملا ہوا تھا
راضی نہوا آخر پلٹنون نے ایک افتادہ گڑھے مین پناہ لی مہاراج
طرح دیکر دو تین روز مین فرخ آباد تک پہنچے کنارۂ گنگ پر کنپ فتحگڑہ
کے قریب خیمہ زن ہوے صاحبان نظامت فرخ آباد جو کنپ
مین تھے کشتیون پر سوار ہوکر اُس پار دریا کے چلے گئے
مہاراج ایک مقام کرکے دوسرے دن کانپور کیطرف کوچ کرتے
تھے کہ نواب ناصر جنگ والی فرخ آباد نے جو انگریزون سے
ملا ہوا تھا سر مست خان نام اپنے چیلے کو بہیجکر دعوت کی مہاراج
نے قبول کیا تمام روز تک رقص و سرود مین مشغول رہے
بادۂ غفلت سے مست ہوے جرنیل لیکصاحب نے دلی ہین

اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک غول پلٹنون اور ہندوستانی
سوارون کا بسرکردگی فریزر صاحب مہاراج کے کمپو کے تدارک
پر متعین کیا دوسرا غول ترک سوارون ہندوستانی رسالون کا
جنگ آزمودہ تین یا چار پلٹنون کے ساتھہ اپنے ہمراہ لیا یلغار سے
مہاراج کے تعاقب مین نہضت کی جب تلنگے سوارون کے ساتھہ چل سکے
فی کس پانچ روپیہ یا پانچ اشرفی دیتے ہوے فرخ آباد سے سات
آٹھہ کوس پر آپہنچے اگرچہ بعض زمینداروں کے ہرکارون نے خیرخواہی
کی راہ سے مہاراج کو یہ خبر پہنچائی لیکن نواب فرخ آباد نے
مہاراج کو باور نہو نے دی جو کہ مہاراج نے بھی اُسی دن چالیس
کوس پر ہونا جرنیل صاحب کا سُنا تھا نگڑے غافل رہے آرام سے
سوگئے پھر ڈاک کے ہرکارے نے خبر دی کہ جرنیل صاحب
پانچ کوس پر آگئے مگر خدمتگار مہاراج نے تغلیط کر کے آقا کو نہ جگایا
نصف شب گذری تھی کہ جرنیل صاحب دو ہزار سوار و تلنگے اور

اسپی توپونکے ساتھہ لشکر کے قریب لگے حسن اتفاق سے
اوسوقت باروت کی پیٹی مین آگ لگی اور وہ اڑی اوسکی غریو سے
مہاراج خواب غفلت سے چونکے اور جلد اسپ خاصہ پر سوار ہوکر باہر
نکلے اکثر سواران ہمراہی جو مستعد و مسلح تھے ساتھہ ہو گئے جرنیل
صاحب نے انپر شبخون کیا اسپی توپون کے چھرے مارے ہمراہیان
مہاراج جو ہنوز سنبھلے نتھے تاب ثبات نہ لائے چھرے سے بہت
کشتہ و خستہ ہوے مہاراج کی شکست ہوئی مہاراج کا چیلا
ہرناتھہ تین کینوا اور علی غول اور پچیس ہزار سوار سے ڈیگ کے پاس
جھیل پر پڑا تھا جرنیل فریزر صاحب و برنصیاحب تلنگون کی چھہ
پلٹنین اور ہندوستانی سوارون کی ایک رجمنٹ لیکر دہلی سے
اسکے تدارک کو آرے تھے یلغار کرکے ڈیگ سے پانچ کوس کو دہن
پر آگئے رات کو کوچ کرکے آہستہ آہستہ جانب ڈیگ چلے جھیل سے
ورے لشکر مہاراج سے دو کوس کے فاصلے پر شہیرے پہر دست

راست پر قلعہ ڈیگ کے ہوسکنے سے اندیشہ کرکے بہیر کو وہان
چہوڑکر جانب چپ سے کمپنوون پر حملہ آور ہو سکر ناتہہ چپلیے نے ضیغم ڈیگ
کے ٹیلو پر بڑی توپونکو چڑہایا اور اپنی فوج کو بطرف نشیب جاکر بنگاہ
لشکر انگریزی پر گولے مارے اس باعث سے اون بہیر مین
ایک تہلکۂ عظیم پڑا جرنیل فریزر صاحب بہی مکرر یورش مین مبتـ
لا ہوکر زخمی ہوے دانایان فرنگ نے اضطراب واختلال فوج
دیکہکر بہیر والون کو ہرکارے کی زبانی کہلا بہیجا کہ مژدہ باد جرنیل
لیک صاحب تمہاری کمک پر آگئے لشکر حریف اب شکست پایا ہے
خبردار کوئی بیدل نہو بہیر والے یہ بشارت سنکر قوی دل ہوے
سب نے یکبارہ لشکر مہاراج پر یورش کی اشرف بیگ داروغہ توپخانہ
کمپنو انگریزون سے ملا ہوا تہا اسنے سپاہ کو منتظم رہنے ندیا اور
بابو سیندیہ اور تانتیا سندہیہ نے اسوقت لڑنے مین تندہی نکی
فوج مہاراج کی شکست ہوئی انگریزی فوج نے توپخانہ لے لیا

منہدم ہو ان و واضراب باقی ماندہ شہر

متحصن ہوا ہر روز شہر سے نکلکر جنگ قراولی کرتا اور شہر

جاتا جرنیل فریزر صاحب اس زخم کاری سے جان بلب تھے

پنی فوج کو وہان سے اوٹھاکر پانچ کوس پر جانب متھرا چلے گئے

ن عرصہ ہلاک ہوے ہزا تہہ چیلے نے مع سواران ہمراہی

سے نکلکر فوج انگریزی کو گھیر لیا اور بہت تنگ کیا قریب

قرار پر فرار کو اختیار کرین پر اسی عالمین جرنیل لیک صاحب

چٹھی افسران فوج کے نام انگریزی ڈاک مین آگئی بدین مضمون

ہمنے مہاراج ہلکر کو شکست دی اُنکی جمعیت پریشان ہو گئی فوج

جرنیل فریزر مین تسلک مبارکباد فتح سرہوئی اُسے رات چیلے نے

ی اپنے گروہ کی شکست سے آگاہی پائی محاصرہ سے طرح

آدہی رات گئے ڈیگ مین لوٹ آیا مہاراج بہی جریدہ فرخ

آباد سے کوچ کرتے ڈیگ مین آگئے جرنیل لیکصاحب جو متعاقب

آئے تھے متھرا مین آکر جرنیل فریزر صاحب کی فوج کو سنبھال کر
بڑے سازوسامان سے ڈیک پر آئے سرسواری شاہ برج پر
یورشس کی بڑی توپین لشکر مہاراج کی لے لین مہاراج نے
اپنے کو مع فوج شہرپناہ سے باہر نکالا جرنیل موصوف نے انہیں
کی توپون سے انپر گولے مارے اور بالا قلعے کو گولون سے
گرا کر وہان تہانہ قایم کیا مہاراج دو چار روز جنگ قراولی کرتے
رہے پھر کو بھیر مین آگئے اشرف بیگ کپتان لشکر مہاراج سے
نکلکر فوج انگریزی مین داخل ہوا یہہ واقعہ بہی سنہ ۱۲۲۰ ہجری کا ہی

مہاراج ہلکر کا بھرت پور جانا امیر کو بھیلسے کمک
پر بلانا جرنیل لیک صاحب کا بھرت پور پر مورچے لگانا یورش
کرنا نیل رام رہنا امیر کا آنا انگریزون کا محاصرے

بیدل ہونا امیر کا سنبھل مراد آباد سے غارت مین اموال لانا بیلغار لوٹکر بھرت پور مین مہاراج سے آملنا

جو کہ بہاؤ بہاسکر وکیل مہاراج نے بھرت پور جاکر وہانکے راجہ رنجیت سنگ کو بافسون وفسانہ مہاراج کا دوستدار کر لیا تہا مہاراج ہلکر بھرت پور مین داخل ہوے اور کنیو و علی غول جمعیت بابو سیندیہ و تانیا سیندیہ چار پانچ پلٹنین چار ہزار سوار ان سب ہمراہیون کو زیر فصیل شہر بطرف انار دروازہ جانب مغرب مقیم کیا خود چالیس پچاس ہزار منتخب سوارون سے کدم کہنڈ لیے متہرا دروازے اٹل بند دروازے تک درمیان مشرق وشمال خیمہ زن ہوے جرنیل منصور فتح ڈیک سے مغرور چوبیس جراید پلٹنین اور کئی جمعیتین پندرہ بیس ہزار ترک سوار توپخانہ بے شمار رسالہ محمد عمر خان وغیرہ سواران

ہمراہی مہاراج کہ قریب دو ہزار سوار ترک مروت کرکے لشکر مہاراج
جدا ہوکر شامل افواج انگریزی ہوگئے تھے ان سبکو ہمراہ لیکر دروازہ
پر بہرت پور سے جانب غرب بطرف انار دروازہ و کومہر دروازہ
آپڑے ہرچند بخت سنگہ راجہ بہرت پور نے مخبر کے پیام وسیلے
عذر کیے کہ آپ مالک ہندوستان ہین آپ کو ایک زمیندار سے
لڑنا مناسب نہین طرح دینا شایان سرداری ہے مین معذور
ہون اقتضاے مروت سے امانخواہ کی اعانت مین مجبور ہون
مگر جرنیل لیکصاحب کوئی مانتے تھے امیر اسوقت مین پہلے
پر ہورہے جہاسے مترصد فتح تھے کہ مہاراج کا خط باطلاع ماجرات
و کوائف حالات مشعر تاکید طلب پہنچا اگرچہ ابتری حال مہاراج سے
رنج ہوا پر آزردگی خاطر سے جواب صاف لکھدیا کہ مین اسوقت مین
نہین اسکتا سبب آزردگی پہلے کچھہ بیان ہوا کہ مہاراج نے
انتظام مہام امیر غلامی خان پر موقوف سمجھکر محض بعضی نالایقون

کے اغوا سے اوسکو اپنے پاس بلالیا تہا اور امیر کی خرابی احوال کا خیال کیا تہا انہین ایام مین کہ دو مہینے محاصرے کو گذرے تہے امیر بیمار ہو گئے مرض کے اشتداد سے خوف کر کے تمام سامان توشکخانہ ڈیرے فرش وغیرہ خیرات مین دیکر خداوند کریم سے مستشفی ہوے حکیم کریم کے فضل سے صحت بہی پائی نصرت بہی بہیلسہ مفتوح ہوا غنیمت مین سامان بہت ہاتہہ آیا بہیلے فیض اللہ خان بنگش رسالہ دار ملازم امیر وہان کی ضبطی پر اٹہارہ لاکہہ روپیے کے متعہد ہوے چار پانچ لاکہہ سے زائد کی سبیل نکر سکے اور مستعفی ہوے پہر یوسف خان عامل سرونج نے قدر معلوم کا تعہد کیا امیر نے چالیس پچاس لاکہہ کی چٹہیان سپاہ کی اس جاداد پر کر کے وہان سے کوچ کیا گنج باسودے پر آئے جو کہ اس امتداد محاصرہ مین سپاہ کی تنخواہ بہت چڑہگئی تہی پہر تاپور جانیکا خرچ تک بہی نتہا سپاہ کو تنخواہ وصول کرنے پر وہان چہوڑ چکے تہے اسلیے

مین سو سوارون سے دیورسے کو رجہامر کیطرف جو ساگر و جبلپور

کے درمیان وہان سے چالیس کوس ہے تھے کوچ کیا مرض سے

صحت کلی نپائی تہی پالکی مین دو منزل کرکے وہان پہنچے اور

مشہور کیا کہ مین امیر خانکی طرف سے زر معاملہ لینے آیا ہون وہاکے

رئیس نے جمعیت قلیل دیکھکر کچھہ پروا نکی دوسرے روز جب تمام

سپاہ امیر آگئی راجہ نے ملازمت حاصل کی عذر سے پچاس ہزار

معاملے مین دیے راجہ ساگر نے بہی تین لاکھہ روپیہ معاملے کے

وہین داخل کیے مردنسنگہ راجگڈہ منڈلاو غیرہ اوس ضلع کے

سب رئیسون نے معاملے دیے اب ان سب سردارون نے

متفق اللفظ و المعنے امیر سے کہا کہ ہمین ساتھہ لو درہ ریوان سے

نکلکر میرزا پور بنارس پر تاخت کرو جرنیل لیکصاحب نے کہ

حشمت امیر سے ڈرتے تھے بندیلکھنڈ مین جرائین دیکھہ

چکے تھے موٹھی صاحب ناظم بندیلکھنڈ کیوسطے سے پیام دیا کہ پھلے

بویین ۱۹ ۔ حب نے جوافرار وہاں ۔

ایا تہاتیرہ لاکہہ روپیے کا ملک اوسیر مستنزادلوتاخت وتاراج جیونپور
وامیر عالی ہمت نے قبول نکیا جواب دیاکہ ہمارا عزم ہے تمام
ہندوستان پر حکمرانی کرین اتنا سا ملک وہاں کیون لین مترجم
نزدیک کردار گوار کی یہ گفتار صاف گزاف ہے کہان عالی ہمتی
اور ہندوستان کی حکومت پر قناعت امیر کو یہ خیال بہی
نآتاتہا وہ جوانمرد تو تاخت تاراج مین تماشے دیکہتا جی بہلاتا تہا
القصہ اس عرصے مین مہاراج سے کئی نوشتے آئے جنمین بلحاجت
الحاح تقاضاے طلب تہا امیر نے ایسے وقت مین شریک نہونا
وقت سے دور سمجہا دیوری کو رجہا مر سے لوٹکر کوروائی بہورا کی
آئے وہان سے محمد شاہ خان کے کنبوا اور اپنے متعلقات
کو دس بارہ ہزار سوار پنڈارے قادر بخش رمضان خان وغیرہ
کے ساتہہ ہمرکاب لیا تاگو پنڈت نواب شہامت خان ملازمان

مہاراج کو کہ اوس ضلع کی تحصیل میں تھے رخصت کیا مہاراج گرمی کے دین
بھونڈ کی راہ سے کوچ کرتے میری کو لارسن مین پہنچے انباجی
انگلیہ سردار علاقہ سیندہیہ وہان مقیم تہا بڑے تپاک سے ملا
عرض پرداز ہوا کہ مہاراج دولت راو سیندہیہ دجسونت راو
ہلکر دونو سردار کم سن ہین دشمن و دوست کو نہین پہچانتے
میری شرم تمہارے ہاتھ ہے امیر نے دلجوئی و تسلی کی باتین
کہین پہر فرمایا کہ اگر میرے سوا کسے اوسکے واسطے سے سوال
جواب تصفیہ نکروگے مین تمہارا شریک حال ہون انباجی کا دل
قوی ہوا لشکر گزاری کے بعد بولا محمد شاہ خان کے کمنیو کو مع
جماعہ خدام محلسرا یہان چہوڑ دیجیے مین بہرطور گزار اکرتا رہونگا
ضرورت کے وقت اور دو چار ہزار سوار کے ساتھہ حاضر ہونگا
امیر نے اوسکی گفتگو پر راستی کے آثار پاکر قبول کیا محمد شاہ خان
کو مختار الدولہ خطاب دیکر مع متعلقان انباجی کے پاس چہوڑ دیا

بیرہ سواروں سے عبور ندر پہنچے نیز
ریلیشمین جو وہان خیمہ زن تہین ڈرکر کوچ کیطرف کوچ
امیر دو چار روز تحصیل معاملہ وہان مقیم رہے اس عرصے
جرنیل جون صاحب نے جو مع کینو سے اثناگر بڑودہ علاقہ گجرات
ضلع مالوہ مین آگئے تھے انباجی کو لکھا کہ سرکار کینی اور مہاراج
دولت راو سیندہیہ کی مصالحت جانتے ہو پہر تم کو ایک امر سے
ہیہ سے ہو بدخواہان کینی کو کیون پناہ دیتے ہو امیر سکے
سے جدا ہو جاؤ ورنہ فوج انگریزی کو اپنے سر پر پہنچا جانو جنیل
حب کی بہی ایک چٹہی اسی مضمون کی آئی انباجی نے
مختار الدولہ کو جواب دیدیا مختار الدولہ اس معاملہ سے سخت
پشیان و مشوش ہوے راجہ دہرجن سال کیچی نے جو انباجی
پاس تہا مختار الدولہ کو آسیمہ سر دیکہکر تسلی دی اسنے
ڈیکر سنا دہبورہ متعلقہ مالوہ مین آگیا مہاراج رانا ظالم سنگہ

راجۂ لوٹہ نے جو مخالف نام نہایت عادل وہوشیار سردلت
امراسے مشورت کرکے چاہا کہ متعلقان امیر کو اپنے علاقہ مین محفوظ
رکھکر امیر کو ممنون کرے اسلیے محمد نور خان نامی افغان کو جرکو خوا مرا
اسکے معتمد علیہ تھے بطلب متعلقان امیر روانہ کیا خان موصو
سے ملے اور کہا کہ ہم اتنی وسعت نہین رکھتے کہ کنبوا اپنے پاس،
مصارف دین ہان متعلقان امیر کے آرام سے رہنے کے لیے
خالی کردیا ہے باطمینان رہین معتمدان امیر نے
جانا متعلقان امیر کو شیرگڈہ مین پہنچا دیا مختار الدولہ
اوس ضلع کی تحصیل مین مصروف رہے زان بعد دولت را
سندہیہ کی ملازمت اختیار کرکے ایک اور کمپنو کی در
مشغول ہوگئے امیر گوالیار سے کوچ کرکے جنبل اوترکے دہنو
سیہان محمد خان آفریدی وغیرہ جرنیل لکھا
ستادی سطعیز اس مرتبہ وا سلیصا

عوض صلح پر اٹھارہ لاکھ کا ملک بڑہایا امیر نے قبول فرمایا جو جواب
سابق پیش کیا فرستادون نے فرستندے کو پہنچا دیا جب
اس سوال و جواب کا حال راجہ رنجیت سنگہ کو معلوم ہوا اسنے مہاراج
سے کہا کہ اگر امیر انگریزون سے صلح کرلین اور تمہین تنہا چھوڑ دین
تو بڑی مشکل ہو مہاراج نے جواب دیا کہ وہ مجھسے مواخات کر چکے
ہین کبھی خلاف برادری نکرینگے تم بھی میری طرح اونکی طرف سے
مطمئن رہو جب امیر کوچ کرتے بھرت پور سے بیس کوس پر آگئے
جرنیل لیک صاحب نے امیر کے ملجانے کے بعد فتح قلعہ کا عقدہ انجا
ہوجانا جا کر بے شکست فصیل یورش کی لیکن راجہ بھرت پور کی شجاعت
و ہوشیاری سے منہزم ہوے بہت گورے اور تلنگے مجروح و منہدم
ہوے مہاراج نے غلامی خان کو لاکھ روپے کے ساتھ امیر کے
استقبال کو بھیجا اور لکھا کہ اسوقت میری تقصیر و زر و زیر پر کچھ خیال
کیجیے بلنا دیکیل اور جرمانہ لیجئے امیر نے روپیہ سپاہ کو تنخواہ مین دیکر

کوچ کیا فتحپور سیکری مین آئے مہاراج یہان پر پیرا آگئے
بغرض استقبال ہر
استقبالیش لائے تجدید مواخات و مصافقات کے بعد دونونے
بھرت پور کی طرف کوچ کیا اوسدن بھرت پور سے پانچ کوس ورے
ڈیرہ کردیا دوسرے روز اپنے جیش مقدم کے مخیم پر پہنچے مہاراج
اپنے فرودگاہ پر گئے امیر یہان رہے دوسرے روز قلعے کے آگے
میدان مین تین سو سوارون سے پرا جمایا علم فیروزی پرچم جھکایا
پھر نقیبون چوبدارونکو یہہ حکم دیکر کہ تعبیتہ لشکر جب آئین یہین
ٹھہرائے جائین خود بیندرہ بیس سوار کے ساتھہ مہاراج کی ملاقات
کو اونکی فرودگاہ پر کہ وہان سے دو کوس تہی گئے دونو سردارون نے
خوشی سے ملاقات کی کہانا کہایا اختلاط و اتفاق کی باتین کین
اسمین فرودگاہ امیر کی جانب سے دور غبار نمایان ہوا دونو متردد
دیکھہ ہی رہے تھے کہ ہرکارے آئے انگریزی بارہ رجمنٹ اور
اور چار پلٹونکی امیر کے ڈیرے کی طرف آنیکی خبر لائے امیر جلد

حریف پر حملہ ... وسی ہی ... ہ پرا ... وردو ... سے

یہ فوج انگریزی کی قلعہ بندی قواعد سے گولہ اندازی سے

میاب لوٹایا امیر کو غیرت سے غیظ آیا ہمراہیون سے کہا

جلد متلاشی و منتشر ہو جاؤ پس پیشتر جب وہ اعدا پر حملہ

و جوانمردون نے متفرق حملے کیے اعدا سے لگے سخت تقلیش

ہوئی انگریزی فوج دبی اسیحال مین مہاراج بہی آگئے امیر خوش

ہوے مہاراج سے کہلا بہیجا کہ تم اعدا پر اونکی پشت پر پہنچکر زور دو

اپنی طرف متوجہ کرو پہر دیکہو کیا ہوتا ہے لیکن مہاراج نے کوتہ

اندیشی سے سمجہا کہ فتح جنگ امیر ہی کے نام پر ہوگی میری محنت

نے سود ہے یہ رک رہے امیر زیادہ مشغول ہوے اسی حال مین

انگریزی فوج کو معلوم ہوا کہ جرنیل لیکصاحب کی یورشس آج

بہی ضائع ہوئی اہل قلعہ نے فصیل سے بان و تفنگ مارکر ہٹا دیا

یہ بہی گہبرا کر امیر کے مقابلے سے ہٹے بعض سوارہ ہمراہیان

امیر متعاقب گیے جب دونو فوجین باہم ملگئین متعاقبین لوگ
امیر سے آملے اس واقعے سے دو دن بعد راجہ بہرت پور نے
امیر کو بلاکر بتعظیم و اعزاز ملاقات کی گذشتہ واقعات مین ثبات
و شجاعت پر تحسین و آفرین کرکے اس معرکے مین ہمت و جرأت
چاہی امیر نے کہا فتح و نصرت قادر قوی کے قبضۂ قدرت مین ہے
اور توفیق شجاعت و ثبات بہی اُسیکی طرف سے ہے مین بقدر اختیار
اس جنگ مین سعی و ہمت کرونگا آپ مطمئن رہین لیکن مجھے اپنی
سپاہ کی تنخواہ دینے کو دس لاکھ روپیے کی ضرورت ہے
راجہ نے کہا ہم دیتے ہین یہ کہکر روپے کی سبیل کردی سپہدار
و سپاہ فارغ البال ہو گیے کئی دن کے بعد راجہ نے امیر سے
کہا متہرا کیطرف سے انگریزی فوج کی رسد آتی ہے یہان سے
پانچ چار کوس پر ہے جو ہر شجاعت دکہاؤ رسد فوج تک
پہنچنے ندو امیر جمعیت موجودہ سے سوار ہوے جمشید خان

سید سردر خان وغیرہ دلاور نیقادود ہے
الون پر قضاے مبرم کی مانند جا پڑے تہوڑی دیر مین پلٹنون کو
برہم کرکے توپین اور سامان رسد لیکر لوٹنا چاہتے تہے کہ توپ
آواز آئی پوچہنے سے معلوم ہوا ہمراہیان رسد فوج انگریزی سے
بس ہیرا ایک گانو مین پناہ گزین ہین بابوسینہ ہیہ نے اونکا
صرہ کرلیا توپین مارتا ہے امیر نے کہا سینہ ہیہ نے بڑی حماقت
انگریزی فوج توپون کی آواز سنکر رسد والون کی مدد کو جائیگی
واقعہ دگرگون ہو جائیگا یہ گفتگو تمام نہوئی تہی کہ انگریزی فوج
آگئی امیر نے کہا بابوسینہ ہیہ سے کہو اپنی حماقت کا نتیجہ لو
ہمراہیان رسد کمک پاکر بابوسینہ ہیہ پر بڑہے باڑین ماریں
فوج سینہ ہیہ منہزم ہوئی اپنی اور امیر کی لی ہوئی توپین چہوڑ
گئے ہمراہیان امیر بہی انکو بہاگتا دیکہکر بہاگے امیر دو چار سواروں کے
میدان مین رکہئے اور اسیطرح سرگرم جنگ رہے کے خیر خواہ اپنے

یہ حال دیکھکر لہا بیسود جان دینا عقل سے دور ہے تنہا ایک لشکر
بر آنا دشوار ہے امیر پیستکر لشکر کے پیچھے ہوے چاہا کہ فراریون کو روک
لین روک نسکی ناچار بیل نشان کی طرف آئے اور اون دو سو سوار دنکو
جو نشان لیے کہڑے تھے ساتھہ لیکر دوبارہ اعدا پر حملہ آور ہوے
پہر تو یہان تک لڑے کہ اونکو ہٹا کر اونکی فرودگاہ پر پہنچا دیا راجہ
رنجیت سنگہ فصیل پر سے یہہ تماشا دیکہہ رہا تہا اوسنے امیر کو بلایا
کمال تعظیم سے پیش آیا کہا مینے آپکو جتنا سنا تہا اوس سے زیادہ پایا
لڑائی کے بگڑ جانے کا باعث سپاہ ہے تم کچھہ خیال نکرو یقین
ہے پہر کسیوقت اسکا عوض کر لوگے دو چار روز کے بعد پہر مہاراج
اور راجہ نے امیر کو بلایا متہرا سے دوبارہ حریف کی دوسری
بڑی رسد آنیکا حال سنایا اور کہا اس مہم کا انجام فتح و شکست
کا آغاز ہے اگر یہ رسد انگریزی فوج مین آگئی انکو بڑی مدد ملیگی
ایک عرصے تک جسسے باستقلال و اطمینان لڑنے کی قوت ہو جائیگی

بدن مع و ظفر تمہارے نام ہے امیر نے اس مہم کے سر کر نیکا
ذمہ لیا مقام سے کوچ کر کے بہرتپور سے تین کوس انگریزی لشکر
سے دو کوس متہرا کی راہ مین خیمہ زن ہوے جو کہ انگریزی
لشکر بہت قریب تہا اسلیے امیر ہر وقت مستعد و ہوشیار رہتے
آدہ آدہ کوس پر سوارون کی چوکیان چارون طرف کر دین
انگریزی پلٹنون سے جنگ قراولی کرتے اس اثنا مین ہرکارے
نے خبر دی کہ متہرا سے جو رسد آنے والی تہی چار پلٹنون
اور چار ہزار سوار کے ساتہ آتی ہے امیر نے یہہ سنکر سپاہیونکو
حکم دیا کہ متہرا کی طرف بڑہو خود مہاراج کے پاس آئے مہاراج
سے کہا مقتضاے عقل یہہ ہے کہ جرنیل لیکصاحب بطرف رسد
میرا قصد سننگے منتخب لشکر سے کمک کو پہونچینگے مقامون پر کچہہ لشکر
براے نام رہجائیگا اُسوقت تم یہان رہے ہو ڈلنے سے بچلو ہمت
و شجاعت مین صرفہ نکرو اور اگر اسکام کو دشوار جانو یہان

مجہے رہنے دو تم رسد پر جاؤ مہاراج نے کہا نہین رسد مین بہی
جاؤ مین یہان ہون جو کچہہ مجہسے ہو سکیگا مین کرونگا القصہ
امیر بے تاخیر ادہر روانہ ہوے اپنے سوارون سے ملکر تہوری
دیر مین رسد والون پہ پہنچے امیر کے پہنچتے ہی پلٹنون نے
قلعہ باندہا قواعد سے آمادہ جنگ ہوے جنگ قراولی شروع
ہوئی کچہہ دیر نہوئی تہی کہ جرنیل لیک صاحب چار پلٹنین بارہ رجمنٹ
دو ہزار سوار ہندوستانی اسپی توپخانہ لیکر رسد والون کی کمک
پر آگئے امیران سب کے لڑنے کی فکر مین تہے کہ مہاراج بہی ایک
طرف سے آگئے امیر نے اونکی تحمیق کرکے تاسف سے کہا
اگر میری صلاح دید کے مطابق کیا جاتا مدعا حاصل تہا مہاراج
کچہہ عذر کرکے چپ ہوگئے امیر نے وہان سے قریب ایک جگہہ
خیمہ کیا اسلیے کہ دن آخر ہوچکا تہا صبح کو اپنی فوج کے تین
غول کرکے خود مع سواران خاص و پنڈارہ و دکہنیان

میسنہ میں کھڑے ہوے میسرہ مین ٹھاکرج کو کھڑا کیا جینا بہاؤ
کو جو مہاراج کے سرداروں سے تہا مع بعض سواران ودکہنیان
مقدمۃ الجیش پر کہا تا شام مجادل رہا تہا سے جنگ مین بہاؤ مذکور
گولون کے سامہنے نہ ٹہر سکا لوٹا مہاراج ہلکر بہی قابو نپا کر پہرے
امیر بجنگ قراولی لڑتے رہے حریف کو سبقت سے مانع ہوے
جب شب ہو گئی دونوں لشکر قریب مقابل جم ٹہرے امیر
مع مہاراج رات بہر حریف کا محاصرہ کیا سحر جرنیل نے پلٹنون کا
قلعہ باندہ کر رسد کو درمیان لیا اور کوچ کیا امیر نے چاہا کہ جلد تر
حریف پر حملہ کرین لیکن مہاراج نے بمبالغہ منع کیا کہا حریف
اسوقت نہایت مستعد و ہوشیار ہے یورش کچہہ کام نہ دیگی
میری فوج کو جو حریف نے جنگ فرخ آباد مین شکست دی
ہے اور اسلیے میرا رعب انگریزون کو نہین رہا مبادا اسطرح
اسوقت تمکو شکست ہو اور تمہاری مہابت بہی جاتی رہے

بندیل کھنڈ مین فتحین پاکر تمنے جو شوکت پائی ہے وہ قتل لئع ہوگا
ابہی بہت کام کرنا ہے امیر نے طرح وہی مقام پر آکے دو تین
دن کے بعد راجہ بھرت پور نے امیر و مہاراج کو بلاکر مشورت کی
کہاکہ دونو سرداروں کا ایک جگہہ رہنا مناسب نہین صلاح دید
وقت یہ ہے کہ ایک یہان مقابل رہے دوسرا ملک حریف کی
تاخت و تاراج کرے ہلکر نے بعذر واماندگی اپنے لشکر کو بچایا
کہا ہم مین اب طاقت نہین امیر کا دل بڑہاکر انہین اس مہم پر
نصب کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا ہے

امیر کا جانب وطن مالوفہ یعنی سنبہل جانا جرنیل سکاٹ صاحب سے مقابلہ ہونا طرح دینا اکثر اہل لشکر کا تاراج مین نعماے بیکران پاکر جدا ہوجانا امیر کا بھرت پور کو واپس آنا

جب ر جہ بھرت پور و اج ی صوابدید دریافت ہوئی
بیچ سواروں سے بعزیمت کتھیر کوچ کیا صاحبان گھاٹ سے معالہ
گڈھ سے گوکل پر آئے اوسے لوٹا پھر براہ جوار کموتہ پر گئے
رجمنٹین انگریزی وہان کے قلعے کو گھیرے دوندی خان
وہان کے زمیندار کو محصور کیے پڑی تھین آمدامیر باستعدنا
دوندے خان اپنے تدارک کو سمجھکر مولناک قلعہ علیگڈھ
کو لوٹ گئین پھر کموتے سے کوچ کر کے براہ بسنے نگر و سرسنی پور
و جلال پور مکانات واقعہ ساحل گنگ بوٹ گھاٹ پر پہنچے اور
ڈیرہ کیا اوسدن تلاش راہ پایاب مین نشتر کوس پھرے
مقصد نپایا ناچار وہان سے چلکر براہ پریچھٹ گڈھ پایاب
تلاش کرنے قمرالدین نگر پر آئے اُسدن بھی تیس کوس پھرے
پر کشتی سے ساحل مراد تک نہ پہنچے مایوس ہوکر لوٹے اور
ارادہ کیا کہ سرفرازنگر دہر دوراگھاٹ سے جو بہت دور تھا

عبور دریا کرین اسمین ایک خضر صفت بوڑہے نے وہین پایاب
کا پتا دیا بیر مرد نشان بتا کر غائب ہوگیا امیر نے عبور کا ارادہ کیا
اگرچہ پایاب کے آثار نہ پائے تھے مگر باعتصام حبل المتین توکل دریا مین
گہوڑے ڈالدیے بلند اقبالی سے دریا پایاب ہوگیا گہوڑون کے تنگ
تنگ تر نہوے لشکر کی بکریان تک نکل گئین پرے جاکر موضع دہتورہ
پر خیمہ کیا دوسرے دن امروہہ مخیم لشکر ہوا وہان سے رات کو کوچ
کرکے چار گہڑی دن چڑہے مرادآباد پہنچکر انگریزی فوج سے
جو وہان تہی مقابلہ و مجادلہ کیا فوج انگریزی بیشتر ماری گئی بقیۃ
السیف بہاگے امیر نے تمام اسیران جیلخانہ چہوڑ دیے سبکو
خرچ دیکر رخصت کیا اور باین لحاظ کہ تاخت تاراج سے اس ملک کے
باشندے گہبرا جاینگے کچہہ کاربراری نہوگی مرادآباد کو نہ لوٹا
رامگنگا اوتر کر رامپور کیطرف کسی گانو پر خیمہ کیا وہان کسی خیرخواہ
مخبر نے خبر دی کہ یہان رتن چند دیوان لکہنو کا خزانہ ہے

امیر سے ... وزدہ وفیض

اللہ خان قدیمی کو دفینہ نکالنے کو بہیجا ان سرداروں سے
ادہ مخبر کو کہدوایا پہلے امتعہ نفیسہ کمخاب دوشالے کی
پہر روپیے ملے احمد خان نے کہ ایک عالی ہمت سردار تہا
جنس ہمراہیون کو خواہش سے زائد دیے بقیۃ البدل پینتیس
روپیے امیر کے پاس لے آئے ہرچند مخبر نے کہا کہ روپیونکے
اشرفیان ہین مگر فیض اللہ خان بنگش وغیرہ نے شام ہوجانے
خیال نکیا کہا نہین اب یہان کچھہ نہین دوسرے دن امیر
نے انگریزان پر جسمین کئی کمپنیان تلنگون کی تہین یورش
خندق سے یورش نے کچھہ فائدہ نہ پایا تب مورچے جمائے
آدہی رات گئے امیر کے ہرکارے جرنیل اسکاٹ صاحب کے ہرکارونکو
جو چٹھیان لیجاتے تہے پکڑ لائے اون چٹھیون سے دریافت
ہوا کہ جرنیل موصوف با فواج جرار اوسی دن دوپہر تک

آنے والا ہے امیر سنے وہان رہنا مناسب نجانا کوچ کرکے بلدہ ٹانڈا
کاشی پور پہنچے ویرہ کیا صبحکو جرنیل اسکاٹ صاحب متکلف صاحب
سکندر صاحب مالی صاحب باجند پلٹن و سواران ہندوستانی
مراد آباد آ ے امیر کو نپایا امیر وہان سے کوچ کرکے مکانات زیر کوہستان
متعلقہ کمایون مین ہوتے ہوے باج پور آ ے اوس بستی کو لوٹا
اور ایک ہفتہ وہان قیام کیا بندہ ارے ہمراہی امیر بیلی بہیت کیطرف
گئے اس ضلع کی تاراج مین مصروف ہوے اسکاٹ صاحب مراد آباد
سے کوچ کرکے رامپور آ ئے نواب نصر اللہ خان رئیس رامپور سے
حال لشکر امیر دریافت کیا کہ باج پور تک پہنچا امیر کاشی پور بستی کو
کو غارت کرتے دھام پور نگینے پر آ ئے اُسدن کوچ نسب سے اہل
لشکر متفرق ہو گئے تھے امیر تین چار ہزار سواروں سے نجیب آباد
مین آ ے وہان سے بہت سامان کرانہ وغیرہ لوٹ کر
کیرت پور پہنچے وہان اہل لشکر مجتمع ہو گیے امیر نسد تانکے

مسلمانون اور بلوچ یہی ہوگئے بہ فوج مسلمانان دلاور
الغرض آنا کی راہ لی اسی حالین جرنیل لیک صاحب با فوج جرار آ بہی
پہنچے اور جنگ فراوانی شروع ہوگئی امیر نے یون ہی شب
تک دشمن کو عاجز کیا آدہی رات سے گئے مقاتلہ غیر مفید سمجہکر طرح
دی ہوکر براہ شیرکوٹ افضل گڑہ بد آئے اہل فوج کے جمع ہوجانے
کو کہ کوچ شب سے متفرق ہوگئے تہے وہان ایک مقام کیا
ہنوز بیس ہزار سے جمع ہوے تہے خاص سوارون اور پنڈارون
مین خانہ جنگی ہوگئی تہی پنڈارے لشکر سے دو کوس علیحدہ
ٹہرے ہوے تہے اسی حال مین جرنیل اسکاٹ صاحب
کئی پلٹنین بیسی توپخانے لیکر آ پہنچے امیر اتنی ہی جمعیت سے
قصد مقابلہ کیا صف میمنہ کو سرداران جان نثار جمشید خان
محمد سعید خان رحمت خان سے سجایا میسرہ مین باقی محمد خان
شہامت خان کو افریدیون کی ساتہہ جمایا خود بدولت و اقبال

سوا سواروں سے معدمہ ... یا ہو سے میمنہ

دلاور جمشید خان محمد سعید خان سنے حریف پر حملہ کیا

ز میسرہ پر زور دیا آفریدے نہ ٹھہر سکے ہٹے امیر اکون کو

لیکے آفریدیون کے روکنے کو لوٹے امیر ہنوز آ

پہنچے تھے اکون کو غایت تہور سے تاب تاخیر نرہی جمشید

سعید خان دلاوروں کو حملہ آور دیکھکر انہوں سنے بہی

یا توپ کے چہرے کی ایک باڑ ایسی پڑی کہ سب کام آے

اور سرداران دلاور سنے تلوارونکو خون اعدا سے خوب سیر

لیا آخر دو تین آدمیوں سے کشود کار دشوار جانکر یہ بہی

گئے پنڈارے جو پشت فوج حریف پر تھے قابو پاکر

ن لشکر انگریز پر راضی ہوکر رزمگاہ سے ہٹ گئے امیر لو

اُس مقام پر آئے جہان اکون کو ٹہرا گئے تھے اُ

نہ دیکھکر سمجھے کہ ی فہمایش لے اکون کو نرد

ف جو مر

چلے وہان سے مع فیل نشان او

نا پچاس سوارون سے جو وہان کہڑے تہے میدان

حریف فیل نشان اور انبوه سواران دیکہکر پیش قدمی

امیر نے چار گہڑی وہان توقف کرکے رشہر کیطرف کوچ کیا

ہان سے استہ پور پہنچکر اوس مکان کو تاراج کیا آدہی رات

ہان سے کوچ کرکے تہا کر دوارے کاشی پور ٹانڈے ہوتے

سے پہر مراد آباد آے اور شب باش ہوے اوسدن کوہستان

مین پہرنے سے ستر کوس کی منزل ہوئی دوسرے دن

وزیرپور پرگنہ سنبہل سے تین کوس ہے فوج کے ڈیرے کرواے

رہڑ ی دن رہے ترینہ سراے سنبہل وطن قدیم مین تین مین

سوارون سے داخل ہوے رئیسون اور بزرگون سے

ہر ایک کو لایق شان خلعت و انعام دیئے خود دستشکو وہان

رہے فوج کو حکم دیا کہ نصف شب سے چندوسی کی جانب
کوچ کرین خود بعد نماز صبح کے بعد سوار ہوکر چندوسی مین فوج سے
ملے زر معاملہ کے ایصال مین دو تین مقام کئے وہان سے
بریلی کے مفتی کو جنسے معرفت سابقہ تھی لکھا کہ منتظر رہو ہم بریلی آتے
ہین جرنیل اسکاٹ صاحب اس حال سے مطلع ہوے مرادآباد سے
کوچ کرکے بریلی اور چندوسی کے درمیان آگئے اسی حال مین
جاسوس نے خبر دی کہ سکندر صاحب دو ہزار سوارون سے
سنبھل مین آئے ہین امیر نے عزم بریلی کرکے علی پور پر جو سنبھل
سے تین کوس ہے آگئے سکندر صاحب نے گھبراکر کاروان سرای
اور تھی خان کے باغ مین جسکی محیط دیوار ہے پناہ لی امیر نے چاہا
کہ سکندر صاحب پر یورش کرین اور اقبال سکندری کو حشمت دارا کردین
مگر صاحب مذکور کے بدمضمون پیام دینے سے کہ میرے مارنے
سے آپکی فتح نہوگی آپکے بھائی پٹھان جو میرے ساتھ ہین مرے

جا ملے اور مولوی علاؤ الدین صاحب کے منع کرنے سے بھی کہ امیر کے
قدیم آشنا تھے یورش سے باز رہے وہان سے کوچ کرکے امروہے سے
دو کوس پر ڈیرہ کیا بیندارے ہمراہی امیر جو تاخت و تاراج
کی ممانعت سے آزردہ ہوکر بطرف دوابہ چلے گئے تھے مالی سین
صاحب کے تعاقب سے عاجز ہوکر اس مقام مین آملے مالی سین بھی
دو ہزار سوارون سے متعاقب آئے امیر آمادہ جنگ ہوئے
صاحب مذکور تاب مقاومت نیاکر براہیم پور کے احاطے مین گھس ہوئے
امیر بھیرا سوارون کو ایکطرف کرکے پانسو پیادون سے
آمادہ یورش ہوئے اس حالمین کچھ بینڈارے سنبھل کی طرف سے
آئے انسے ایک اور فرنگی کے آجانے کا حال اہل لشکر نے
سنا سراسیمہ آمادہ گریز ہوئے امیر نے بھی ناچار وہان سے
کوچ کیا چاندپور پہنچکر مقیم ہوئے صبح کو کہ روز عید تھا وہان
عید کی نماز پڑھی اسمٹ صاحب جو بتعاقب امیر مامور ہوا تھا

امروہے مین آیا دو چار سو آدمی نجاد لشکر امیر کے وہان پہنچے
تھے عرصۂ غارت ہوسے مالی سین بہی اگر شامل ہمٹ ہوا امیر نے
تباہی بزم نگاہ سنکر غضبناک ہو کر فرمایا کہ اب ہمین انکا تدارک ضرور ہے
اہل فوج سے کہا تم مقابل مقاتل رہو ما بدولت دو چار کوس گشت کر کے
اعدا کی پشت پر گرتے ہین اہل فوج نے بجا آوری فرمان بہ عہد و پیمان کی
گئے راتہی کو کوچ ہوا امیر پالکی مین سوتے امروہے سے
تین کوس پر پہنچے تھے وہان آنکھہ کہلی دیکہا کہ اہل فوج سے
باقی محمد خان شجاعت خان وغیرہ سو سوار ہی رہگئے امیر سمجھے
کہ انگریزون کے خوف سے چلدیے یا تاخت تاراج مین بہت
نقد و جنس پاکر گہرون مین جا بیٹھے اسی فکر مین تھے کہ فوج
انگریزی امروہے سے نکلکر مقابل آئی اگرچہ فوج انگریزی
امیر کی صولت سے ڈرے ہوے تھے اور لشکر امیر کا متفرق تھا
ہو جانتے تھے پر امیر نے جمعیت قلیلہ سے افواج کشیرہ

بلا مناسب نہ جانا ... دی آنحضرت گہاٹ گنگا اترکر
پہنچکر ڈیرا کیا اسدن بہی ستر کوس کی منزل ہوئی وہانسے
بلا ماپور غارت کنان کوتہ پر آ سے مقام کیا دوندے خان
از ضلع شرف نا ب ملاقات ہوسے یہان ہمراہیون کی جاں مری
رسوار تھے امیر نے چاہا کہ انگریزون سے جنگ مری کرتے
مین رفیقون سے مشورہ کیا فیض اللہ خان بنگش کے ایما سے
ن آفریدی جمشید خان منور خان عبداللہ خان قدیمی
سب سردارون نے کہا کہ ہم چند رفیق آپکے ہمراہ ہین اگر
ہمین ہلاک کرنا ہے منظور ہے کیجیے اور کوئی مفاد اس
جنگ مین نہین ورنہ بہرت پور کی راہ لیجے امیر نے کہا فتح و
شکست قلت وکثرت پر موقوف نہین اور نا کہ اس قلیل
جماعت سے کیا ہوگا پر مین جنگ مرہی مین ماہر ہون اتنے
ہی آدمیون سے اعدا کا قافیہ تنگ کرونگا تمام ملک مین کہین

آرام دونگا تمہاری خوشی یہین سہی یہین مین بہرت پور
کیا لون گا تمہین تنخواہ کہان سے دونگا تقاضے کروگے خرچ
مانگوگے فیض اللہ خان نے کہا جبتک بہرت پور رہیگا
تنخواہ یا خرچ نہ مانگیگا مین اقرار نامہ لکھکر سب سے مہرین کروا دیتا
امیر راضی ہوئے اقرار نامہ لکھوالیا کوچ کیا جوار آئے وہان
تھان کے قریب کوس بھر پر یہان ہرکارے نے خبر دی کہ
آپکے آنیکا حال سنکر انگریزون نے دو رجمنٹ و ...
پایاب کے بہیجے ہین امیر مسافت دراز طے کر چکے تھے گھبرا
اور پایاب کی تلاش مین گئو گھاٹ کیطرف جمنا کے کنارے
کنارے چلے اسدن بھی ساٹھہ کوس کی منزل ہوئی معبر
مذکور سے ایک کوس پر پہنچے تھے کہ غبار لشکر دور سے معلوم ہوا
ہرکارے نے امیر کے کان مین کہا کہ انگریزی رسد اکبر آباد سے
بہرتپور جاتی ہے چار پلٹن دو ہزار سوار ہمراہ ہین امیر نے

حکمت عملی سے یہ امر مخفی رکھا ہمراہیون سے کہا جاتے ہو یہ غبار
گیسلے ہے سب نے کہا ہم نہین جانتے امیر نے کہا متہرکے باشندے
خوف غارت سے بہاگے جاتے ہین بہت نقد و جنس انکے پاس ہے
اگر ہمت کرو اور انکو لوٹ لو اموال کثیرہ پاؤ سب نے بخوشی قبول کیا
تہوڑی دور گیے تھے کہ جمعیت راجہ ہاترس سے جو اسطرف دریا
کے پایاب کے ضابطے پر مقیم تہی ایک پلٹن پانسو سوار سے مقابلہ
ہوا انہون نے لشکر کو لشکر امیر سمجہا مگر فرار قرار پر اختیار کیا سوار
بہاگے پیادے اور جو لوگ کہانا پکاتے یا اور کام مین مشغول
تہے کشتہ و خستہ رہگئے امیر بعجلت تمام دریا اوترے پرلے کنارے
ہی دیکہا کہ فوج انگریزی مستعد اور مسلح ہمراہ ہے ہمراہی گہبرائے
گہبرائے امیر نے تسلی دی سمجہا یا کہ اب بہاگنے مین بہی جانبر
ہونا محال ہے مین انسے جنگ قراولی کرتا ہون تم نشیب مین ہوکر
فتحپور چلے جاؤ آخر یون ہی ہوا امیر یہی طرح دیکر فتحپور مین لشکر سے

آملے وہان دو چار مقام کیے مہاراج نے امیر کا فتحپور مین آجانا
سنا ملاقات کو آے ایک رات وہان رہکر مع امیر بہرت پور
آگیے اس عرصے مین مہاراج اور جرنیل لیکصاحب سے کئی بار جنگ
قراولی ہوئی تہی اسی حالمین جرنیل جونصاحب معہ کینوُ سے
آنا گرگڑہ مالوے سے لیکصاحب کی کمک کو آے شہر نیاکام
دیکہکر لیکصاحب سے کہا تمنے اتنا زمانہ اس خفیف مہم پر ضائع کیا
آخر سبکی راے جرنیلی یورش پر متفق ہوئی اور یہہ قرار پایا
کہ کینوسے جرنیل لیکصاحب جانب مغرب آنار دروازے ڈیرا
کرین اور اُسی طرفسے یورش کرین جب اہل قلعہ اُدہر متوجہ
ہون جرنیل جونصاحب خفیہ جہاڑی سے گزر کر جانب مشرق
کدم کہنڈی کی طرفسے حملہ آور ہون قلعہ فتح کرلین رنجیت سنگہ
راجہ بہرت پور اس قرارداد سے آگاہ ہوے ہر جانب کا بندو
بست کرلیا جسوقت افواج انگریزی نے حسب قرارداد مذکور

لینیو پر سے ر

اج کے توپخانے والون نے جو زیر شہر پناہ تھے چہرا مارا
بڑا ٹکڑا انگریزی فوج کا ضایع ہوا جرنیل لیک صاحب کے
ایسے خندق سے گزر گئے تھے کچھہ فصیل کے نیچے کچھہ خندق مین
خندق سے ورے گرے کسی قدر جو نیچے بہاگے
حب کے ساتھی خندق تک بھی نہ پہنچے تھے اگرزن ہی
مین کہیت رہے بعضے اسی جہاڑی کی راہ سے فراری ہوے
مہاراج اسوقت بجمعیت جریدہ متصل پہول باڑی قریب کدم کہنڈے
راجہ بہرت پور کے پاس تہے افواج انگریزی کو منہزم دیکھکر
متعاقب آئے بہت سپاہیون کو کشتہ و خستہ ڈال کر لوٹ
لگے اسی حالمین مہاراج کے کنبو والون نے انگریزی توپخانے
پر یورش کرکے کئی توپین انگریزی لے لین مگر مغرور ہوکر
تغافل ہوگئے کاروبار خورش مین مصروف ہوے انگریزی

توپخانے والے موقع پاکر آگرے اپنی توپین اور کئی توپین
کینیوسے مہاراج کی لیگئے کئی دن کے بعد انگریزونکو معلوم ہوا
کہ ہلکر اور راجہ بھرت پور نے دولت راؤ سیندھیہ سے
موافقت کرلی ہے گھبراے اور مشورت کو جمع ہوے آخر یہ
قرار پایا کہ راجہ بھرت پور سے صلح کرلینا اور اسکے تدارک کو
اپنے ملک کی طرف لوٹنا بہتر ہے راجہ بھرت پور نے بھی اس
خیال سے کہ مہاراج ہلکر کے مصارف دینے مین بہت زیر باری
ہوئی سیندھیہ کے بلانے مین زیادہ تر تنگ حالی ہوگی کچھ
جرمانہ انگریزونکو دیکر قلعہ ڈیک چھڑالیا اور صلح کرلی مہاراج
وامیر کی اعانت نہ کرنے پر عہدنامہ لکھدیا جرنیل لیکصاحب
معہ افواج بھرت پور سے تین کوس پر متھرا کیطرف جا پڑے
اب امیر کٹھیر سے لوٹے اور اس ماجرے سے آگاہ ہوے
جرنیل لیکصاحب نے قابو پاکر لشکر مہاراج پر شبخون کیا

اگر امیر موقع پر بہاگ گیا حریف کو ناکام لوٹا دیا راجہ بہرت پور سنے یہ راز مہاراج پر ظاہر نکیا تہا دونون سنے ایک روز صلاح کرکے امیر کو دولت راؤ کے ملے آنے پر متعین کیا سیلگڈہ بہیجا روانگی اسکے بعد سرجی راؤ کہاٹیہ سیندہیہ کا سسر قریب بہرتپور آیا رنجیت سنگہ سنے راز کا مخفی رہنا محال سمجہکر مہاراج ہولکر سے برملا کہدیا کہ مین صاحبان انگریز سے صلح کر چکا ہون اب تمہارا یہان رہنا بیفائدہ ہے مین تمہارے مصارف نہین دیگا مہاراج یہ سنکر بدحواس ہوگئے آخر سنبہلکر وہان سے نکلنے اور سیلگڈہ پہنچنے کے فکر مین مشغول ہوئے جرنیل لیکصاحب نے مطلع ہوکر اپنی فوج کو سدراہ کیا اتفاقاً فوج جرنیل اور سرجی راؤ کہاٹیہ کے ہمراہی پنڈارون مین مجادلہ ہوا پنڈارے منہزم ہوئے ظفریافتہ تعاقب مین راہ سے ایک منزل ہٹ گئے مہاراج کو موقع ملا بجمعیت جریدہ نکلے

سیل گڈہ مین پہنچے مہاراج سے اسکے ہی بعد لوآفا سے جاملے
مگر بخشی بہوانی سنگہہ مرتضی خان بنگش بہادر خان وغیرہ
سرداران ہولکر رفاقت چہوڑکر جرنیل لیکصاحب کے ساتہہ ہوکے
امیر سیل گڈہ مین سیندہیہ سے مل چکے تہے مہاراج سے ملے یہ واقعہ بہی
مہاراج و امیر کا باہم کنگاش کرکے اپنا جی انگلیہ کو
تنگ کرنا مصارف کے لیے روپیہ لینا انگلیہ کے ایما سے
دولت راو کا انگریزون سے ملجانا امیر و مہاراج کی موافقت چہوڑنا
ایکدن امیر و مہاراج نے سیل گڈہ مین مشورت کی چاہا کہ کوئی
سبیل حصول زر کی نکالین سپاہ کو مطمئن کرکے انگریزون سے
پہر مقابلہ کرین آخر یہ ٹہری کہ سیندہیہ سے کہین شاید وہ کوئی
تدبیر معقول کر دین غرض اونسے کہا یہہ بہی ظاہر کیا کہ ہارے
پاس بیش بہا جواہر بہت ہین لیکن اندنون یہان

یہین سیٹھ ہیہ جواہر م امین ا

چاہین میرے ہاتہ سے لیجائین امیر سے نے کہا ان باتون

ین نکلتا کوئی چلتا ہوا ڈہب بتاے ہین پریشانی سے

جواب دیا کہ ابا جی انگلیہ کے پاس لاکہون روپیہ

اگرچہ ہمارا نوکر ہے مگر ہمین نہ دیگا تم اپنے طور پر اوس سے

چاہو تو خود بہی صرف کرو ہمین بہی دو مہاراج نے کہا

امیر ہی لینگے سیٹھ ہیہ نے اجازت دی امیر اُٹھے

کے پاس پہنچے اُس سے کہا تم سیٹھ ہیہ کے ملازم ہو

دار ہو ہم بہی سیٹھ ہیہ کے خیرخواہ ہین اور بے زری سے

تمہین امداد ضرور ہے اس حال مین روپیہ نہ دینا مروت سے

ر ہے انگلیہ نے صاف انکار کیا امیر نے بہت سمجہایا مغیہ

انا چار یہ کہا کہ جواہر گرو لیکر روپیہ دلوا دو نہ مانا امیر اوٹ

کو ماجرا سنایا مہاراج نے بالاراؤ انگلیہ سے کہ

بھائی کو بلا کر سمجھایا ایسے بھائی کو سمجھاؤ ۔۔ روپیہ
زر لاکھہ روپے ملتے ہین بڑی بات نہین اسکے کہنے سے
انگلیہ نے ایمان کھویا تب تو امیر نے مہاراج سے کہا اگر
دو کچہہ زر دیگر روپیہ لو مہاراج راضی ہوگیا امیر تک پہنچے
سوال و جواب ہوے امیر نے انگلیہ کا ہاتھہ پکڑ کر اٹھا لیا
باتین کرتے اپنے خیمے تک لے اور کہا اگر تمہارے پاس روپیہ
نہین تو چند روز میرے خیمے مین رہو انگلیہ کے ہوش اڑ گئے
پر امیر نے نہ چھوڑا کئی دن اپنے ہان نظر بند رکھا انگلیہ نے ڈر کر
مہاراج کو پیام دیا کہ تم مجھے اپنے پاس بلا لو جو کہو گے مین دونگا
مہاراج نے بلا یا چھہتر لاکھہ روپے سیندھیہ کے لیے پانچ لاکھہ
اپنے نذر لینے کے ٹھہرائے انگلیہ نے دس بارہ لاکھہ کی سبیل وہین
کر دی باقی کے ادا کرنے مین عذر کیا مہاراج نے ڈرایا کہا پھر
امیر کے حوالے کرتا ہون انگلیہ نے گھبرا کر کہا باقی کی سبیل

کوٹے جا کر رونگا مہاراج نے یہہ صلاح سنیدہیہ امیر وبا پونہ
کو کچہہ سوار ون اور دو پلٹنون سے انگلیہ کے ساتہہ کیا انگلیہ نے
کوٹے آکر اپنا دفینہ نکالا نصف زر مقررہ ادا کیا اندنون پنڈارے
کوٹے مین فساد کر رہے تہے راج رانا ظالم سنگہہ نے امیر کو امداد خرچ کے
بعد اس مہم پر مامور کیا امیر جلد تدارک کر کے لوٹ آئے مہاراج و سنیدہیہ
پر بے آمد زر معاملہ انگلیہ کا دشوار ہوے انگریزون سے لڑنے پر
معاہدہ کر کے وہان سے کوچ کیا عبور گہاٹہہ کر کے مانڈل گڑہ علاقہ میواڑ
مین آئے انگلیہ نے مکاری سے سیندہیہ کو پیام دیا کہ مین تمہارا
نوکر ہون اگرچہ تمنے خلافِ شانِ سرداری غیرون سے
سیری خواری کروائی لیکن مجہے رنج نہین مین بدل خیرخواہ ہون
اب ان سکہسرونکا ساتہہ نہ دیجیے انگریزون سے صلح کر لیجیے مناسب
وقت یہی ہے سیندہیہ کو یہ رائے پسند آئی مہاراج کو لکہا
انگلیہ کو چہوڑ دو مہاراج اُنہ دنون ضلع شاہپورہ مین تہے

انہون نے جواب لکھا کہ ہم جبتک اپنے حصے کا روپیہ نہ لینگے اسے ہرگز نچھوڑینگے سیندھیہ نے انکے حصے کا روپیہ بھیجکر انکو چھڑا لیا اور چتالدو محمد شاہ خان کے کینو کو نوکر رکھکر مالوے کی تحصیل پر بھیجا تھا جواب دیا اندنون جرنیل لیکصاحب متہرا مین تھے اور کینو جو انصاحب کی چہاونی ٹونک اور رامپورے پر سیندھیہ نے بمعرفت انگلیہ جرنیل صاحب سے صلح کی باقی محمد خان رحمت خان وغیرہ رسالداران ہمراہی امیر کو اپنے پاس بلالیا امیر بایماے مہاراج کوٹے ماندل گڑہ مین سیندھیہ کے پاس آے جو کہ راز مصالحت مخفی تھا سیندھیہ نے کئی دن امیر کو لیت ولعل مین رکھکر رخصت کیا امیر عقل سے ماجرا دریافت کرکے ہلکر کے پاس آئے بدعہدی سیندھیہ ظاہر کی یہہ مہاراج و ہلکر اجمیر آئے چند روز یہان مقیم رہے یہان سکھون کے وکلا آے صاحب سنگہہ راجہ پٹیالہ اور رنجیت سنگہ والی لاہور کے پیام لاے کہ تم دونو

مہاراج دولت راو سیندہیا کا امرت سرجانا انگریزون سے مصالحت کرنا

مہاراج دولت راو سیندہیا نے مشورت کرکے اجمیر سے بعزم پٹیالہ کوچ کیا محمد شاہ خان سے کنبوکو کہ سیندہیا کی سرکار سے برطرف ہوکر مالوے کی تحصیل مین تہا میر مراد نے سکے موجودہ فوج سے مہاراج کے ساتہہ ہولیے سانبہر کہتو کہند یلہ نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ معاملہ لیتے ہوئے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہہ رئیس پٹیالہ سے ملے اُنہون نے رئیس نابہہ کو اور اوسکی زوجہ نے بین مخالفت تہی وہ راجہ کا عزل اور اپنے بیٹے کرم سنگہہ کا نصب چاہتے تہے مہاراج امرت سرکہا خوب موقعہ ایک طرف

مین ہو جاؤن دوسرے کی طرف ہم اس صورت
گزارا ہوتا رہیگا اُسنے قبول کیا رانی کے طرفدار ہو
مہاراج راجہ کیطرف رہے اسمین جرنیل لیکصاحب
جار متہرا سے کرنال کے قریب آگئے یہ سنکر دونو سردار
نے راجہ اور رانی سے کچہہ کچہہ سوچکر باہم ملا دیا پٹیالے سے
اس عزم پر نہضت کی کہ رنجیت سنگہہ سے سازش کر کے
انگریزون پر لوٹین اگر سکہہ ساتہہ نہ دین شاہ
بادشاہ کابل سے ملین شاہ کے ظل حمایت مین معاہدے
انتقام لین ستلج اور دوآب اُترکر مہاراج نے نواب
خانکو آگے بہیجدیا کہ یہ پہلے پہنچکر رنجیت سنگہہ سے تقریب
موافقت کرین نواب مذکور نے امرت سر تک سکہون کے
کئی سردارون سے سازش کر کے مہاراج کو لکہا
کہ مینے کئی سردارون کو موافق کر لیا ہے عنقریب

رنجیت سنگھ کو بھی راہ پر لاتا ہون مہاراج نے بھاؤ بھا سنگھ
معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگھ کے پاس بھیجا امیر و مہاراج
متفکران و پریشان بعزم کابل ایک طرف چلے جاتے تھے
کہ بھاؤ بھا سنگھ نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب رنجیت سنگھ سے
لکھوا کر بھیجا اُسے پاکر دونو مطمئن ہوے امرتسر کی جانب چلے
راجہ رنجیت سنگھ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر مین لیجاکر
ٹھہرایا ڈیڑھ مہینے وہان مقیم رہے خرچ نہ رہا تھا تکلیف ہوئی
گھبرا گئے کہ اوس ملک مین بہت ہوتے ہین اہل لشکر کی
خوراک اور گھوڑون کا چارا تھا رنجیت سنگھ نے مہاراج سے کہا
قصور والے جو ہمارے خراج گزار ہین اندنون خراج نہین
دیتے اگر اُنھین مستاصل کردو خرچ ہمسے لو مہاراج نے قبول کیا
قصور والے مسلمان تھے اُنھون نے امیر کو پیام دیا کہ
کافرون کے طرفدار ہوکر ہمسے لڑنا آئین اسلام کے خلاف ہے

امیر نے مہاراج سے قصوریون کی سفارش کی مہاراج مناسب وقت و مطلب سمجھانے لگے قصور کی طرف چلے قریب پہنچے امیر نے انکار صریح کیا مہاراج لوٹ آئے رنجیت سنگہہ کو مطلع کیا اور کہا ابھی آپ چپ ہو جایئے مین امیر کو سمجھا لونگا اسی حال مین لیکصاحب کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے انگریزی قلعہ خیمہ زن ہوے آخر سپہ کو وہان چہوڑکر جریدہ فوج سے جلندہر کے پاس آئے جو کہ صدر کلکتہ سے متواتر چہٹھیان بدین مضمون آئی تہین کہ امیر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کر لو اور لیکصاحب کو بھی خوف پیدا ہوا کہ مبادا سکہہ انکا ساتہہ دین مقاومت محال ہو جاوے اسلیے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو اس کام پر بہیجین جو حکمت عملی سے امیر و مہاراج ہی کو بادی بایم آشتی کرے آخر ایک مسلمان شیخ کو ماسور کیا شیخ موصوف لیکصاحب سے رخصت پاکر اول لشکر امیر مین آئے امیدواری کرکے نوکر ہو گئے

چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بہائی سرکار انگریزی
مین ملازم ہے اگر آپ کہیے مین اوسکے واسطے سے معاملہ مصالحت
طے کر دون امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزونکی طرف سے اسی
کام کو آئے ہو تمہارے حقمین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے
نکلجاو شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹہہ بالارام مصاحب و مشیر
مہاراج سے ملے اسکے واسطے سے مہاراج کو مصالحت پر راضی کر کے
جرنیل لیکصاحب کو بشارت دی جرنیل لیکصاحب نے خوش ہو کر اپنے
خزانچی ہر سکہہ رائے سے ایک خط باللارام سیٹہہ کو بہجوایا یہ دونو ہمقوم
اور دوست تہے اسنے اوسے لکہا کہ تم مہاراج کو راضی کر کے یہان
آجاو ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری رائے سے کل مقدمات
مصالحت طے ہو جائین سیٹہہ نے وہ خط مہاراج کو دکہایا مہاراج
نے اس کام کو غور عظیم جانا امیر کے پاس آئے بات کو چہپا کر امیر سے
کہا رنجیت سنگہہ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین

[illegible] ملک کا لانا ایسا دشوار [illegible] ہی خرچ ہمار
نہین کہیے اب کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگھہ وغیرہ
ہمت نہین نہ سہی مین کابل جاتا ہون بہرطور شاہ کو کمک
ہمارے پاس دس پندرہ لاکہہ کے جواہر ہین شاہ کو دونگا باقی
لکھنؤ سے وصول کرکے دینے کا اقرار کرونگا انگریزونکو ہند
کا لونگا مہاراج نے کہا اور جو شاہ نہ آسے امیر نے کہا کچھہ پروا
اٹک تک جاکر اپنے ہموطن ہمقوم پٹہانونکو جمع کرونگا لاکھو
یوسف زئی ساتھہ لیکر لوٹونگا ان ملکونکو لوٹونگا اعدا سے انتقام
لونگا یا سر نذر سودا ہے یا انجام حصول مدعا ہے مہاراج
کہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر تمہارا کابل جانا نا[illegible]
پس اب اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے
اسلیے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر بالا رام سیٹہہ کو دیکر اسے
تنہا دون متصل کوٹ کانگڑا بہیجون وہان بیٹہہ جوہری

بہت ہین یہ روپیہ لے آئے پہر جو صلاح ٹھیرے کیا جائے
امیر تر کار سے آگاہ تھے راضی ہوگئے پہر مہاراج نے اپنے
پوشیدہ اپنے سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی
سبنے بالاتفاق کہا اگر امیر کابل گئے اور شاہ کو لائے بہی تو تمہین
کیا فائدہ ہوگا شاہ اپنی حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے
تم انگریزون سے صلح کرلو جین سے بیٹہو مہاراج نے چمنا بہاؤ
وغیرہ اپنے مشیر سردارون کی بہ رائے بسنگی سیٹہہ کو اسی
حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بہیجدیا وہ اسکی معرفت
سے جرنیل صاحب کے حضور مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال و جواب
ہوئے عہدنامہ لکہا گیا جرنیل لیک صاحب نے لکہدیا کہ چنبل سے پرے
مالوے کے محالات جو مہاراج ہلکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے
پاس بحال رہینگے اضلاع ملک دکن چنبل سے ورے کے
مضافات راجستان کا معاملہ انگریزی سرکار سے متعلق ہے

اسیر جہرین ہوگئین سیٹہ مہاراج کے پاس لایا مصالح
گردش بیہودا ور بیفائدہ تگ و دو سے گہبراگئے تہے اُسس
معاملے سے خوش ہوے مگر سمجہے کہ اِسس مصالحت مین امیر کو
شریک کرنا ضرور ہے ورنہ معاملہ درست نرہیگا اسکے سوا یہ معاملہ
مروت سے دور ہے اسلیے مہاراج نے امیر کے مشیر رای ہمچلی
کو بلایا اُنہین پورا ماجرا سُنایا اور کہا اب تم بہایُ صاحب کو
سمجہاؤ اسی گہاٹ لاؤ اونکی عالی ہمتی کچہہ کام نہ آئیگی شاہ کابل
وغیرہ سے مطلب براری نہوگی راے مذکور نے امیر کی خدمت
مین ماجرا عرض کیا بمجرد استماع امیر خشمناک ہوے جوش آیا
فرمایا مہاراج نے نقض عہد کیا ہمارا ساتہہ ندیا پر کچہہ اندیشہ نہین
اگر فضل آلہی شامل حال ہے تنہا کابل جاتا ہون شاہ کو یا مقوم
پٹہانون کو ساتہہ لاتا ہون یہ کہکر سران لشکر کو جمع کیا صلاح لی
سب کی راے عزم امیر سے متفق ہوئی اور بعض ہنگامہ دوست

راج سے جدا ہوا امیر سے آملے امیر نے مع تا دو ر
شب راج سے کوچ کیا پانچ فرسنگ پر خیمہ زن ہوے
آج اس حادثے سے ڈرے اُدہر امیر جدا ہو گئے ادہر
واحد خان میر صدر الدین خدا بخش وغیرہ رسالداران لشکر جلدی سے
اتفاقاً اُسیدن مستر مٹکاف صاحب لشکر جرنیل سے روانہ ہوکر لشکر
مہاراج مین داخل ہوے مستر نے جدائی امیر سنکر مہاراج سے
کہا جبتک امیر کی مہر عہدنامے پر نہو ہمین صلح منظور نہین اب تو
مہاراج کے ہوش اُڑے سمجھے یہ ست دیا ہوکر بہنسے لیکن
کو یون فریب دیا کہ امیر مصالحت مین متفق ہین پر صاحبان
یر جو معاملہ دکن در اجستان لیتے ہین اور لشکر امیر کا
اُسی پر ہے اسلیے امیر رنجیدہ ہو گئے آپ یہ نہ اپن تو وہ
مہر کردین مستر معاملہ راجستان چہوڑنے پر سردست الحال
اور معاملہ دکن دینے پر آیندہ سال مین راضی ہو گئے مہاراج

آسیمہ سر امیر کے پاس پہنچے عذر و عجز پیش لاتے امیر نے
کہا عہد شکنی ظلم ہے یا نوتوڑنا کم ہمتی سے ہے سرداروں سے
یہ دونوامر نازیبا ہین مہاراج شرمندہ ہوے خلوت کی بات
جو کرا سے کہا مین اس منصب ریاست پر تمہاری بدولت
پہنچا ہون یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حقمین بہتر ہے آپ
میری دستگیری کرین اسے منظور کرلین امیر نے کہا میری
جوانمردی اس کم ہمتی کو قبول نہین کرتی مہاراج نے بلجاجت
والحاح پذیرائی چاہی پانے امیر پر سر رکہدیا تا زیست دفاقت
والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا عمر بہر یہ مہربانی نہ بہولونگا
ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنونکا کہنا مانین مفسدونکی
راے پر نہ چلین مصالحت منظور کرین ایک کرور بیس لاکہہ روپیہ
کے ملک سے جو مجھے ملتا ہے نصف آپ لین منجملہ تیس لاکہہ کا ملک
مین اب دیتا ہون باقی ملک دکن یا اور ملک پاکر دونگا

حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج موئید ہوے

مہاراج کو رنجیدہ دیکہیے یضعف حال صلح لیکر منظوری لکہدیجیے امیر ناچار

ہوے اور مہاراج کے ساتھہ انکے لشکر مین آگئے

مہ دکہا کہا اب مہر کر دیجیے امیر نے کہا مین تمہارے

ن تم صلح کر لو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج

ہوگیے امیر رخصت ہوکر اپنے خیمے مین آے ہمت راے

بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکہوالاو

اسے گیا مہاراج نے پرگنہ ٹونک ٹیڈاوہ ملک جے پور کوٹہ

اودیپور کے محلے امیر کے حصے مین لکہدیے اور مٹکف صاحب

کہا ہم دونو مین کچہہ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامے پر

فی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھہ چلینگے لیکن

بہلے لیکصاحب کا کوچ کرادو وہ رستہ چہوڑ دین تو ہم اپنے

جائین مسٹر اپنا مدعا حاصل سمجہکر رخصت ہوا لیکصاحب

اپنے ملک کو لوٹے مہاراج مع امیر اپنے ملک کو چلے تو انکے ہمرہ
وغیرہ کل ملک ضلع انگریزون کے چھوڑا مہاراج نے ضلع دوآبہ
مین اکثر اہن فوج کو برطرف کر دیا کہ معاملہ و غارت سے تمہارا گذر
ہوتا تھا اب نہوسکیگا مین نعجا ہون مواجب لو فارغخطی دو سردار ان
فوج بیدل ہو کر فتنہ انگیزی کی فکر مین پڑے اس ملک مین دہوم وغیرہ
فساد مناسب سمجھکر آگے بڑہے جب ضلع ہریانہ مین آے
رسالداران لشکر احمد خان کریا کا نو والے میر محمد دم حیدر آبادی
وامد خان خدا بخش نواب حیات خان صدر الدین سانگیوری میر
مردان علی وغیرہ متفق ہو کر آمادہ فساد ہوے مہاراج کو قابو مین
لائے دہرنہ کیا ہر چند مہاراج نے سمجھایا مفسدون نے نمانا دہر
کو سخت کیا مہاراج نے تنگ آکر نکلنے کی تدبیر یہ نکالی کہ خیمے کی
قنات پہاڑکر نکلے گھوڑا پہلے سے ایک جانب منگوالیا تھا
سنہا لشکر مین آے خدمتگارون نے دوڑ کر امیر کو خبر دی

ماجرا پوچھا مہاراج بے دو حال
یا امیر نے غمخواری و دلداری کی کہا آپ نہ گھبرائین
رفع فساد کرتا ہون الغرض مہاراج کو اپنے پاس رکھا
اونکو کہلا بھیجا مہاراج میرے پاس ہین تم لوگ نہ گھبراؤ
رفیہ ہوگا دوسرے دن امیر لشکر مہاراج مین گئے سپاہیون
دریافت کیا کہ تمہاری مرضی کیا ہی جواب ملا کہ مہاراج گنپت راؤ
دیوان اور کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو یرغمال مین ہمین
دیدین ہم دیوان سے تنخواہ لینگے کھنڈے راؤ کو اول پکڑ کہینگے
مہاراج کی منظوری سے امیر نے گنپت راؤ اور کھنڈے راؤ کو
سرداروں کے پاس بھیجدیا مہاراج جب ادہر سے مطمئن
ہوے تو انہین تازہ تشویش یہ پیدا ہوئی کہ امیر سے بالمناصفہ
تقسیم ملک کا وعدہ ہے بیوفائی مین اسکے جان بچانا
منصور نہین اسکے سوا کھنڈے راؤ یرغمال مین سردارون کے

پاس ہے جسوقت امیر سے مخالفت لی امیر اور وہ سردار
متفق ہوکر کہنڈے راؤ کو مسند نشین کردینگے وہ مستحق بہی ہے
مین قید رہونگا یا مارا جاؤنگا پس مناسب حال یہ ہے کہ اول امیر کو
مارڈالون پہر سردارونکو مستمال کرون آخر اس کوتاہ اندیشی نے
بڑی فکر مین پڑا پہلے چاہا کہ تنہا اپنے خیمے مین بلاکر قتل کرڈالون
لیکن یہ کام سخت جرات اور شجاعت چاہتا تہا مہاراج لستے
نتہے آخر ایک خدمتگار کو زہر دینے پر آمادہ کیا پانچہزار روپے
سال کی جاگیر اور بہت مال کا اقرار نامہ لکہدیا خدمتگار حضور امیر مین
حاضر ہوا لوکر رہا موقع نہ پاکر خاسر و پشیمان لوٹا مہاراج کو مایوس کیا
تاہم بد اندیشی سے باز نہ آئے بعض معتمد امرا سے از رہ میلان لائے
پوچہا کہ امیر کے خدمتگارون مین کوئی لڑکا بہی ہے معلوم ہوا
خوشحالا نام ایک نوعمر مرہٹہ داخل شاگرد پیشہ ہے مہاراج نے اُسے
بلایا یون بہکایا کہ امیر میرے بہائی ہین اور مجہے تمسے بیحد محبت ہے

ون سے امیر و میری جانب سے بدظن
خاطر کر دیا ہے مینے کسی جوگی سے موہنی لی ہے تو
اکھہ امیر کو کھلا دے کہ ہم مین پہر ویسی ہی محبت
ہل میرے دوستدار ہمین اس خدمت گزاری کے صلے
تو بہت انعام پائیگا تجھے سونے کے کپڑے پہنائینگے پانچہزار
ہے سال کی جاگیر دینگے خوشحالا نے جواب دیا مین اپنی ما سے
اجازت لے لون تب یہہ کام کرون مہاراج نے منظور کیا خوشحالا
روتا گاتا امیر کے روبرو آیا کچھہ ماجرا زبان پر لایا امیر نے
مفصل پوچھا عرض کیا امیر حافظ حقیقی کے شکر گزار خدمتگار سے
رضامند ہوے اور فرمایا اب تو جا اور مہاراج سے کہہ کہ میری
ما نے مجھے اجازت دی موہنی خاک دو مین امیر کو کھلا دون گا
خدمتگار گیا حال کہا مہاراج سنکر خوش ہوے ہلاہل کی ایک
پڑیا دی خوشحالا نے لاکر امیر کے سامہنے رکھہ دی امیر خدمتگار

کو آفرین اور ہلکر کو نفرین کرنے لگے پہر اپنی تضیع عمر و محنت پر
افسوس کرتے رہے اسمین ایک جوش آیا غضبناک اوٹھے تنہائی
مین مہاراج کے پاس جا بیٹھے دو چار باتون کے بعد امیر نے
مہاراج سے کہا مجھے ایک حکیم نے مقوی باہ عجیب نسخہ بنا دیا ہے
مین لایا ہون تم اسے کھاؤ بڑے فرے پاوگے مہاراج نے
کہا مجھے دیجیے مین ضرور کھاونگا امیر نے کہا میرے روبرو ابھی کہالو
حکیم نے سب ترکیبین مجھے بتا دی ہین بڑی سریع الاثر دوا ہے
کہا تو دیکھو ہلکر نہ سمجھے بولے لائیے امیر نے پڑیا کھول کر ہاتھ
مین دی اور کہا نوش جان دیر نکیجے مہاراج نے جو پڑیا کھولی
ہوش جاتے رہے حقیقت امر سمجھکر بہت گھبرائے امیر نے کہا
او احسان فراموش حق ناشناس میری محبت و جانفشانی کے
عوض یہ دشمنی مہاراج نے حیلہ سازی سخن پردازی مین یگانہ تہے
سنبھلکر بولے بہائی کیا ہے کیا کہتے ہو آپ مفسدون کی چالین

جو لوحل اندازبیان موافقت ہین اورچاہتے
میری آپکی موافقت مخالفت سے بدل جاے وہ یہ فریہ
ہین تیز ہوش کو کام ہین لایئے کاست رہت مین
قدم فرمایئے مین توبدل آپکا دوستدار رہون ممنون
احسان اور ہرگونہ یاری کا شکرگزار ہون آپکے کرم عمر بھر
نہ بھولونگا ہمیشہ موافق رہونگا امیر نے کہا یون کہیے مدام یون
ہی منافق رہوگے ظاہر مین محبت باطن مین عداوت برتوگے
مہاراج لطائف الحیل سے ٹالتے رہے پر کمال انفعال سے کچھہ بن
نہ آئی امیر نے بہت شرمندہ کرکے کہا اس بُرائی پر بھی ہم
بھلائی کرینگے تا امکان تمہارا ساتھہ نچھوڑینگے تم خود بدی کا
ثمرہ بد پاؤگے پچتاؤگے پہر دونون نے وہان سے
کوچ کیا بڑے ترانے ہوتے ہوے مالپورہ علاقہ جے پور
پر آئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا ہے

مہاراج کا پیشکر جانا اپنے متعلقون کو جو ہمراہ سے بلانا راجہ مانسنگہ والیے جودہپور ملنا مانسنگہ و جگت سنگہ والیان جیپور و جودہپور دختر بہیم سنگہ رانائے اودیپور کے بیاہنے پر مناز

ہنگام رونق افروزی امیر و مہاراج ضلع لاہور مین مانسنگہ راجہ جودہپور نے رانائے اودے پور کو پیام دیا کہ اپنی لڑکی جو بہیم سنگہ میرے چچیرے بہائی سے منسوب تہی مجہے دو رانا نے قبول کر لیا ہنوز شادی نہوئی تہی کہ دونو کو باہم رنج ہو گیا بناے رنج یہ تہی کہ راجہ جودہپور نے کشور سنگہ نامی اپنے ایک جاگیردار کو اسکے دیہ جاگیر کہالی را و سے کسی رنج مین نکالدیا کشور سنگہ رانا سے قرابت رکہتا تہا اور رانا کے

بر ن سے کسی نے یہ جالبز جہیز مین اسلیے ربزرلود
رانا نے اس معاملے سے آزردہ ہوکر راجہ جگت سنگہہ والیے
پور کو کہلا بہیجا تہا کہ ہمین مانسنگہہ کو بیٹی دینا منظور نہین
اپنے آدمی ادہر بہیجدو کہ کہاٹے کا ضابطہ کرلین حریف کو اسطرف
نہ دین راجہ جیپور رانا کی بیٹی کے حسن وجمال کا حال سنکر
پہلے سے فریفتہ تہا بہت خوش ہوا جلد خوشحال سنگہہ داروغہ کو
لایق ہمراہ دیکر اس مہم پر بہیجدیا داروغہ نے اودیپور
پہنچکر کہاٹے کا ضابطہ کیا اور ایک تصویر اُس پریوش کی کسی بہزاد
فن مصور سے کہنچواکر اپنے آقا کو بہیجدی راجہ جگت سنگہہ تصویر
دیکہتے ہی عاشق زار ہوگیا اور شادی کرلینے کے خیال خام پکانے
لگا مانسنگہہ اس حال سے مطلع ہوکر جہلا یا گہبرایا مہاراجہ دولت راو
سیندہیہ سے کہ ضلع جودہپور کا صوبہ تہا اعانت خواہ ہوا سیندہیہ
نے کہ اندنون ضلع اودیپور ہی مین تہا داروغہ کو وہان سے

نکالکر گہاٹے سے ضابطہ راجہ جے پور کا اوٹھا دیا لیکن راجہ
جگت سنگہہ بیتاب تہا ضبط نکرسکا تدبیر کرتا رہا جب سیندہیہ
اودیپور سے کوچ کر گیا جگت سنگہہ نے راے رتن لال اپنے
مصاحب کو بہہ ایک جماعت لایق دیگر اودیپور بہیجا مانسنگہہ
سوای سنگہہ سردار بہو کرن علاقہ جودہپور سے کہ اسکے
اقربامین تہا صلاح لی یہہ سردار مانسنگہہ کا بدخواہ تہا سنتے جانا
کہ مانسنگہہ کو بہڑکا کر لڑا دو مارا جاے تو اپنی امید برا اسکہا
مہاراج بڑی بیجرمتی کی بات ہے کہ ایک راج کی منسوبہ دوسرا
راج بیاہ لے آپ بہیجیی نکرین جے پور والون سے لڑین
اپنی منگیتر اور کو نہ دین مانسنگہہ نے مان لیا مع لشکر جودہپور
سے کوچ کیا ملیغار کرتے بیانگن مین متصل لشکر آے وہان
سے اندراج اپنے بخشی کو کچہہ فوج دیگر شاہ پور سے بہیجا
کہ فوج جے پور کو ردکے بخشی مذکور پہنچکر جمعیت جیپور سے

من ہوا ۔ یور لوٹ جاؤ ۔ پر آمادہ ہو جاو
رتن لال دانشمند آدمی تھا اسنے اُس جگہہ مجادلہ مناسب
نہ جانا فوج کو سجے پور لوٹا دیا خود بعزم ملاقات مہاراج لشکر آیا
مانسنگھ آمیر کو درستی سوال و جواب معاملہ جلیپور کے
لیے رخصت کرکے اپنی فوج کو ہمراہ لیکر وہاں سے ایک منزل آگے
چھوڑ کر لشکر آگئے تھے وہاں راجہ مانسنگھہ سے ملے متعلقوں کو
جودھپور سے اپنے پاس بلا لیا راے رتن لال مہاراج اور
راجہ مانسنگھہ سے ملا بمقتضاے دانائی متحرک سلسلۂ موافقت
ہوا آخر یہہ ٹھیری کہ راناکی بیٹی سے دونو راجہ دست بردار ہوں
موافقت و محبت بڑہانے کو مانسنگھہ کی بیٹی جگت سنگھہ
بیاہے اور جگت سنگھہ کی بہن مانسنگھہ امیر نے درستی
سوال و جواب معاملہ کرکے لشکر کو جلیپور چھوڑا خود ہزار سوار
سے لشکر آئے مہاراج سے ملے مانسنگھہ امیر کی ملاقات کا

مشتاق ہوا مہاراج سے کہا مہاراج نے امیر سے استمزاج کیا
امیر نے جواب دیا کہ اگر میری تعظیم و تکریم بخوبی ہو مین ملنے
پر راضی ہون تمہاری طرح ملنا مجھے منظور نہین کہ ہجوم بے جا بلکی
مین تمہاری پگڑی ملاقات کے وقت سر سے گر پڑی تعظیم
لایق نہوئی مہاراج سمجھے کہ امیر کی ملاقات اچھے طور پر ہو گی
اسمین میری بیعزتی ہے ٹال گیے مانسنگھ سے کہا ہمراہیان امیر
سرکش پٹھان تنخواہ نہ پانے سے ہمیشہ آمادہ فساد رہتے
ہین مبادا تمہاری ملاقات کے وقت کوئی شورش برپا
کرین اندنون تمہارا ملنا مناسب نہین اسلیے کہ ہم دونون مین
مغائرت نہین مین تمسے ملا گویا امیر بہی ملے امیر سے کہدیا
کہ تمہاری خوشی کے موافق مانسنگھ کو ملنا منظور نہین
امیر نے کہا مین سلطنت کا ارادہ رکھتا ہون بزور شمشیر
ملونگا مہاراج نے راے رتن لال سے مقدمہ معاملہ جلیویا

نذرانہ مقرر کرکے کہا مین جب ضلع جے پور سے نکلکر کو ... ده دس لاکھ پر فیصل ... راجہ ... با اعانت

نذرانہ لونگا امیر نے کہا تم ایصال زر کو جے پور جاؤ امیر نے

جے پور اگر قریب شہر ڈیرہ کیا مصاحبان راج بہر جاب ملازمت ہوے

اپنے آقا سے ملنے کے پیام دیے امیر نے کہا اگر استقبال و تعظیم

لائق کرین مضائقہ نہین جگت سنگہہ نے پہلے کچہہ عذر و انکار کیا

آخر راضی ہوا گماشتے دیوان نے تک استقبال کرکے بکمال تعظیم امیر کو

لاے امیر نے چند روز قیام کرکے نشان زر کی یکجگی کی پرگنہ ٹونک

دو لاکہہ کے عوض ایک سال کو سپرد کارپردازان جے پور کیا ایصال زر کے

اسے ہمت راے کو چھوڑا اس مرتبہ امیر اخوندزادہ محمد یار

خان سے کہ ملازم سرکار جے پور تھے ملے اخوندزادہ موصوف نے

اپنی بیٹی دینا چاہا پیام دیا امیر نے حسب نسب کی تحقیق

کرکے قبول کیا جے پور سے بشکر آئے مہاراج کو ماجرا اسے

ملہ سنا کہ مہاراجہ شیر سنگہ شادی کی تیاریون مین مصروف
ہوے آخر ایک وقت مسعود مین اُس گوہر درج عفت کو نکاح
مین لائے شادی کی محفل آراستہ ہوئی سرور ہوئے چند روز
متعلقون کو شیر گڈھ پہنچانے کے لیے مہاراج سے رخصت
لینے گئے اور صلاح گاہ مہاراج سے کہا کہ بعد وصول معاملہ جے پور یا علاقہ
کوہستان سیاہ سے جبر اکر مان سنگہ کے شامل حال رہو کہا سنیے وقت
غریب لاہور انگریزون سے اندیشہ نہ کیا تمہارے متعلقون کو جاگیر
دی مہاراج بشرط ترک رفاقت مان سنگہ رتن لال سے نذرانہ مقرر
کر چکے تھے گھبرائے اقبال اور صلاح سے پہلوتہی کر کے بولے مین
سیاہ کے ہاتھون تنگ ہون مبادا ایکدن یہان شیر نادر شوار ہو
اسنے بہت سمجھایا بدنامی سے ڈرایا مہاراج کوئی مانتے تھے
آخر مہاراج نے رتن لال سے معاملے کے دس لاکھ کے نشان
لیکر نذرانہ کے دس لاکھ وصول کرنے کو کوسٹے کی طرف کوچ

نے کا عزم کیا کسندے راو کو چھڑانے کے لیے سپاہ کے مواجب
دینے میں مصروف ہوے لاکھہ روپیے دیگر امیر کو رخصت کیا
سپاہ سرداران فوج کوکہ ذکی وغیرہ مین تھے پروانہ برین حکم
بھیجا کہ موضع اباد علاقہ جبپور میں جمع ہو جاو ہم آتے ہین اہل لشکر
وہان مجتمع ہوے امیر بھی مع متعلقان وہان پہنچے جے پور
تنخواہ سپاہ کی چٹھیان کرکے لونے دے سکنے پانسے ہوتے تھے
ادھر پورے گئے گھاٹے لو چنبل سے عبور کرکے بنجارون کی تھر
کوٹلی قریب شیوپورہ خیمہ زن ہوے مانسنگھہ لینے پانسو سوار
وابستہ جانے مہاراج انکے پاس چھوڑکر فساد اہل فوج
سے امن مین رہین لشکر سے جودہ پور چلے گیے مہاراج مع
سواران مذکور ہمارے آسے زر معاملہ جے پور اہل لشکر کو دیکر
کسندے راو کو چھڑالیا کنیون کو اندور کیطرف روانہ کردیا کا
سرداران جے پور نے جو دیکھا کہ مانسنگھہ کے سوار مہاراج سے

ساتھ ہیں غلط فہمی سے سمجھے کہ مہاراج اودے پور جاسکتے ہیں
رانا کی بیٹی کو بزور لیکر ان سے ہمدردی سے علاقہ مان سنگھ کے پاس
بھیجدینگے اسلیے بدظن ہو کر میر محمد و مہر حیدر آبادی و دولہ خان
شیخ خدا بخش میر صدر الدین جانگیر والے میر مردان علی نواب
جہان خان وغیرہ سرداران فوج مہاراج کو کہ وقت مصالحت مہاراج
و انگریزان آزردہ و مخاطر ہو گئے تھے اور اپنے صاحب یاکو مہاراج
سے جدا ہو چکے تھے کار پردازان جودھپور نے اپنا شریک حال کر لیا
ادھر سوائی سنگھ رئیس پوکھرن اور صورت سنگھ رئیس کانیر
موقع پاکر فرط عناد سے مان سنگھ کے درپے ہوے جو سبب مصالحت
مین مساوات ہو گئی اسمین تھلدری کمترشان ہے منسوبہ کا چھوڑ
دینا راجپوتون کی مرجات کے خلاف ہے پھر اس صورت مین
کہ ڈگر چھوڑنے کا مطلب صاف ہے آخران دونون نے جگت سنگھ
کو لکھا کہ دھونکل سنگھ مان سنگھ کا بھتیجا ہے موافق ہے اُسکے

[illegible] [illegible] [illegible]

نا کشتی کا ارادہ کیا مہتاب پیارے اور محمد غفور خان کو بستر عا

اس کے پاس بھیجا وکلائے جیور شہور سے مین امیر

ہی عرصے مین منو خان عمر خان جمشید خان وغیرہ آفریدی

ے پورے چھٹو کا روپیہ پانے سے آزردہ خاطر ہمت درا

کے ساتھ ہوسے لشکر مین داخل ہوتے ہی آمادہ فساد ہوے

حاصل ان سپاہیون نے امیر کو نظر بند کر لیا خیمے مین امیر کے

پلنگ کے گرد جمع ہو بیٹھے امیر نے ہر چند سمجھایا سپاہیون نے

نہ مانا امیر نے متعلقون کا شیر گڈھ پہنچانا اور درستی سوال و جواب

پور بستر سمجھکر حیلہ کیا بیمار بنے بار بار پاخانے جانے لگے

ات پاخانے کی قنات پھاڑ کر حیات نامی خدمتگار کے

پڑے پہنکر دیوار عارض کود کر متعلقون کے خیمے مین آ گئے

ت لباس [illegible] پہنکر امیر کی جگہ آ گیا امیر نے متعلقون کو

یا میں سوار ہو خود اسپ باد پیما

نکلے دریاے جہلم سے کہ قریب لشکر پایاب تھا اُتر گئے محمد نور

کوکیل نے بیس کوس تک حسب الحکم دریاے امیر ایک پلٹن پیسے وہان کی

تھے ضابطہ پایاب پر مقرر کیا خود بدولت بالوہ کی گڑہی

ایک کوس تھی داخل ہوے صبح کو سپاہیون نے حیات کو

متاسف ہوے فتنہ عظیم برپا کیا امیر نے یہ حال سنکر

کہ جو خیر خواہ و نمک حلال ہو بدخواہ نمک حرامون سے علحدہ ہو

ورنہ مفسدون کے ساتھہ اپنی سزا کو پہنچیگا داراشاہ خان

وغیرہ رامپوریے سردار جو مجبور مفسدون کے شریک حال تھے

لشکر سے باہر خیمہ زن ہوے اکثر لشکر والے اونکے ساتھہ نکل

آئے آفریدیون نے بھی ناچار پیام عجز دیا قرآن مجید پر ہاتھہ رکھکر

دھرنے سے دست بردار ہوے مطیع و مستمال حضور آقا حاضر

آئے امیر مطمئن ہوکر داخل لشکر ہوے سپاہیون کو تسلی دی

متعلقان شیرگڑہی مین رہے آخر امیر نے لشکر کو بسرکردگی
احمد خان ہمشیرزادۂ خود جانب پوری شاہ آباد روانہ کیا
کہ کلارے سے پورے مقدمۂ معاونت فیصل کرکے جگت سنگہہ سے
دستی کرلینے کے لیے ہمت راے کو انکے ہمراہ کردیا خود بدولت
مع متعلقان وہانسے کوچ کرکے شیرگڑہ آئے راج رانا ظالم سنگہہ
سے ملے ڈیڑہ مہینے وہان رہے رلے داتارام ہمت راے کا
بیٹا ہنگام نہضت امیر جانب لاہور وطن سے باستعداد ملازمت
امیر کوچ آیا تہا امیر کے شیرگڈہ پہنچنے کی خبر سنکر شیرگڈہ
آکر شرفیاب ملازمت ہوا لالہ بہوانی پرشاد ہمت راے کا بہتیجا
میر منشی امیر رخصت لیکر وطن گیا امیر نے متعلقون کو شیرگڑہ
مین چہوڑکر کوچ کیا کوٹے سے تین کوس ورے خیمہ زن ہوے
اس مقام مین چہنبا بہاو سردار علاقہ ہلکر امیر سے بمبالغہ ہمصحبت
اعانت خواہ مانسنگہہ ہوا جیت مل منشی راجہ مذکور بہی آیا پیام

امداد جواہر ... اجر ... ورد لیاله ...

کی کمک سے پہلو تہی کر کے ہماری مدد کرین ہم بہت روپیہ نقد
اور کئی لاکھ کا ملک آپکو نذرانہ دین جواب دیا کہ ہم وکلاے
جگت سنگھ سے اقرار یاری کر چکے ہین نقض عہد کرینگے وکیل
جودھپور یوسف لونا احمد خان ہمشیرہ زادہ امیر کہ معہ فوج متعین
ہوے شاہ آباد مین تھے لا کیری کے گہاٹے کی طرف بلاے گئے
پہر امیر یہان آکر داخل عسکر فیروزی ہوے اسی مقام مین نامدار خان
امام بخش شہامت خان پسر کریم خان پنڈارے مالوے سے آکر
ہمرکاب ہوے کریم خان اُندنون دولت راؤ سیندہیہ کے
یہان ... بہتا حاضر ہونے سے معذور رہا امیر لاکیری سے کوچ
کرکے گہسا نہر پر آئے مہاراج ہلکر نے کہ ہرا سین مقیم تھے
سران فوج کے جدا ہو جانے سے یہ اندیشہ کیا کہ مبادا متفق ہو دل
ہو کر بہیما بائین کہنڈے راؤ کو مسند پر بٹہائین مجہے جانشین کل ...

لوگون نے ہیر ... بلاک لیا مرض سے مرجانا مشہور کر دیا

واقعہ سنکر تعزیت کو مہاراج کے پاس جانے کو تھے

ل کا طلب نامہ آیا بدین مضمون کہ تم تنہا جلد یہان آؤ

ایک مقدمے مین مشورت کرنا ہے غرض ہلکر کی یہ تھی کہ

و تنہا بلاکر دغا سے محسن کشی کرون ورنہ بالمناصفہ تقسیم

وعدہ وفا نکرنے مین انکے ہاتھ سے بھی جانبری دشوار

امیر نے اہل لشکر کو اطمینان دیکر وہان ٹھہرا دیا خود بدولت

ار آدمیون کے ساتھ ہرارے کہ سانبھر سے آٹھ نو کوس پر ہے

چلے آدھی رات گئے داخل ہرارہ ہوے فرودگاہ لایق بنانے

سے مہاراج کے خیمے کے گرد معہ ہمراہیان ٹھہرے موقع

غدر و دغا مہاراج کے ہاتھ نہ آیا ؎ دشمن اگر قوی ست

نگہبان قوی ترست ٭ امیر نے مہاراج سے ملکر تعزیت کے

بعد کہا کہ بانسنگہ نے تمہارے ساتھ بڑا احسان کیا ہے

تم اُسکا ساتھ دو مہاراج نے کہا مین اپنے ہمراہیون سے
مطمئن نہین اور مانسنگھہ کا شریک حال ہو کر اپنے اُن سردارونکے
ہاتھہ سے جو جگت سنگھہ کے جانب دار ہو گئے ہین جانبر ہو سکونگا
آخر گفتگو مہاراج نے پوچھا کہ آپنے قلم نگاہداشت جاری رکھنے
مین کیا قصد کیا ہے آپکا حریف کون ہے اور مواجب کہان سے
دیجئے گا امیر نے کہا مین مخالفین سے ملک لونگا خزانہ لوٹونگا
موجب دونگا خداوند کریم مسبب الاسباب ہے میرے شریک ہونے
کے وقت تمہارے پاس کیا تھا اب کون سی چیز نہین مہاراج
اس تقریر بلیغ سے منفعل ہو کر بولے بہتر ہے ہر چہ اندیشیدم
خوبست خوش انجام باد امیر نے ترغیب رفاقت مانسنگہ
کو مکرر کیا وہی جواب پایا پھر مہاراج نے کہا تم مانسنگہ کی
یاری کیون نہین کرتے امیر نے کہا اگر مین جگت سنگہ سے
وعدۂ امداد نکرتا اور عدم ایفا پر بدنامی سے نہ ڈرتا بے تامل

مانسنگھ کی مدد کو جانا رخصت ہونے کے وقت حسب ایمائے مہاراج
لوگون کے دکھانے سنانے کو امیر نے رنجش آمیز گفتگو کی بابت
مین موافقت پر معاہدہ ہو چکا تھا مہاراج تملق سے سمجھاتے
ہوئے پیادہ امیر کے ساتھ پالکی تک آئے پالکی پکڑ کر سمجھایا
گئے امیر لوٹ کے کوچ کر کے سانبھر آئے فوج کو داتا رام گڑہ
علاقہ جے پور کیطرف روانہ کیا خود بدولت چندے سانبھر مین
مقیم رہے مہاراج نے شاہپورے کیطرف کوچ کیا ضلع میواڑ
مین پہرتے ہوئے اندور پہنچے یہ واقعات سنہ ۱۲۲۳ ہجری کے ہین

راجہ جگت سنگھہ کا مع امیر جودہپور پر لشکر کشی کرنا
مانسنگھہ کا پربت سرحد جودہپور پر آکر مقابل ہونا
بعض سرداروں کی دغا سے شکست پاکر لوٹنا جگت سنگھہ
کا جودہپور تک تعاقب پہنچنا امیر کا جگت سنگھہ سے

رنجیدہ ہو کر جیپور آجانا نانجی شیو لال کا با فوج کثیر

تدارک کو آنا بمقام مادہو راجپورہ مقابلہ امیر کی

ظفر یابی فوج جیپور کی ہزیمت جگت سنگہہ کی رجعت

راے چند دیوان راج جے پور نے جگت سنگہہ کو با فسون و فسانہ

فریفتہ کرکے شادی کے لیے اودیپور چلنے اور مانسنگہ کو مغلوب کرنے پر

آمادہ کر لیا یہہ سوچکر کہ جگت سنگہہ ابہی طفل ناتجربہ کار ہے اسکے

ہان مجہے ہر طرح کا اختیار ہے مانسنگہہ کے عزل او دہونکل کہ

خردسال کے نصب سے جس حال مین کہ رئیس بکانیر و بہو کرن

مجہسے موافق ہین اس ریاست مین بہی میرا اقتدار ہو جائیگا

اودیپور مین جگت سنگہہ کی شادی ہوجانے سے میواڑ کا

بہی مین مختار ہونگا تینون بڑی ریاستون سے ہر قسم

کے فوائد بہت پاؤنگا چنانچہ راجہ جے پور نے با لشکر عظیم

بعزم جود میپور نهضت کی کهنڈیله علاقه شیخاواتی پر آیا فوج
خاص و سرداران علاقه جےپور و سوائے سنگهه و صورت سنگهه
و بالا راؤ سردار سیندهیه سواران حیدرآبادی همراهی ملکی
فوج نواب امیر خان بهادر سب تین لاکهه سوار و پیاده همرکاب
تهے امیر بهی سانبهر سے اپنے لشکر مین آگئے داتارام گڈه
سے که قریب معسکر جےپور تها سوال و جواب ملاقات هوے
آخر دونوں اسوار هوے دو کوس وه آئے اسی قدر یه گئے
بیچ مین هاتهیون پر ملاقات هوئی جگت سنگهه نے امیر کو اپنے
ساتهه لیجا کر تکریم و تعظیم اپنے ڈیرے کے پاس اک
بڑے ڈیرے مین اوتارا شب کو رقص و سرود کی محفل مین
بلایا اعزاز و تواضع کے بعد مستدعی امداد هوا امیر نے
کها مین تمهاری نوکری تو کرتا نهین هان اس شرط سے
که جنگ و صلح کچهه میری صلاح لیے بغیر نکرو مین تمهارا شریک

حال ہون جگت سنگہہ نے زمان لیا امیر رخصت ہوکر اپنے ڈیرے
ہین آ ے مان سنگہہ بہی ملازمان و سرداران جو دہیور سے
ساٹہہ ہزار سوار و پیادہ لیے ہوے پربت سر پر آگیا جگت سنگہہ
نے اس مقام سے کوچ کیا امیر کو کوچ کا حکم دیا جمشید خان
عمر خان کرم علیخان رسالدار جو اسوقت مین امیر پر دہرنا
رکہتے تہے کوچ پر راضی نہوے امیر کو بہی نچہوڑا اسلیے
ناچار رامپوری رسالدارونکو جگت سنگہہ کے ساتہہ کردیا جگت سنگہہ
پربت سر پر پہنچا ہنوز مقابلہ نہوا تہا کہ امیر بہی دہرنے والونکو
راضی کرکے جاپہنچے مقابلہ ہوا اسرجے راو گہاٹگیہ جگت سنگہہ
کی طرف سے پشیتراز دہیور گیا ہوا تہا جب اوسنے پالی وغیرہ
اضلاع جودہپور کو غارت کیا مان سنگہہ نے رسالہ جاتو نوری اپنے
دلسوز رفیقون کو گہاٹگیہ کے تدارک پر بہیجا عین جنگ مین رئیس
بیکانیر و بہو کرن کے اشارے سے راٹہوڑون نے طرح دی

کہا گیا سے ملگئے مانسنگھ کو پربت سر مین یہ خبر پہنچی تاب
جنگ نرہی دو چار ہزار آدمیون سے جودہپور کو لوٹ گیا
جگت سنگھ نے فتحیاب ہوکر خیمہ وغیرہ سامان پر قبضہ کیا
ماہی مراتب نقرہ ہودج پالکی خاص سواری مانسنگھ امیر کے
ہاتھ لگا امیر ڈیما سے جگت سنگھ متعاقب گئے مقام ملہری
مین کہا مین پربت سر و میرتہ ہے ہرکارے نے خبر دی
مانسنگھ میرتے مین مقیم ہے مگر جلد عازم جودہپور ہے
امیر نے کہا مانسنگھ رئیس معزز ہے اسکو زیادہ دبانے مین عار
بے مروتی ہمپر عائد ہوتی ہے جاسے جگت سنگھ کو لکھا کہ مانسنگھ
میرتے مین آمادہ کوچ ہے مین یہان تک متعاقب آیا گھوڑے
تھک گئے مین آگے نہین جا سکتا اب کیا صلاح ہے میرے
نزدیک یہ مناسب ہے کہ تم فوج خاص و راجہ بیکانیر وغیرہ کو کرن
کے سوا اسکو جدا کرو خرچ کم ہو جودہپور کے بندوبست کو

اتنی فوج کافی ہے پہر یا خود جودہپور جاؤ مجہے معاملہ شادی
کی درستی کو اودیپور بہیجو یا تم اودیپور کا قصد کرو مجہے کچہہ فوج
دیکر مہم جودہپور پر بہیجدو جگت سنگہہ کو یہ صلاح پسند آئی
کہا مینے جو یہ فوج جمع کی ہی اور روپیہ صرف کرتا ہون کچہہ
تماشے دیکہنا چاہتا ہون تم لوٹکر ہمارے پاس آجاؤ امیر
لوٹتے ہی بخشی شیولال جو مقدمۃ الجیش چالیس پچاس ہزار آدمی
لیکر ہنسل پور تک گیا تہا راہٹور ونکا زعفرانی پوشاک پہنکر جانبازی
پر آمادہ ہونا سنکر ڈرا اپنے آقا سے کمک خواہ ہوا جگت سنگہہ
نے اسکے حال کہلا بخشی کی اعانت پر جانے کو رخصت
کیا امیر تنخواہ طلب سرداروں سے خوش ہوے اپنے لشکر مین
نہ گئے چالیس پچاس سوار ہمراہی کے ساتہہ چل نکلے اہل لشکر کو
کہلا بہیجا کہ جلد جودہپور آکر ہمسے ملو امیر آدہی رات گئے ہنسل پور
پہنچکر میر مخدوم کے ڈیرے مین شب باش ہوے وہانسے

ساتھ فوج ہمرہیان امیر

مان سنگھ محصور ہوا جگت سنگھ ضلع مارواڑ مین تہا

دہبور پر آیا شہر کا محاصرہ کیا اسکے باغ مین میرتے

رواز سے فوج خاص کو اتارا اور تالاب اکہے راج کی طرف لشکر

امیر کو شنیجا و ٹون اور سوائی سنگھ کی فوج کو اور جانب

میرتہ پربت سر مارواڑ کے مکانات پر جگت سنگھ نے

کیا بخشی شیولال کو چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ سے

تحصیل پر مقرر کیا جب شہر جودہپور و جالور و قلعہ سنبانہ کے

سوا مان سنگھ کے قبضے مین کچہہ نہ رہا آٹھہ دن محصور ہوئے

گذرے بخشی اندراج سنگی شیوناتھ سنگھ سپس کچاون سرداران

میرتہ سلطان سنگھ ٹہاکر نیماج کیسری سنگھ بختاور سنگھ

انبوہ والا وغیرہ رفیقان مان سنگھ نے کہا کہ اسوقت مین

حریف زبردست ہے ایک دو دن مین شہر فتح کر لینگے

ہر گونہ نقصان کے ساتھہ ہمیشہ بدنامی رہیگی ہم جگت سنگہہ سے
گرگ آشتی کرتے ہین شاید کچہہ کام نکلے تم قلعے مین جمے رہو
مان سنگہہ نے اس خیال سے کہ مبادا نمانئے مین اور راٹہور و نکی
طرح یہ بہی دشمن ہوجائین جواب دیا کہ تم جو مناسب سمجہو کرو آخر
سنگی اندراج وغیرہ نے پیام دیا کہ اگر ہم سے کچہہ تعرض نکرو ہم
نکلجائین جگت سنگہہ نے قبول کیا اندراج وغیرہ شہر سے نکلکر متصل
فوج جگت سنگہہ ڈیرا کیا مان سنگہہ شہر چہوڑکر قلعہ بند ہوا مکت سنگہہ
نے شہر پر قبضہ کرکے قلعے پر مورچے جماے اکثر مکانات شہر کو
گولون سے مسمار کرکے قلعہ کو نقب سے اوڑانا چاہا لیکن قلعے
کے استحکام نے یہ تدبیر چلنے نہ دی تخمینے اندراج نے
دو ہزار آدمیون سے کوہستان مگرہ کو اجمیر کی جانب
جاکر آمد و رفت اہل لشکر جے پور قریب تیکر بندکی مان سنگہ نے
غلامی خان کو جو پہلے امیر کیطرف سے وکالتا مہاراج ہلکر کے

پاس رہتا تھا اور انداونکی کسی معاملے کی گفتگو مین مہاراج

طرف سے دہیوراج آیا ہوا تھا اسکے پاس بہیجا ہو

چاہی اسنے صاف انکار کیا اس عرصے مین بابو سنیدھیہ

انباجی انگلیہ جان بتیس فرنگی سرداران علاقہ سنیدھیہ کہ جگت

سنگھہ کے بلائے آئے تھے مالوے سے میرتے مین آگئے انباجی

کے سوا سب ایماے جگت سنگھہ تحصیل میرتہ مین مصروف

ہوئے وہ جودہپور آکر شیرون مین داخل ہوا دولت راو

نے انباجی سے کہدیا تھا کہ امیر خان عالی ہمت آدمی ہی جستین

مین اسکا دخل اچہا نہین تو اسے اکہاڑ دینا اسلیے انباجی نے

آتے ہی راے چند دیوان جے پور سے کہا کہ تمنے امیر کو رفیق

بنایا ہے یہ عالی ہمت آدمی فرصت پاکر تمہاری ریاست برباد کریگا

مہاراج ہلکر نے بالسنگہ کا کب ساتہہ دیا یا آنکہ اسنے اسکی متعلقون

کو کس وقت مین پناہ دی تھی تم امیر سے احسان کرو کہ

کیا فائدہ پاؤ گے یہ اور ملکر ایک ہین رئیس ہو کرن اور دیوان وغیرہ نے جواب دیا کہ امیر خان لڑکے ہین ہمسے عہدہ بر آنہین ہوسکتے اسیرنے یہ ماجرا سنکر ہمت رائے اور مہتاب رائے کورائے چند دیوان کے پاس بہیجا پیام دیا کہ تم اور انباجی اور سوائی سنگہہ اپنے کو دانا سمجہتے ہو سوائے سنگہہ نے تو بہت آدمیون کو تباہ کیا ہے تم یا خود تباہ ہو جاؤ گے یا اُس غریب مین اور ونکو تباہ کردو گے مگر یاد رکہو زبردست کے سامہنے عقل بیکار ہے دیوان نے خجل ہو کر کہا کہ مینے وہ بات ہنسی سے کہی تہی رائے موصوف نے کہا امیر نے بہی دل لگی کی ہے دیوان چپ ہورہا انباجی کے آتے ہی امیر کا پانچہزار روپیہ یومیہ بند ہوگیا ہمراہیان امیر تنخواہ خواہ ہوئے دہرنہ دیا امیر نے یومیہ طلب کیا نہ ملا چند روز ادہر اودہر پہرا ایکماہ مواجب کسیسے وصول کرنے کو تنا کردیپردہ اُسے منع کردیا ہمراہیان

امیر نے عذر کیا بعد شدید تقاضا امیر کو کوٹھے سے گرا دیا
اور اوپر سے پتھر مارے ایک پتھر کا زخم زخم تیغ سے زائد بارے
امیر پر ہوا بڑی تکلیف ہوئی ناچار ایسے فریراے ہمت راے
اور لالہ مہتاب راے کو دیوان کے پاس بھیجا پیام دیا کہ اسوقت
مین فوج کے دہرنے سے مین بہت تنگ ہون جو کچھ ہو سکے
مجھے دو کہ اس غدر سے امان پاؤن کوئی شنوا بھی نہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہان سے کمال تحمل و استقلال امیر کا ثابت
اور یہی ظاہر ہے کہ دنیا باآنکہ فانی و نجس ہے بڑی صعوبتون
کے بعد مشکل سے ہاتھ آتی ہے اور جو غافل مفت پاتے ہین
رائگان اڑاتے ہین یارب اہل اسلام قدر کافی سے
زائد دنیا نہ چاہئیں اور جیسے نیچ شخص کو زائد ملے تیری رضا
مین صرف کرے — اناجی جو اسد اپنے سرزوری کا م
مین مصروف تھا سنتے یہانتک دیوان کو بہکایا کہ

امیر کا ولی دشمن بنایا امیر تنگ ہو کر جابجا ہے معسکر سے کوچ
کر کے بسواری پالکی معہ فوج بلنسل پور کہ جانب سے پور ایک
منزل ہے آئے راجہ جگت سنگہہ نے لالہ دہنساب رائے کو بھیجا
کہ دلجمعی امیر کرکے لوٹا لائے کہدیا کہ انکے لشکر آتے ہی خرچ کا بندوبست
ہو جائیگا اسکے بعد اس مقام سے شقہ خاص بطلب مختار الدولہ
محمد شاہ خان کہ دوکنیئون سے تحصیل ضلع مالوہ مین مصروف
تھے بھیجا پرگنہ ٹونک انکو جاگیر لکھدیا میان منور خان برادر خورد
محل کلان کو سرونج کا عامل کیا فوج کو وہین چھوڑکر تین سو
سوارون سے زخم کے سبب پالکی مین جو دو سو لوٹ آئے
معسکر جگت سنگہہ سے دو کوس پر ڈیرا کیا مگر دہرنے
والون سے مفر نہ ملا جب دہرنے والون نے سختی مفید نہ سمجھی
رامپوریہ اور آفریدی دونون گروہون نے اپنے درد و دکہ
دہرنے پر مقرر کرکے پیچہا چہوڑا یہ کہلایا کہ جو کچہہ بادگے

بالمناصفہ تا ... یہ ہوا مہولر راجہ سے سے
جیسے جگت سنگہ نے اپنے ڈیرے کے پاس ایک راوٹی امیر کے
لیے کھڑی کروائی جسطرح پہلے بڑا خیمہ نصب ہوا تہا رقص و سرود اسباب
خوشی ظاہر تھے اب اسطرح سے کچہہ تہا امیر راوٹی میں آسے ہمراہیان
سے کہا دیکھو تمہاری عنایت سے ہم اس درجے کو پہنچے سامعین منفعل
ہوسے بولے ہم دہر سے دست بردار ہوتے ہیں ہتک عزت
سرکار ہمکو گوارا نہیں جب تک کوئی آمد نہ دیکہینگے ہم تنخواہ طلب
نہ کرینگے اب ہمارا جینا مرنا سب آپکی خوشی کی ساتھہ ہے امیر نے
لمناصفہ ہمت راے کی زبانی رانجند دیوان وغیرہ کو کہلا بہیجا
اندنون کچہہ تہوڑا سا روپیہ بہیجو تو دفع الوقتی ہو جاے
انہوں نے نہ سنا دفعات امیر کی طرف سے یہی پیام بہیجا ایکدن
چار پانسو روپیے ہی مانگے کمبختوں نے جواب تک نہ دیا ایک روز
و شب ہمراہیان کو فاقہ ہوا امیر کو بات کا پاس تہا کہتے تھے

بیان لوٹ اندے ... مین درانزد

مین تا امکان نقض عہد نکرونگا انتقام و جزا خداوند کریم کے اختیار
مین ہے اتفاقاً یہہ معاملہ مانسنگہہ نے سُنا اُسنے غلامی خان کو
رقعۂ خاص دیکر ایلچی کیا پیام دیا کہ مہاراج ہلکر جگت سنگہہ سوائی سنگہہ
وغیرہ کے ہاتھون جو میری خرابی ہوئی اور ہو رہی ہے آپ پر
مخفی نہین ملک میرے قبضے سے نکل گیا حریف نے قلعے پر مورچے
بنائے ہین اگر اسوقت مین آپ کوئی سلوک دوستانہ میرے ساتھ
کرین مین ہمیشہ ممنون احسان رہونگا امیر پہلے انکار کر چکے تھے
اب آزردگی مانع انکار ہوئی چاہا کہ جگت سنگہ کو کہ دربار
حاسدون سے عوض ... یہ سوچا کہ نانک ... کے ساتھہ ہرگز ...
جماعہ دار انسنگہ نام کو اپنی طرف سے مانسنگہ ... کے پاس
بھیجا پوچھا کہ اسوقت ہمین ساتھہ دینے پر تم کیا عوض کروگے
والے ماڑوار سخت مضطر تھا اسپر پیام سے خوش ہوا اُسنے

اپنے ہاتھہ سے امیر کو لکھا کہ چار لاکھہ پچاس ہزار روپیہ ماہوار
حق اعانت سواے تنخواہ کنیوا اندنون دیتا رہونگا اور سالانہ چار لاکھہ
روپیہ آمدنی جاگیر باورچی خانے کے مصارف کے لیے دیکر تانبے
کے پتر پر سند لکھدوادونگا امیر نے یہ رقعہ اپنے پاس رکھا کہلا
بھیجا کہ اچھا اب مین یہان سے علیحدہ ہوتا ہون جو کرونگا تم دیکھہ
لوگے تم سنگی اندراج کو جو کوہستان ملکرہ مین اجمیر کی طرف
ہے لکھہ بھیجو کہ فلان شخص آتا ہے اسے رفاقت مین لیجیے انہون نے
قبول کیا سنگی کو لکھہ بھیجا اتفاقاً سرجے راو گہاٹکیہ دولت راو کا
کا خسر جسکو انباجی کے نفاق سے جگت سنگھہ برطرف کر چکا
تہا اپنی فوج میواڑ مین چھوڑ کر سوال و جواب کے لیے یہان
آیا یہ شخص انباجی کا دشمن جان تہا امیر نے دشمن کے دشمن
کو دوست جانکر اپنی رفاقت مین لیا اور [illegible]
جگت سنگھہ [illegible] گہر سے ہو کے کہلا بھیجا کہ [illegible]

حق معاہدہ ادا کر چکا اسوقت تک مدام مین مجھسے تقصیر و تقاعد نہوا
تمنے نقض عہد مین کوشش کی بیمروتی کی داد تھی خبردار اب تمسے
مجھے کچھہ سروکار نہین نہ پیمان درمیان اور یہہ جو تم میری جان کے
دشمن ہو گئے ہو بفضل الٰہی میرا کچھہ نہین کر سکتے اگر کچھہ حوصلہ
ہو اسوقت مین تین سو آدمیون سے تمہارے لشکر مین ہون
تمہارے ساتھہ تین لاکھہ آدمی ہین آؤ حوصلے نکالو دیکھو کتنے ہو
ورلو بین میلا جگت سنگہ یہ بات سنکر گھبرایا بر سر عذر آیا خوشحال سنگہ
داروغہ کو بھیجکر سمجھایا بلایا امیر نے اسکا کہنا معتبر نہ جانا نہ مانا اتفاق
سے چیرا کوچ کرکے اپنے لشکر مین سنبل پور آئے ندی کے
کنارے ڈیرہ ہوا اُس رات دریا نے طغیانی کی معسکر امیر مین
کمر کمر سے زائد پانی ہوگیا اہل لشکر کا بہت سامان دریا برد ہوا
کئی لشکری بھی غرق ہوئے بارے کچھہ سامان اور باقی آدمی
بلندیون پر چڑھ گئے طوفان سے بچے امیر مع فوج کوچ کرکے وہان سے

زمین اسے انہ ... ن لوٹو تا جو لوا ... ز ... ا معاملہ

دوسرے دن صبح کو وہان سے کوچ ہوا راستے مین گانوون

سے بیس ہزار روپیہ معاملے کے لیے ہر دندے سے

پاس جو میرٹہ سے سات آٹہہ کوس ہے آے وہان

مقام کیا بابو سیندھیہ سے جو قریب ہے مقیم تہا متحرک سلسلہ

موافقت ہوے اسنے قبول کیا شریک امیر ہو جانے کا وعدہ

کیا سنگی اندراج بہی بحکم آقا معہ دو ہزار سوار آملا شیولال

پاس پچاس ہزار سوار و پیادہ فوج لے کر بسمت بالی

متعین ہوے تہے دس کوس پر لشکر امیر سے آگیا انباجی

انگلیس نے بابو سیندھیہ اور جان ملتیس کو لکہا کہ تدارک

امیر بخشی کا ساتہہ دو بابو سیندھیہ امیر سے غائبانہ ملگیا

تہا اور اسے سنگی اندراج نے بہی تسلی دیکر امیر کا جانب دار

کر لیا تہا مگر مقدمہ درست نہونے سے ملاقات کی ضرورت

ہوئی سیندھیہ نے مشورت کی امیر لو نے بلایا

پانسو سواروں سے سیندھیہ کے پاس نگئے مگر کہا یہ

وقت ہے ریاست جودھپور سہل ہی ہاتھ آتی ہے

نے اظہار مرغوبی کے ساتھ بخیال تقسیم ملک کہ غنیمہ

ہوگا کچھ روگردانی کی امیر سمجھ گئے بولے اور تقسیم ملک دو یون

ہوگی کہ یا تم انتظام و تصرف کرو ہمین مصارف ضروری دو یا

تمہین بلکہ تمہین ریاست کرنا ہم سپاہی ہین ہمین تو

روپیہ چاہیے ملک سے مطلب نہین سیندھیہ یہ سنکر دل

شاد ہوگیا بولا تمسے اور مانسنگہ سے معاملہ کیونکر ٹھہرا ہے امیر نے

ظاہر کیا سیندھیہ نے کہا مین تو ڈہائی لاکھ [illegible] زاید نذر کا

امیر کو بہر طور اسکا شریک حال کر لینا تھا کہا ہم اس سے بھی

کم لینگے سیندھیہ خوش ہوا درستے معاہدہ ہوگئی یہ قرار پایا

کہ صبح بالاتفاق یہان سے کوچ کرکے [illegible] سے مقابلہ

ن یہ خبر ... ... دن سے ... ... بہیجا لی ...
غیرہ مفسد آگاہ ہوے گھبراے انباجی نے سوبہے سنگہ کو بلاکر
... پہر دونو سانڈنی پر سوار ہوکر صبح سے پہلے بابو سیندہیہ کے
پاس آگئے انباجی مکار آدمی تہا جو گیا پیر سے منگواکر بولا تم ہمین چہوڑ
... نیا چہوڑتے ہین جوگی ہوتے ہین دولت راؤ سیندہیہ
کی سرزنش کا جواب تم دینا سوائی سنگہہ نے کہا روپیہ جس قدر
تمہین چاہیے ہمسے لو اور ہمارا ساتہہ نچہوڑو بابو سیندہیہ
دولت راؤ سیندہیہ کے اعتراض سے ڈرکر تازہ عہد و پیمان سے
پہر گیا امیر صبح کو یہ حال سنکر معہ سنگی اندراج وغیرہ سیندہیہ
کے پاس آئے پوچہا کل کے عہد و پیمان بیجان کا کیا حال ہے سیندہیہ
نے کہا ناچار ہون کیا کرون انباجی اور سوائی سنگہہ آمدامیر
چہپ گئے تہے سیندہیہ نے سمجہایا کہا تم امیر کی جانب سے
... رہو وہ دغا نکرینگے امیر نے باتین کرنے مین سنگی اندراج

کو مخاطب کرکے یہ حکایت نقل کی کہ کسی مسخرہ گو احمق نے ایک
ظریف دانا سے کہا کہ بنی آدم مین دھن اور مقعد برابر سے شمار
برابر ہین ظریف دانا نے کہا نہین بلکہ دھن کم ہین مقاعد زائد
کہا کیونکر کہا جس دھن سے جھوٹ بات نکلے عقلا اوس دھن
کو بھی مقعد ہی گنتے ہین سسینہ یہ سنکر سخت منفعل ہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کاش یہ مقولہ ہر آدمی کے پیش نظر رہتا خصوصاً
اتباع جو نا قل کے زیادہ مستحق ہین مع القصہ اسنے وہان سے
اٹھکر سنگی کے ہمراہیون سے کہا تم مین سے جو مرد ہو میرا
ساتھ دے اور جو ساتھ نہ دے اپنی راہ لے مین ہر حال
مین مان سنگھ کا معاون ہون تم میرے شریک حال ہو یا نہ ہو
سنگی نے کہا مین کوہستان سے اور لشکر جمع کر لاتا ہون
ادہر یہ سنکر ناچار اپنے لشکر مین آگئے ٹہاکر شیونا تھ سنگھ
کچاون والا کہ فہمیدہ آدمی تہا اور کئی سردار اور پانسو سوار

ساتھ لیکر ... ن سے جدا ہوا امیر سے آملا سلطان سنگھ
سنباج والا کیسری سنگھ آسو ب والا بخناور سنگھ اہنوے والا یہ سب
راٹہور اپنے اپنے خیالات کی خامی سے شریک امیر ہوے امیر معہ جگ
معہ شار کر شیو ناتھہ سنگھ وہان سے کوچ کر کے لشکر آتے
سرجی راؤ کہا ٹکیہ نے میواڑ سے اپنے ہمراہی سوار و ڈنگر اور کنہیر سنگھ
کو جو اس سے متعلق تہے بلایا تہا وہ لشکر مین آملے ٹکنے شیولال
متعاقب تہے گوبند گڑہ پر جو لشکر سے دس کوس ہے آگیا دوسرے
دن امیر ہیرا وڑے کی راہ سے ہرسولی علاقہ کشن گڈہ مین آسے
ہرسولی سے کوچ کر کے دو کوس چلے تہے کہ فوج متعاقب نے
سحر کے وقت آلیا قراولی جنگ ہونے لگی امیر نے ہیرا سنگھ
کے کنیو کو کہ طاقت جنگ نرکہتا تہا ہیر کے ساتھ کر کے حکم دیا کہ تم
کوچ کر کے علاقہ کشنگڈہ مین پہنچکر ٹہیرو خود معہ لشکر فوج ی
اثرو سواران ہمراہی شیوناتھہ سنگھ و سرجی راؤ کہا ٹکیہ

جنگ قزاولی کرتے چار کوس آگے بڑھے علاقہ سبے پور کے
ایک گانو پر پہنچے فوج متعاقب غالب تھی امیر مغلوب پانی برستا تھا
گھوڑے کیچڑ مین دھسے جاتے تھے امیر ٹھہر گیے تدبیر کار سوچنے لگے
اسمین ہرکارے نے خبر دی کہ بھیر والے بھی مینہ کی شدت سے لگے
نجا سکے یہان سے دو کوس پر پڑے ہین امیر گھبرائے ہرکارے سے
کہا تو جلد جا بھیر والونکو حکم سنا کر بہر طور جلد علاقۂ کشنگڑھ مین
جا پہنچو بھیر والون نے ڈیرون وغیرہ سامان کے تر ہونے سے
بہزار خرابی وتکلیف کوچ کیا دو برنجی توپین امیر کے ساتھ تھین
امیر نے دو چار گولے متعاقبین پر مار کر انہین بھی بھیر والون کے
پاس بھیجدیا خود گھوڑے پر سوار ہو کر دشمنون پر حملے کرنے کی
فکر مین ادھر ادھر پھرے کثرت آب وخلاب بے موقع پاکر رک
گئے حریف بھی توپون کے سر ہونے سے رکے کیچڑ بھی
پیش قدمی کی مانع ہوئی بخشی اخوند زادہ محمد آغاز خان بہادر

امیر کے لشکر کو امیر کے پاس بھیجا کہا ہمین کسی سے کچھہ غرض نہین
سمجھہ سکی کہ تم علاقہ جے پور سے نکلجاؤ امیر نے باقتضاے وقت
قبول کیا بہزار تکلیف و دشواری کوچ کرکے نیگاہ مین کہ وہان
سے چھہ کوس تہی داخل ہوے علاقہ کشنگڈہ مین مقام ہوا بارش
کے سبب خیمے نشت ہو سکے وہ رات بڑی صعوبتون مین گذری
صبح کو معہ کینوسے ہیرا سنگھہ وغیرہ کوچ کرکے تودری علاقہ جے پور
پر آے فوج متعاقب بہاگی پر پڑی امیر وہان سے مع جمیع ہمرہیان
نہضت کرکے اپنی عملداری علاقہ ٹونک مین آے فوج کو وہان
کہین ٹہراکر خود بدولت معہ جمعیت معدودہ محمد شاہ خان مختار الدولہ
بہادر کی ملاقات کو گئے کہ حسب الطلب باکینوے لعل سنگھہ
ومہتاب خان مالوے سے اکر ٹونک مین عمل دخل کرکے جہلایہ علاقہ
جے پور مین مقیم تہے مختار الدولہ کو وقایع سُنا بے کینودن کے
افسرونکو بلاکر کہا کہ اب تک تم بے خدمت تنخواہ پاتے رہے ہو

اپنے وقت پر کام آنے کے لیے تمہین نوکر رکھا اور اب تک پرورش کی
سچا یا اب وقت ہے نمک حلال ہو داد جانفشانی دو جس خدمت
کی عوض دیاہے اغلب پاؤ گے اور جو بیدل ہو کر جان چراؤ صاف کہدو
کہ ہمین تمہین جواب دون اور فوج جمع کرلون سننے بالاتفاق
عرض کی ہم جان نثاری کو حاضر ہین ادائے حق نمک مین مل
کوشش کرینگے امیر مطمئن ہوے محمد شاہ خان کو حکم دیا کہ تم
صبح کو دونو کمپنو ساتھ لیکر راتولی علاقہ ٹونک کی طرف آؤ ہم بھی مع
فوج خاص کل تمسے آ ملینگے مختار الدولہ مخلص خیر خواہ نے بسر و چشم
قبول کیا امیر شبا شب اپنے لشکر مین داخل ہوے صبح کو نہضت
کرکے باسنی ندی کے کنارے پر کہ راتولی سے ڈیڑہ کوس ہی مختار الدو
سے آملے ایک مقام کرکے کل افواج کے ساتھ وہان سے کوچ کیا
تو مدی علاقہ جے پور متصل مادہو راج پورہ مخیم ہوے یہان سے
دو کوس پر فوج جے پور پڑی تھی صبح کو امیر نے سبقت کی کوس

سبے پیدا ۔ آمادہ ۔ ہوکر مقابل ہوے مرا
پ و تفنگ سے جنگ ہوئی مگر اُسدن بارش سے مقدمہ طے ہوا
۔ رات ہوگئی اسیئے آدہ کوس ہٹکر مسلح و ہوشیار رات
ری حریف بہی مقام کو لوٹ گیے صبح کو ہر یئے نماز کے بعد
حقیقی سے فتح و ظفر مانگکر لشکر کو بڑہایا کنبوے لال سنگہہ
مع اضراب کلان اپنے فیل نشان کے سامہنے جمایا خود بدولت
ران خاص سے کنبوہ اور توپخانے کے پیچھے صف آرا ہوکے
ی کو رسالداران آفریدی ورامپوریہ و کنبوے مہتاب خان
اور میسرہ کو جمعیت شیونات سنگہہ گجیادن والا وغیرہ
راٹہوروں اور فوج سرجے راؤ دو کنبوے ہیراسنگہہ سے آراستہ کیا
توپ چلنے لگی سواران رامپوریہ و آفریدی سلے مع کنبوے مہتاب
خان یورش کی ہنوز مراد کو نہ پہنچے تھے کہ مرزا صابر بیگ کی پلٹن
اُنہوں نے توپوں سے چہرّا مارا بہت جوانمرد کام آسے ثابت

قدم بہی کیچڑ کے سبب جلد نہ بڑہ   تے ہوجہ بچہلر

بچاس آدمی میدان کے گڑہون مین جہپ رہے امیر مغفور شہ

ہاتہی سے اترے بتوہ نام گہوڑے پر بیٹہے آواز بلند کمپووالونکو حکم دیا

کہ جنسی کی بڑی توپون سے دشمنون کی بہیر پر گولے مارو خود بدولت

و اقبال حملہ آور ہوئے کالے شیو ناتہہ سنگہ پسر جے راؤ وغیرہ کو حکم دیگئے

کہ میرے ساتہہ آؤ اگرچہ میدان دلدل سے مانع حملہ تہا مگر امیر کمال

قوت خداداد و دلیری اسپ سبک خرام باد رفتار کو اٹہائے ہوے

چلے جاتے تہے تائیدات غیبی سے جنسی کی بڑی توپون کے گولے

دشمنون کی بہیر مین پڑتے اور دشمن بیتاب ہوے گہبرا کے

اسی حال مین امیر قریب جا پہنچے اشعار

سپہدار رستم توان گیو جنگ   ہزبر تناور دلاور نہنگ

نہ آب و خلاب دہوا اسکے رنگا   نہ چہرے کی بارش سے خائف

وہ اسپ تنومند صرصر روش   ہوا برق کی طرح گرم دوش

رفیقون سے لوٹی تھا ہر جب | گراں جو ہر دو اقبال تاب

فقیر محمد ولی خیر خواہ | قوی پنجہ خان تہور پناہ

جو دیکھا سپہدار نے سوے یار | کہا اُسنے اے سرور نامدار

ٹھہر جا کہ آجائین باقی رفیق | نہین جان پر اپنی کیون تو شفیق

خدا تیرا حافظ ہے اُسکے سوا | نہین کوئی ظاہر نگہبان ترا

کہا مرد حق گو نے اے دوستدار | ہمارا نگہبان ہے پروردگار

وہی بس ہے حافظ رفیق کریم | موید ہو گر اُسکا فضل عمیم

تو تنہا مین سب دشمنونکو ہون بس | ہون برق مین یہ عدو خار و خس

یہ سنکر ملازم قوی دل ہوا | تہور مین آقا کے شامل ہوا

مقابل نجانا مناسب جو تھا | دلاور سوے پشت اعدا گیا

گروہون مین جو میدان کے تھے نگہبان | جوانان کینوے مہتاب خان

سپہبد کو تنہا دوان دیکھ کر | ہوے ساتھ آقا کے مثل ظفر

جو مرزا کی پلٹن پر آسے امیر | جھپٹ آیا مرزا بھی مانند تیر

بیا پچھلے مرزا نے یہ ۔۔۔ | خدا نے بچایا و لاور بہ

بڑہا تیغ کین کھینچکر پہر حریف | سمجہا قوی سے نہ جیسے

زیادہ نے تیر سے کو سیدہا کیا | عدو کو ستان پر اوٹہا ہی

لراہو کے مجروح مرزا ادہر | گرے اوسکی پلٹن پہ جو گولہ

پلٹن میں نے دیکہا کہ افسر گرا | ہمین بہی دلاور نے آہی لیا

ڈرے پر غضبناک لڑتے رہے | امیر اسمین مانند برق آپڑ

کیا حملہ گلے پہ جس طرح شیر | زبردست کتنے کیے دم مین زیر

بہت کشتہ و خستہ رن مین ہوے | جو باقی رہے وہ فراری ہوے

ہوے پنجہ غم مین دشمن اسیر | خوشی سے لیے جوم دستگیر

القصہ امیر نے اُس پلٹن پر ظفر پا کر ٹہاکر شیو ناتہ سنگہ کے ہمراہیون سے جو قریب تہے باواز بلند کہا کہ مین تمہارے لیے یہ جانفشانیان کرون تم کہڑے تماشا دیکہو کیا راٹہور دن کے ہان اسیکو جوانمردی و مروت کہتے ہین اس کہنے سے وہ بہی

بڑہ امیر ساتھ ہی فوج پر حملہ کیا ہوڑ
ین سکو ہزیمت دی مگر خیراتی مسیح نامی عیسائی جسکے ساتھ دو
ہ چار توپین تھین نواب شہامت خان واصد خان
بنگ سواران کچھ پیادہ ایک میدان مین جمع ہوئے تھے
سوا ایک چھوٹے گانو مین تھے جو دونون لشکر وسکے
وسط مین تھا یہ دریافت کرکے امیر نے کہا کہ اس گانو پر حملہ
کرنا چاہیے فتح و شکست اسی پر موقوف ہے یہ سنتے ہی کئیو
سوارون نے حملہ کیا اور دیگر دشمنون کو گانو سے نکال دیا
امیر سے کہا کہ اب آپ حملہ کرین امیر نے فرمایا بیش قدمی
بندازہ عقل چاہیے ورنہ ایک قدم ہٹجانے مین ظفر مبدل
ہوجاتی ہے اتفاقا وہ لوگ امیر کو آمادہ حملہ دیکھکر خود بخود
ہم ہوئے محمد عمر خان رامپوری نے ایک سو سوار سے
تعاقب کی اجازت چاہی جوانمردی نے نمان یا نسکی

سے پہلے حملہ کیا فراری رک کر لوٹے اب کیا ہارے ہتھیار
کہلواتے ہو کیوں اتنا دباتے ہو لوٹ جاؤ ورنہ پشیمان ہوگے
خان مذکور لوٹا اسنے حکم دیا کہ فتح و ظفر کی نوبتین بجین منصور
سامان اعدا جمع کرین ساتھہ توپین سات ہاتھی بہت خیمے ڈیرے
بیشمار اسپ و شتر اسیر و ہمراہیان اسکے ہاتھہ آئے اجیر
اسی جگہہ مقام کیا مرزا صابر بیگ کپتان کو میدان سے اٹھوایا
زخم کا علاج ہونے کا حکم دیا سنگی اندراج کو ماجری لکھکر
لکھا کہ مین حق معاہدہ ادا کر چکا اور ابتک کچھہ عوض نہین لیا اب مجھے
خرچ کی تکلیف ہے سپاہ کو تنخواہ دینا ہے عنقریب جنگ سنگھیہ کے
مقابلے مین کام لینا ہے کچھہ روپیہ مجھے دو اور مجھسے آملو ہرکارہ
نے خبر دی کہ فوج مخالف ہزیمت پا کر جے پور گئے ہمراہ
سماگا نیر پڑے ہین شہر والے شہر مین داخل ہوئے
یہ سنکر کہ اسوقت بھی شہر کو تاسا [illegible] لوٹینگے بہت

وعنس پاینگے کوچ کیا ہے پورے پانچ کوس سانگانیر سے دو کوس
پرا گئے جگت سنگھ کی بہن نے عزم امیر دریافت کر کے دستور
کے موافق باظہار کمال عجز اپنا دوپٹا امیر کے پاس بھیجا اور کہا اس
وقت مین یہان کوئی مرد میرا نگہبان نہین ہین جیسی جگت سنگھ
کی بہن ہون یون ہی آپکی بیٹی ہون میری آبرو کا پاس
آپکو چاہیے کچھ نذرانہ لیکر اسوقت مین شہر کو نہ لوٹیے عالی ہمت نے
مان لیا کہا اچھا مینے نذرانہ بھی معاف کیا مین اب مردون کے
مقابلے کو جاتا ہون تم میری بہن ہو مطمئن رہو ازان بعد کوچ
کر کے معظم آباد ہوتے ہوے سانبھر آئے لوٹا بھر سنگھی اندراج
سے ملنے کو جو روپیہ کی سبیل کرنے کشن گڈھ آیا تھا علاقہ
کشن گڈھ مین آے اُسیدن یہ فرحت اثر خبر سامعہ افروز ہوئی
کہ دوسرے محل یعنی دختر اخوند زادہ سے آدھی رات گئے صاحبزادہ
متولد ہوا امیر نے دوگانہ شکر ادا کر کے خوشی کرنے کا حکم دیا

خوشی ہی تو بین نج اور مبارکباد سر ہوے تھین مترد
سرور وصلات خرمی سنگارباب نشاط نے ہجوم کیا مبارک
ساعت کا غل پڑا مولف امیر نامہ نے اوبختور باد مادۂ تاریخ
لکھا ہے ـــ القصہ امیر رسوم تہنیت وشادی سے فارغ ہوکر
پانسو سوارون کے ساتھہ کشن گڈہ آے بختے وغیرہ راٹھورون
سے ملے روپیہ وصول ہوا سپاہ کو تنخواہ وانعام دیکر بقدر
بہت کچھہ دیا مساکین فقرا مالامال ہو گئے وہان بھی ایکدن بات
شادی تولد فرزند مین رقص وسرود کی محفل کی سیر بختے اندلجی
وغیرہ راٹھورون سے کہا کہ مجھے جگت سنگھہ سے لڑنا ضرور ہے
مانسنگھہ کا پورا عوض لیے بغیر آرام سے بیٹھنا میری عالی ہمتی
سے دور ہے میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ تم مع جمعیت
سرجی راؤ وکنیوے مختار الدولہ وغیرہ بربت سہ ہوتے ناگو چلے
مین سواران خاص کے ساتھہ براہ راست جودہپور پہنچون وہ

سب صلاح مانگر روانہ ہوسے امیر تپکر آسے وہان سے
جریدہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو اجمیر آسے مستعد نیایت
ہو کر لوٹ گئے اس رات خواب دیکھا کہ میرے لشکر کے قریب
ایک اور لشکر پڑا ہے امیر نے دریافت کیا کہ کسکے لشکر کے خیمے
کھڑے ہین کسی نے کہا خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کا لشکر بفضل خدا
تمہاری مدد کو آیا ہے فرط نشاط سے امیر کی آنکھ کھلی ہنستے اٹھے
ہمراہیون کو بشارت سنائی سب شاد ہوسے امیر نے ہمراہیون
کے دل بڑہا سے آپ اس مہم سے مطمئن ہوسے کوچ کیا مقامات
جودہپور سے جگت سنگہ کے تہانے اٹہاتے اپنے تہانے
بٹہاتے میرتے پہنچے سنگی اندراج وغیرہ راٹہور بہی یون ہی
میرتے سے سات کوس پرناگور کے رستے پہنچے سنگی نے
تہانون کے تغیر کے سوا اپنے ملک کے زمینداروں کو یہ بہی
حکم دیا کہ جے پور والے پر جہان قابو پاؤ ناک کان کاٹ لو

غالباً ایسا ہوا بھی اب ہا یکبند و جگت سنگہ متردد ہوے باہم کہا
کہ پٹہانون سے عہدہ برائی دشوار ہے اپنی عمدہ فوج شکست پاکر
بیدل ہوگئی امیر مظفر کا جی ٹوٹ گیا راٹہور جو شریک ہین الٹا سیف خان
بابو سیندہیہ ابہی پہر گیا تہا صلاح وقت یہی ہے کہ آبرو بچائین
جے پور کو لوٹین اباجی انگلیہ سوائی سنگہ وغیرہ نے یہ حال دریافت
کرکے دل ٹوٹا پایا تاکید پیمان اعانت سے تسلی دی جگت سنگہ نے
نہ مانا بعزم جے پور کوچ کرکے ناگور آئے وہان سوائی سنگہ نے کہا
تم تو چلے میں نے تمہاری خاطر اپنونکو بیگانہ و دشمن کر لیا مجہسے کیسے
سلوک کرتے ہو جگت سنگہ نے تسلی دی کہا سیندہیہ جان تب وغیرہ
سردارونکو تمہارے پاس چہوڑتا ہون ناگور سخت جگہ ہے اپنے کام
مین لگے رہو شیخاواٹی مین فوج کو چہوڑ مین بہی آتا ہون یون
ہی سبکو مطمئن کرکے ناگور سے جو بیس کوس ہے کہنڈو آے بخشی امرلال
نے امیر کو لکہا یہ وقت ہے دشمن کو جانے نہ دو انتقام لو امیر سوار فوج سے

ستلدہ جلت ۔ سے یان و سر پر جلت سلے

میمن نہایت خوفناک تہا بہت ڈرا رات کو ایک معتمد بھیجکر بانسنگ
سون کے جمعدار کو بلایا کہا اپنے آقا سے اجازت لیکر میری
بات سن جا جمعدار اجازت لیکر حاضر ہوا راجہ نے کہا مینے امیر سے
بدعہدی کر کے بہت پشیمانی و پریشانی پائی امیر زیادہ مجہے پریشان
و پشیمان پسند نکرین میرے تعاقب سے باز رہین یہی مضمون
ایک خاص رقعے مین لکہدیا کہ مینے جیسا کیا ویسا پایا تمنے اپنی مروت
و فتوت سے فائدہ لیا اب بخشی سے حاصل کیا امیر نے اس خیال سے
یہ بیمار رئیس ہے اسکو ممنون رکہنا انسب ہے کہلا بہیجا اچہا مینے
درگذر کی بتعجیل چلے جاؤ راجہ نے باتفاق رای چند دیوان اور
انا جی انگلیکی فوج ہمراہی سے بہرات رہے کوچ کر دیا یہ خبر
سنکر بخشی انداج وغیرہ راٹہوروں نے بہی نقارہ بجا کر
بارادہ کوچ امیر کو کہلا بہیجا چونکہ امیر کو اسوقت بمقتضای

زمانہ بربادے راجہ مذکور منظور نہی معرفت خدمتگاردن
عذر غلبۂ خواب کا کہلا بہیجا اور باقی شب اسی حیلہ مین تمام کی
اور خبر کے ہرکارون سے خفیہ سمجھا دیا کہ صبح جب سنگی اندراج
وغیرہ میرے پاس آوین تو تم آکر عرض کرنا کہ راجہ جگت سنگہ
شبا شب کوچ کرکے دس کوس گیا غرض جب صبح کو بخشی اندراج
وغیرہ سرداران راٹہور بصلاح کوچ امیر کے پاس آئے تو ہرکارون
نے حاضر ہوکر اسسے راز شبینہ برملا کہا کہ وہ دس کوس چلا
گیا اوسوقت امیر نے بخشی مذکور سے کہا کہ اب راجہ کے تعاقب سے
کچہہ فائدہ نہین فاصلہ بہت ہوگیا کسی اور تدبیر کار بند ہونا
چاہیے بخشی نے کہا سواران جرار اپنے اوسکے تعاقب پر مقرر کرو
امیر نے بپاس خاطر اوسکے ایک جماعت سواران پنڈارہ کو
تعاقب کا حکم دیا وہ جاکر اسباب پس ماندہ لشکر جودہپور کو غارت
کرلائے انجام کار امیر بہمراہی بخشی اندراج وغیرہ کوچ کرکے

میرسہ وہان . مذکور کو راجہ مسئلہ پا

. ہپور کو روانہ کیا اور خود بسبب دہرنے سپاہ کے میرتہہ

مین توقف کیا جب بخشی جودہپور پہنچا راجہ نے اوسکو عمدہ خلعت

عنایت کیا اور عہدۂ دیوانی سے سرفرازی بخشی اور امیر کی طلب

مین خریطہ بہیجا جب امیر قریب جودہپور آے تو راجہ نے استقبال

کرکے بہت تعظیم وتکریم کی باغ مین اوتارا اور سامان رقص

وعشرت آمادہ کرکے امیر کو مسند پر اپنے برابر بٹہایا اور مشکوری

وممنونی احسان امیر کے ظاہر کرکے کلیدہاے قلعہ جودہپور دست

بستہ روبرو رکہدین اور بکمال عجز کہا کہ یہ ریاست محض آپکے

طفیل سے بچی ہی اسکا شکریہ کس زبان سے ادا کرون کہ بجز

اور کوئی مقام میرے قبضہ مین نرہا تہا امیر نے بخوبی

تسلی خاطر فرماکر کہا مینے یہ کلیدہاے قلعہ اپنے جانب سے

تمکو دین راجہ مطمئن خوشحال اپنے مقام کو گیا اور امیر وہبن

باغ مین قیام پذیر رہے یہ واقعہ ۱۲۲۴ہجری مین ہوا

دہرنہ افغانونکا اور تنگ کرنا امیر کو بیماری مین اور بفہمایش بالسنگہ کے دہرنہ دور ہونا اور جانا امیر کا ناگور کو بصلاح راجہ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہانکی راجہ کا اور فتح ناگور اور فرار ہونا کل سنگہ اور راجہ بیکانیر کا وہان سے

غرض امیر نے راجہ بالسنگہ سے ملکر چند سے بنابر اصلاح مقدمات ریاست کے وہین مقام کیا ایکدن امیر حالت بیماری مین حسب عادت مع افغانان آفریدی وغیرہ شہر مین اندرون قلعہ ملاقات کو گئے تہے افغانونے وقت پاکر امیر پر دہرنہ دیا اور اسقدر تنگ کیا کہ زندگی امیر پر تلخ ہوئی ہرچند افغان رامپوریہ وغیرہ نے قلعہ پر جاکر آفریدیونکو فہمایش کی کہ اپنے آقا کو بیماری مین

ن لری سے بعید ہے بیین آفریدیو

مانا بلکہ رامپوریون سے نوبت بخانہ جنگی پہنچی اور آفریدی قتل

خان وغیرہ رامپوریون کے ہاتہ سے مارے گیے تاہم آفریدی

اوپر سے بازنہ آے اور دروازہ مکان کو بند کرکے کُتّا امیر کے

سینہ بے کینہ پر رکہکر آمادہ قتل ہوے یہ حال دیکہکر راجہ مان سنگہ

نے سقف خانہ توڑکر آفریدیون کو تخویف و تہدید کی اور لاکہہ روپیہ

دیکر ادہکا دہرنہ اوٹہوایا اور امیر نے اس نزاع جان بستان سے

رہائی پائی پہر جمشید خان اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان

اور منور خان آفریدی تنخواہ لیکر لشکر امیر سے جدا ہوکر میرٹہ

چلے گئے اسی حالین راجہ مان سنگہ نے امیر سے کہا کہ ہر چند آپکے

بے نہایت احسانات مدۃ العمر فراموش نکرونگا لیکن سوائی جی سنگہ

متہو نے ناگور مین راجہ دہونکل کو صدر نشین اپنا کرکے بادشاہ مارواڑ

جودہپور کی ریاست مین خلل اندازی سے باز نہین آتا جبتک اوسکا

کچہ تدارک کیا جاوے گا اطمینان سی حاصل ہووے اور یہ بات بھی تحقیق ہے کہ
مسبب الاسباب ہے جب اوسنے اتنی درستی کر دی وہ بہر نوع سرانجام
کر سکتا ہے اس بات سے راجہ کے دل مین قرار آیا اور بسلار جی
چار لاکہہ روپیہ ماہواری فوج خاص امیر کی اور چند پرگنہ حاصل چار لاکہہ
روپیہ کی جاگیر مصارف صاحبزادہ بلند اقبال وزیرالدولہ بہادر کی
اور اٹھارہ لاکہہ روپیہ سالانہ نوکری کمپنی مختارالدولہ کا اور جاگیر ڈیرہ لاکہہ
روپیہ کی واسطے اور سردارون اور کارگذارونکے مثل اخوندزادہ محمد
آیاز خان بہادر و غلامی خان وکیل اور راے ہمت راے اور
مرزا حاجی بیگ کے مقرر کرکے تحریر کر دی اسوقت امیر نے بہمراہی
پانسو سواران جرار جودہپور سے ایک منزل کوچ کرکے ناگور کیطرف
ڈیرہ کیا باقی سپاہ کہ واسطے وصول تنخواہ کے جو دہپور مین
رہگئی تھی اکثر اونمین سے دوسرے کوچ مین آملے اسیطرح باقی
لشکر مقام کریال تک کہ ناگور سے ایک منزل ہے آملا اور سواران

حمید آبادی وغیرہ جو ہمراہی ہلکر سے جدا ہو کر راجہ جگت سنگھ
کے شامل ہو گئے تھے اس غزل میں آکر میرے ملے چنانچہ
بستہ نرائے جمیعت زیادہ ہلکی عرض اسپ گشت بیانگہ
اور کپتان مہتاب خان کو جو زیر ایالت مختار الدولہ نواب محمد شاہ
خان کے تھے اور بعد فتح سیو لعل بخشے بے پور کے ضلع میرٹھ
میں اقامت گزین تھے واسطے تنبیہ اور گوشمالی زمینداران
سرکش علاقہ جودھپور کے کہ اپنے آقا سے بغاوت اختیار کی تھی
اور دوبیردہ سوائی سنگھ سے سازش رکھتے تھے نامزد فرمایا
اور کرنیل موہن سنگھ کو کہ اونہیں دنون گھر سے آکر شرف
ملازمت امیر کا ہوا تھا معہ پلٹن ڈیوڑھی خاص وغیرہ سپاہ
متفرقہ کے باتفاق محمد غفور خان خویش اخوندزادہ محمد آیاز خان
کو واسطے تحصیل علاقہ گوروار متعلقہ جودھپور کے روانہ کیا
اور مرزا حاجی بیگ کو بحکمت عملی واسطے دام گستری کے

ہ سوار یکہ دانشمند مقر عمدہ تھا بطور وکالت گفتگو کو نزد سوائی سنگھ
رئیس پوکھرن ناگور مین روانہ فرماکر محرک سلسلۂ اتحاد ہوے اور کہلا
بھیجا کہ باوجود اسقدر ہمارے سلوک کے مانسنگہ نے ایسے تنگ وقت دہرم
مین شرط دوستی ادا نکی اور امداد خرچ سے باز رہا اگر تمہاری صلاح ہو
تو ہم بعوض اسکی بے پروائی اوسکے دہوکل سنگہ کو صدر نشین
جودہپور کرکے مانسنگہ کے اخراج پر کمر ہمت باندہون بعد ازان نامدار
خان نامی جماعہ دار کو ناگور مین بابو سنیہ پہ کے پاس کہلا بھیجا کہ مجکو تمسے
ایک امر مین مشورت ضرور ہے لہذا آپکو مجسے ایکبار آکر ملجانا ضرور ہے
چونکہ اوسوقت بابو سنیہ پہ سوائی سنگہ سے بابت طلب تنخواہ کے
رنجیدہ تہا وکیل امیر کو جواب دیا کہ موضع کہوا ضمین جو پاس ناگور
واقع ہے مین آکر ملونگا جب ادہر سے امیر وہان آوینگے مین
بہی فی الفور آجاؤنگا القصہ جب نامدار خان نے آکر امیر سے یہ جواب
کہا تو امیر ایکہزار سوار ہمراہ لیکر موضع کہوان پر آئے اور وقت

ملاقات بابو سیندھیہ سے کہا کہ سلوک سوائی سنگہ کا راجہ
جگت سنگہ سے سب پر ظاہر ہے اسیطرح تمہارا نفع بہی اوسی ہونا
معلوم ہے مقتضاے دانائی اسوقت مین یہ ہے کہ راجہ مانسنگہ سے
موافق ہوکر ملک جودہپور سے نکل چلین اگر تمکو ضرورت خرچ کی ہے
تو مین سب خرچ تمہاری سپاہ کا کرادونگا بابو سیندہیہ نے جواب
دیا کہ اگر تم تحریر اس بات کی کردو کہ جو ملک و مال تمہارے ہاتہ آوے
نصفی اوسکا مع اداے تنخواہ سپاہ مجکو دوگی تو حسب راے
تمہاری مجکو تعمیل مین کسیطرحکا دریغ نہین امیر نے اوسکی
طرز تقریر سے جان لیا کہ یہ اب پاؤن پہیلاتا ہے کوتاہ فہمی سے
اسطرح نہ مانیگا بحکمت عملی یہ تدبیر کی کہ اوسکے نامی سرداران
سپاہ کو مثل منیر خان اور خدا بخش خان اور دارا خان
اور دیدار خان فیض اللہ خان بہرچ وغیرہ قریب ہزار سوار کے
جو بابو سیندہیہ سے بابتہ طلب تنخواہ کے ناگور مین ملکدر

خاطر تہی متفق کر کے اشارہ کیا کہ بابو سینہ ہیہ سے طلب تنخواہ
مین تنگی کرین چنانچہ افغانون نے باشارہ امیر واسطے تنخواہ کے
نہایت تنگ کیا اور آمد و رفت اطخانہ او خدمت گارونکی اوسکی پاس
موقوف کی جب زندگی اوسپر تلخ ہوئی تو اوسنے بطور جنگ زرگری
بظاہر اپنے فوج سے مسلح ہوکر ادن سردارون سے کہا کہ سینہ ہیہ
یہان مجہسے ملنے آیا تہا تمہین اسوقت اوسکی گرفتاری مناسب نہین
سردارون نے کہا ہم بہر طور اپنی تنخواہ لین گے اور بے نشان دہی
زر تنخواہ کے رہائی سینہ ہیہ غیر متصور ہے اوسوقت امیر دو تین
خدمتگارون کی ہمراہ سینہ ہیہ کے پاس گئے اور کہا فہمایش افغانون
کی بے سبیل زر محال ہے اور حال بے استعدادی ہمارا تمہارا
بہی مخفی نہین مجکو تمہاری گرفتاری سے سخت رنج و ندامت ہے
اس امر مین کیا تدبیر کیجاوے سینہ ہیہ نے کہا اب مین ان
افغانون کے ہاتہہ سے نہایت تنگ و حیران ہون تم جسطرح

میری خلاصی ... امیر ... تنخواہ

لینا ہے اور سوائی سنگہ سے کسقدر لینا ہے سیندھیہ نے کہا

لاکہ تنخواہ دینی اور اسیقدر سوائی سنگہ سے لینی ہے امیر نے

... کوچ کر جانے تمہارے کے مع لشکر ملک جودہپور ہے

مین ذمہ داری اوسے تنخواہ ان افغانون کی کرتا ہون سیندہیہ

... اس امر کا کرکے کہا جان تیس فرنگی جو یہان ہمارے

شامل ہے بدون تدبیر خرچ وہ کسطرح یہان سے جاویگا امیر نے

پوچہا اوسکی تنخواہ کسقدر ہے کہا لاکہ روپیہ امیر نے کہا مین برات

لا روپیہ بابتہ اوسکی تنخواہ کے موضع آشوب علاقہ جودہپور

کے دیتا ہون وہان بے تکلف جاکر وصول کرلے غرضکہ بابو

... ہیبہ اس تدبیر سے امیر کا احسانمند ہوکر جانب طبیت

فہمایش کو اپنی انجمن کہ ناگور سے پانچ کوس پر موضع

سونڈوہ مین مقیم تہا گیا فرنگی نے سوائی سنگہ کو ناگور سے

وہان بلوا کر اس امر سے مطلع کیا اور کہا اگر امیر بصورت عدم قبول
زر علاقہ آشوب سے ادا اوسکی اپنے ذمہ کرین اور یہان لگر میری
خاطر مطمئن کر دین تو البتہ مجکو قبول ہے امیر نے اس بات مین حصول
مدعا اپنا سمجھکر چند سوارون سے فہمایش کو جان بلیت کے
موضع سونڈوہ مین سیندہیہ کے پاس جاکر بہر نوع اوسکا
اطمینان کر دیا اور بابت تنخواہ افغانان ہمراہی سیندہیہ اپنے
سردارون کی ذمہ داری کرادی بعد تسلی اور طمانیت اون
لوگون کے موضع کہریال مین کہ لشکرگاہ تہا لوٹ آسے اور بابو
سیندہیہ اور جان بلیت ہمراہ اپنے افواج کے حسب القرار
بطرف آشوب جاکر ساٹھہ ہزار روپیہ وہان کی تحصیل سے اور چالیس
ہزار روپیہ دیہات گرد و نواح سے لیکر جانب اجمیر شریف کے
روانہ ہوسے اور سرجی راو کہاٹکیہ معہ کمبہو ہیرا سنگہ کے کہ جو دو سیوم
مین امیر سے رخصت ہوا تہا اجمیر شریف مین سیندہیہ سے آملا

میر باتدبیر میدان حریفون سے خالی کر لیا تو با فوج
سواران سپیدہ یہ کہ بامید وصول تنخواہ کے لشکر امیر مین
سے کوچ کر کے موضع سوندہ وہ پر پانچ کوس گورسے
ورکمینو لعل سنگہ اور مہتاب خان متعلقہ مختار الدولہ کو اور
فیل موہن سنگہ اور محمد غفور خان کو کہ جا بجا ضلع جود ہپور مین
نامزد تھے بلا کر اپنے شامل کیا اور اس عرصے مین مرزا حاجی بیگ
وکیل امیر بھی سوائی سنگہ کے پاس سے لوٹ کر امیر کے روبرو
یا اور عرض کی کہ چالیس ہزار روپیہ سوائی سنگہ نے دینا منظور
ہین امیر نے یہ جواب سنکر مقتضاے مصلحت وقت
یہ اوس فریبی کو دام تدبیر مین لانا چاہتا تہا وکیل مذکور کو دوبارہ
اوسکے پاس روانہ کیا اور یہ کہلا بہیجا کہ مجکو تمہارا قول و قرار
ل و منظور ہے لیکن تفصیل اقساط و تقرری میعاد معین کر دینا
در ہے سوائی سنگہ نے یہ بات وکیل امیر سے سنکر کہا

کہ جس روز امیر سے میری ملاقات ہو عرصۂ تیرہ دنین تیرہ
لاکھ روپیہ دونگا اور ستائیس لاکھ روپیہ بر وقت نکال دینے مانسنگ
کے جودہپور سے اور دہوکل سنگھ کو اوسکی جگہہ مسند نشین کرنے
کے دونگا اور کہا اگر نواب محمد شاہ خان امیر کی طرف سے میری دلجمعی
کر دین تو مین امیر سے ملنے کو چلون غرض امیر نے یہ بات منظور
کر کے مختار الدولہ کو سوائی سنگھ کے پاس جانے کا حکم دیا مختار الدولہ
حسب الاجازت سوائی سنگھ سے ملکر امیر کی خدمت مین لوٹ
آئے اور عرض کی کہ سوائی سنگھ اپنی تسلی اور جمع خاطر کو مجھسے
قسم چاہتا ہے اسمین آپکی کیا مرضی ہے امیر نے فرمایا اسباب مین
مجھسے استفسار کی کیا حاجت تھی جو امر موجب نمک حلالی اور درستی
لشکر اسلام کا ہو بلا تاخیر عمل مین لانا بجا تھا ہر چند بباعث اوسکی
دغابازی کے کہ ترقیات امیر کا بدخواہ اور مخرب ریاست تھا فریب
و دغا سے اوسکا قتل عین صواب تھا لیکن چونکہ مختار الدولہ نے

یہ امر بطور مسئلہ درایت یہ تہا اور اصلی توقعات تسخیر ممالک
واسطی خیرخواہی امیر اسلام اور درستی لشکر مسلمین کے خون ایک کافر
بدخواہ مفسد کا فریب و دغا سے روا و درست ہے غرضکہ مختار الدولہ نے
اوسکو مطمئن کرکے واسطے ملاقات امیر کے مقام حضرت سلطان التارکین کے
کہ مابین ناگور اور سوندوہ ہے راضی کیا چنانچہ سوائی سنگہ بہ ہمراہی
بجمع خاطر قریب دو ہزار سوار سے وہان آیا اور اسطرف سے مختار الدولہ نے
جاکر امیر کی جانب سے گفتگوے اصلاح امر کی اور سوگند سے اپنی کلام
مؤکد کیا لیکن چونکہ بے موجودی امیر کے اوسکو دغدغہ خاطر تہا
اور طمانیت کلیہ مفقود بنابران مختار الدولہ نے باستبداد امیر کو بلوایا
امیر نے وہان جاکر اوس سے کہا کہ اگر تم اپنے وفاے عہد اور ایفاے قول
قرارداد مین ہمسے سچے رہوگے اور خلاف اتحاد عمل مین نہ لاؤگے
تو جملہ عہد و پیمان میرا تمسے درست و بجا ہے ورنہ در صورت خلاف
و اختلاف محض تمہارا اوسکا ظہور مین اویگا سوائی سنگہ نے

یہ بات سنکر باظہار آشتی و مصالحت اپنی جماعت سے متصل
لشکر امیر کے ڈیرہ کیا لیکن چونکہ دل اوسکا غبار فریب سے صاف
نہوا تہا امیر کو مطمئن کرکے فریب دینا چاہا اوسوقت وکیل مل سنگہ نے
کہ ہمراہ امیر حاضر تہا احوال ملاقات امیر سے ساتہہ سوائی سنگہ کے
اور ڈیرہ کرنا اوسکا قریب قیام گاہ امیر کے دیکہکر اپنے راجہ کو خفیہ
تحریر بہیجی کہ یہان اب اوسنے سوائی سنگہ سے رابطۂ اتحاد محکم کرلیا
ارادہ مسند نشانی دہونکل سنگہ کا صدارت جودہپور پر کیا ہے
آپکو مطلع کرتا ہون راجہ جودہپور کہ دانشمند اور امیر کی جانب سے مطمئن
تہا جواب مین وکیل کو لکہہ بہیجا کہ امیر کی جو مرضی ہو عمل مین لاوین
تم فقط اونکی ہر حال سے ہمکو اطلاع دیتے رہو اس عرصہ مین چونکہ
سوائی سنگہ کے دلمین فریب و دغا تہی باوجود قسم اور اقرار محبت
کے اوسنے خفیہ چار آدمی مقرر کئے اور ہر ایک کو سو سو اشرفیین
دیکر ایک ایک گانو جاگیر دینے کا وعدہ کرکے کہا تم لشکر امیر مین

میدہ ی. شامل ہوا اور معتبر راو قتل کرو وہ چار دن
وہ مرد اس کام کے ہو کر آئے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر
اخوندزادہ محمد نیاز خان کے ایک ڈیرہ مین کہ متصل امیر کے واسطے
فرود مسافران نوکری طلب کہڑا ہوا کرتا تہا اقامت گزین ہوئے
اتفاقاً ایک رفیق صادق راجہ لال سنگہ کا کہ بظاہر شامل ہوائی سنگہ
ہو گیا تہا اس راز سے مطلع ہو کر راجہ لال سنگہ کو اطلاع پرداز ہوا اور راجہ
موصوف نے یہ مقدمہ مشرح بتفصیل نام و قوم و وطن اون چاروں کے
امیر کو جلد تر اطلاع دی اور فرودگاہ اونکی بہی لشکر امیر مین درمیان
خیمہ اخوندزادہ کے لکہہ بہیجی امیر بعد اطلاع اس راز پر شب کو تنہا مع
دو سہ خدمتگار اور ایک مشعلچی کے پیش قبض بغل مین لیے ہوئے
تنہا اخوندزادہ کے خیمہ مین آئے رومال سے منہ لپیٹ کر ہمراہیونکو
باہر چہوڑ کر تنہا خیمہ مین مین گہسے اور اون چاروں نکو آہستہ
... بیٹہ گئے اور آہستہ اونسے ... م کو آ

کیا تدبیر ہے اونہون سنے ایک اجنبی آدمی دیکہکر کہا ہم نوکری کو
آسے ہین اور کچہہ ہمارا یہان کام نہین امیر سنے کہا تم نوکری کو
نہین آسے ہو بلکہ بتقریب واسطے قتل امیر کے آسے ہو وہ بولے
صاحب کیا بات ہے ہمکو کیا تم برباد کیا چاہتے ہو کہ اس بات کا
الزام رکہکر نوکری سے باز رکہو امیر نے کہا تمہارا اخفا بیجا ہے مجہے
بہی سوائی سنگہہ نے اوسی کام کو بہیجا ہے اور تمہارا حال مجہسے
کہدیا ہے کہ سو اشرفین نقد ہر ایک کو دیکر ایک ایک گانو جاگیری
بعد برآمد کار تمکو دینا کیا ہے بہر تمہارا نام و نشان مجہکو بتا کر مجہکو
بہی سو اشرفین دی ہین چنانچہ تمہارے یہہ نام ہین اور سوائی
سنگہہ نے کہدیا ہے کہ باتفاق تمہارے اس کام کو پورا کرون
لہذا مشورت کو تمہارے پاس اسی وقت مین آیا ہون
وہ یہہ سنکر چپ ہو رہے امیر نے بفراست جان لیا کہ خاموشی
دلیل رضا ہے اونسے آہستہ کہا کہ یہان سے الگ چلکر اپنی

تدبیر مجھسے کہو اور مین بہی اپنے قرارداد سے تمکو مطلع کرون وہ
چارون امیر کیساتھہ خیمہ سے نکلکر روانہ ہوے خدمتگار و مشعلچی
بہی کہ باہر کھڑے پوشیدہ کھڑے تہے امیر کے اشارہ پر پیچہے چلے
اون لوگون نے انکو دیکہکر امیر سے پوچہا یہ کون ہین امیر نے
کہا یہ میرے رفقا ہین اسی کام کے انجام کو ساتھہ لایا ہون غرض
لشکر سے باہر آکر ایکطرف بیٹہے امیر نے کہا تدبیر قتل کی تمنے کیا
سوچی ہے ہر ایک نے جدا جدا اپنا منصوبہ بیان کیا امیر نے جب کل
بیان اونکی زبانی سن لیا تو مشعلچی کو کہا مشعل روشن کرے پہر نقاب
رو سے کہولکر خدمتگارونکو قریب بلاکر اون چارون سے کہا کہ ای
فریب تم جس سے دغا کرنے آے ہو وہ مین ہون اب کہو مجھسے
دغا کروگے چونکہ حمایت الٰہی شامل حال ہمارا کرم پیشہ ہوتی
امیر کی اس تقریر سے وہ کانپنے لگے اور نادم و پشیمان ہوکر
امیر کے قدمون مین گر پڑے امیر نے اونمین سے ایک کو

رخصت دی کہ جاکر سوائی سنگہ سے یہ حال بعینہ کہدے اور
تین کو اخوندزادہ صاحب کے پاس مقید کیا اور کہا بقدر غفلت
کرنا اور میرے خون کے تشنہ دشمنونکو اپنے پاس رکہنا تمہاری
دانائی اور مروت سے بعید ہے اونہون نے عذر لاعلمی پیش کیا
امیر وہان سے اپنے خیمہ مین آئے اور سوچے کہ سوائی سنگہ باوجود
قسم اور اقرار کے فکر دغا در خون ریزی مین ہے اسکا کام تمام
کرنا اب لازم پڑا چنانچہ ایکدن چند سواران نامی سے اوسکی پاس
گئے اور کہا کہ تمنے جو تیرہ لاکہ روپیہ دینے کا اقرار باقتضائے تیرہ دنکے
کیا تہا اب وہ چند اوسکے گذرے ایک حبہ وصول نہوا لہذا تمہارا
معاہدہ اور مصالحہ ہمسے لوٹ گیا اب فقط اسواسطے آیا ہون کہ
تمکو مطلع کردون اور جہان تم کہونا گوریا اور مقام پر تمکو پہنچا دون
اوسنے کلمات تملق اور زمانہ سازی کے بہت سے کہے بہر امیر
لوٹ کر اپنے مقام گاہ مین آے اور بگکر اوسکے سر لے دغا

ولہ سمد شاہ خانلو اور رہے ہمت راسے لوا   باس
ائی سنگہ کو بہ تقریب عطاے سلاح اور بہانہ رخصت کرنیکے
کو یہان سے آوین غرض اونہون نے جاکر اوس سے ایسی تقریر
ب وشیرین کی کہ اوسے امیر سے ملنے کو ہمراہ لے آسے اس
ف امیر نے لشکر مین یہ تجویز کر رکہی تہی کہ چند روز پیشتر سے
یہ کی قواعد لیا کرتے اور جب اوسکے آنیکا دن معین ہوا
تو ایک بڑا خیمہ لشکر مین باہم ملاقات کو نصب کرایا اور دو طرف
اتواپ چہرہ بہر کر آڑ مین قناتون کے کہڑی کین اور لشکر کے تسہدو نسے
کہا جب سوائی سنگہ مع رفقا اسمین آکر بیٹہے اور تم آواز بانسلی کا
سنو تو طنابین خیمہ یک لخت کاٹ دینا کہ خیمہ اون لوگون پر گر پڑے
اور گولمنداز ون سے فرمایا کہ جب تم بانسلی سنو اور خیمہ گرتا دیکہو
تو چہرے کی توپون کو متواتر فیر کرنا اور مردمان فوج کو جو واسطے
اوسکی سلامی کے قریب خیمہ ملاقات کہڑا کیا تہا اون کو یہ حکم دیا

کہ جب توپ سرہو تو جو ہمراہی سوائی سنگھ کا باہر و۔۔۔

نکلے پیمال تہ تیغ کرنا کوئی لشکر سے جان بر نہو غرض جب سوائی سنگھ

مختار الدولہ محمد شاہ خان اور رائے ہمت رائے کی ہمراہ لشکر مین

امیر سے ملنے آیا تو قریب ایکہزار سوار و پیادہ جرار کے اوسکی ساتھ تھے

امیر کے سردارون سے اوسکو مع اوسکے مصاحبین کے خیمہ مین

لاکر بیٹھایا اور باقی سوار و پیادہ ہمراہی اوسکی پیش خیمہ کھڑے ہوے

اوسنے آکر جب امیر کو خیمہ مین نہ پایا دریافت کیا مختار الدولہ نے کہا

نہاکر لباس زیب تن فرماتے ہین اب آتے یہ کہکر اوٹھہ کھڑے ہوے

اور کہا مین زود تر اونکو لاتا ہون باہر نکلکر امیر کے پاس آے

ہمت رائے دیوان امیر کہ خیمہ مین تھا اونکے جانے بعد وہ بھی خیمہ

باہر آیا کہ عطر پان کی درستی کرلاون مجرد باہر آجانے دونو سردارون

امیر کے نے نوازنے بانسلی بجائی شہدون نے طنابین کاٹ

دین خیمہ اونپر گرا خیمہ کے گرتے ہی چہرہ تو پونکا قناتون کی آڑ سے

اون اجل رسیدونکی پرسش کو پہنچا باہر والونکا کام سپاہ
امیر نے تمام کیا امیر کا دخل ناگور مین ہوگیا غنیمت سب نے تمہاری آئی
ہر شخص مرفہ حال ہوا اور دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر وغیرہ اونکے
جو ناگور مین تہے خائف و ہراسان ہوکر بطرف بیکانیر وجودہپور
چلے گئے امیر نے نقارۂ فتح بلند آوازہ کرکے منجولی وہان دخل کیا
اور بعد چند ایام کے پلٹنیں متعلقہ مختار الدولہ محمد شاہ خان اور
ارجیل مہوہن سنگہ اور محمد عبد الغفور خان صاحب کو وہان مقرر
کرکے خود بدولت عازم جودہپور ہوئے اور وہان منجولی راجہ
مان سنگہ سے ملکر قلعہ اور شہر ناگور کو اوسکے کاربردازونکے سپرد
کیا راجہ مذکور نے نہایت ممنون و مشکور احسان امیر ہوکر اندر
محلونکے قلعہ مین امیر کو اوتارا اور بابتہ ادائے تینتیس لاکہہ روپیہ
کے جو بعد فتح ناگور اور قتل سوائی سنگہ اور اخراج دہونکل سنگہ
کے امیر سے کہا تہا نصفی نقد واسطے خرچ سپاہ کے دیا اور

ماتبقی نا اقرار مہلت مدت قلیلہ کرکے امیر کو خوشنود کیا اس عرصہ
مین مانسنگہ کے ایک رفیق نے اوسی کو چٹھی اس مضمون کی لکھی کہ اب
جودہپورا اور تمام علاقہ مارواڑ مین امیر کا دخل ہوگیا ہے ظاہر ہے بات
تمہاری شرف زوال پر ہے اور تمام اس ملک مین دور اسلام ہوجاویگا
اتفاقا وہ تحریر امیر کے ہاتہ آئی اوسکا مضمون سے مطلع ہوکر سنگی
اندراج بخشی سے باوجود ناسازی خاطر مبارک رخصت ہوکر شہر سے
باہر راسے کے باغمین مقام کیا مانسنگہ یہ سنکر پریشان ہوا جانا
امیر آزردہ خاطر ہوگئے ہین کہ بے ملاقات شہر سے باہر اوٹہ گئے
اپنے ہمراہ بخشی اندراج وغیرہ مصاحبونکو لیکر امیر کے پاس
آیا اور معذرت چاہی اور کہا اگر کوئی امر خلاف مرضی مبارک
مجہسے سرزد ہوا ہو بلا تکلف بیان فرماوین کہ جسمین آپکی رضامندی
ہو عمل مین لاون ہرچند اول امیر نے عذر کیا کہ مین آزردہ خاطر
تمسے کسی وجہ سے نہین ہون لیکن جبکہ راجہ نے از حد اصرار کیا

تو اسنے وہ چٹہی ہندی کی بتیس کی راجہ نے اوسکو دیکھکر
لکھا بعنایت آپکی میرا اور آپکا مقدمہ واحد ہے یہ ممکن نہین کہ غرض
گویونکی تحریر و تقریر سے آئینۂ مصادقتِ باہمی زنگ نفاق سے مکدر ہو
اوسوقت امیر نے اقرار نامہ پنتیس ۳۵ لاکہ روپیہ کا جو راجہ نے
تحریر کر دیا تہا اور قریب بنصف وصول اور باقی سے بوعدہ مدت قلیل
حاصل ہونے والی تہی روبرو راجہ کے نکالکر چاک کر ڈالا اور وہان سے
کوچ پر آمادہ ہوے راجہ نے ہر چند رہنے پر مبالغہ کیا امیر نے نہ مانا
لکہا اگر تمہاری مرضی ہو تو مبلغان باقی بلینے اقرار کے مجکو بہیجدینا
لاچار راجہ رخصت ہوکر شہر مین آیا اور امیر نے لعل سنگہ سمدار
کمیدو کو بخطاب راجہ بہادر سرفراز فرماکر اوسکو ہمراہ مختار الدولہ
واسطے تحصیل ضلع بیکانیر کے رخصت فرمایا اور [illegible] سنگہ کو
خطاب کرنیلی سے سرفراز فرماکر واسطے بند و بست تعلقات
جاگیر در [illegible] اتباع سربلندی صاحبزادہ وزیر محمد خان [illegible] کے

بطرف ضلع کرروار علاقہ جودہپور بر معین فرمایا اور خود بدولت
و اقبال عازم جانب جےپور ہوئے غرض امیر معہ فوج خاص شہر سانبھر
میں آئے تو واسطے حصول زر معاملہ کے راجہ جےپور سے رفد رہی تھی وعدہ
کی حجت سنگرام بےجےپور نے دینارام بوہرہ کو کہ معتمد خاص اوسکا تھا
گفتگو سے درستی معاملہ کو امیر کی طرف روانہ کیا جب چند روز گفتگو
کی لیت و لعل میں گذریں اور صورت سرانجام کار نظر نہ آئی تو ایک رات امیر
بطور گشت جریدہ آدمی کو بوہرہ مذکور کے ڈیرہ پر آکر کہلا بھیجا کہ مجکو
امیر نے ایک ضرورت کیواسطے تمہارے پاس بھیجا ہے بوہرہ
نے اندر بلوا بھیجا باکمال تعظیم مسند پر بٹھایا عرض کی حکام
ذوی الاقتدار کو اسطرح شب میں تنہا آنا مناسب نہیں بد جوانوں
سے زمانہ خالی نہیں مبادا کوئی بدخواہ دولت قصد بدخواہی
کرے امیر نے فرمایا میں تمکو دوست جانکر بے تکلف آگیا ہون
چاہتا ہون اسوقت بالمواجہ ہم تم تصفیہ مقدمہ کرلیں اوسنے

امیر مقد راے ہمت ار در

العفور خانصاحب کو واسطے سرانجام مزرمعاملہ کے ہمراہ بوہرہ بطرو

کیا اور برات تنخواہ سپاہ کی اوس جاںداد پہ تحریر

خود بدولت معا افواج فیروزی عازم گشنگم ہوے اور

اخوندزادہ محمد آیاز خان کو معاونکے رسالہ کے واسطے ہمراہی کرنیل

موھن سنگھ کے ضلع کورداز علاقہ جودھپور کی جانب رخصت دی

ر محالات جاگیر صاحبزادہ بلنداقبال محمد وزیر خانصاحب کا جاکر بندوبست

صہ مقال ان دنون جسونت راو ہلکر کوٹہ ہوکر سہان پور

مین آکر درستے سامان لشکر مین مصروف تہا اور بباعث خوشی تولد

فرزند ملہار راو نامی کے عیش و عشرت مین بسر کرتا تہا لیکن بباعث

فساد اور شورش جماعت بہیلونکے کہ بباعث جہاڑی اور

پہاڑون دشوار گذار کے بے خوف و فکر تہے اور مقام چاندور سے

رزوبہ کاشی راو ہولکر کو اپنے قابو مین لاکر براہ شرارت

مشہور کر رکھا ہے کہ اس ثانی سے جو کاشی راو کا لڑکا ہوا ہے
اوسکو ہم مسند نشین جماعت ہولکر و نکا کرینگے کہ مالک اور مسند نشین
بالاستحقاق وہ ہے جسونت راو ہولکر کو نہایت تردد اور پریشانی
تھی بنابران بصلاح بعضے کوتہ اندیشون کے چمنا بہاؤ نے اپنے مشیر
خاص سے کہا کہ فی الحال بھیلون نے جمعیت فراہم کرکے سر
بشورش اٹھا رکھا ہے اور زوجہ کاشی راو کو اپنے قابو مین
لاکر ارادہ فاش بربادی ریاست کا رکھتے ہین اب میرے نزدیک
صلاح وقت یہ ہے کہ تم فوج کثیر ہمراہ لیکر بھیلون کے تدارک کو
اوسطرف روانہ ہو اور کاشی راو ہولکر کو قلعہ کا سے سے بطریق
نظربند اپنے ہمراہ رکھکر وقت مقابلہ او مقاتلہ بھیلونکے کسی ایسی
تدبیر سے شدہ کہ میری بدنامی نہو اوسکا کام تمام کرو کہ خاطر ترددات
سے مطمئن ہو لہذا چمنا بہاؤ بالشکر فراوان تدارک بھیلون کو
روانہ ہوا اور حسب صلاح کاشی راو بن تکوجی ہولکر کہ مہولکر و تین

از راہ شرافت و نجابت تن سرداری تہا قلعہ کا سنہ سے ہمراہ لیکر طرف کوہستان بھیلونیر بہجا اور وہان اپنی فوج والون سے کہا کہ تم آخر شب کو پوشیدہ باہر نکلکر بندوقین خالی سرکرنا کہ لشکر مین تہلکہ شب خون کا پڑے چنانچہ ادن لوگون سے حسب الایما آخر شب کو اسیطرح کیا جمنا بہاؤ نے موقع پاکر کاشے راؤ پر باڑ ماری اور مشہور کردیا کہ بھیلونکے شب خون مین کاشے راؤ مارا گیا بعد ازان بھیلونکو واجبی گوشمالی دیکر متفرق کردیا اور لوٹ کر اپنے آقا جسونت راؤ ہولکر کے پاس آیا اوسکو حصول مقصود سے کہ دشمن متفرق ہوے اور مدعی ریاست مارا گیا ست اور شادمانی نہایت حاصل ہوئی لیکن اس بات سے خبر نہا کہ فریب و دغا کا انجام دبال و حرمانی ہے

بدلردی مشو ایمن زآفات ✲ کہ واجب شد بہر کاری مکافات

گذرے ایام اس خوشی اور اطمنان ۔ بیرگذرے تہے کہ عارضہ

جنون جسونت راو ہولکر کی طبیعت پر غالب ہوا اور جنون نا خوش
گرمی پیدا کر کے اپنا رنگ دکھایا آہ و زاری اور جامہ دری اور وحشت
زیادہ ہوئی ہر چند علاج اور اعمال کام مین آسے مفید نہو سے
چونکہ یہ مرض بطور مکافات اوس فعل کے تہا جو اوس کہنڈ سے راو
اور تانیا کا شے راو سے ظہور مین آیا تہا اثر ندیر دوا اور اعمال کا
اسطرح ہوتا غرض روز بروز اوسکا جنون زائد اور معاملہ ریاست
ابتر ہوتا گیا اور اوسکے سرداروں مین سے کوئی لائق صدر نشینی
نہتا لڑکا ایک سالہ اوسکا عدم وجود مین برابر تہا لہذا اوسکے
اہلکارون نے بربادی ریاست اور مرض سے امیر محبتہ
تدبیر کو مطلع کیا اور مستدعی ہوسے کہ زود تر اگر بند و بست اس
ریاست کا کردین امیر یہ ماجرا سنکر مشوش ہوسے اپنا جانا
ہولکر کے پاس مناسب دیکہا چونکہ لشکر ہمراہ لیجانے مین
درنگ و تاخیر ہوتی تہی بنا بر آن ہمراہ سواران جرار کے کشن گڈہ

کوچ کیا اور لشکر وہین چہوڑکر براہ ٹونک واندرگڑہ بعرصہ
دو روز شیرگڈہ مین پہنچے اور جو سوار ہمراہی سے بسبب درازی
کوچ کے رہگئے تہے ایکدو روز بعد وہان سعادت یاب ملازمت ہوئے
غرض اسنے شیرگڈہ مین چار پانچ روز مقام کرکے مع صاحبزادہ
وزیرالدولہ محمد وزیرخان بہادر کے وہان سے کوچ کیا اور
لشکر ہلکر مین کہ قریب بہان پورہ مقیم تہا پہنچے اور جسونت راؤ
ہلکر کو حالت دیوانگی مین دیکہکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر
ہوے بعد ازان عزار روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر
ہلکر نے اسسے آکر عرض کی کہ ہمارے آقا کا یہ حال ہے
اور اوسکا فرزند ملہار راؤ طفل شیرخوار ہے اب اس ریاست کا
بندوبست فقط آپکی ذات سے متعلق ہے اسمین پہلوتہی نفرماوین
اسنے فرمایا اگر مین متوجہ بندوبست اس ریاست پر ہون تو موجب
بدنامی میرا ہے سزاوار یہ ہے کہ تم سب سردار متفق

ہوکر انتظام امور مختاری سے کروا دیا بنے المکاران قدیمہ سے
ہر باب میں مشورہ کیا کریں وہ سب اس بات پر راضی ہوے
تب سب نے دہرا جیلہ ہولکر کو قید سے نکلوا کر شامل لوہار ام
توپخانہ بنا بر انتظام پلٹن و توپخانہ وغیرہ کے مقرر کیا اور میان
مٹھو او صدر الدین اور انو جیل کو مختاری پاگیگاہون کی دی
اور کاروبار پرگنات کا بالارام سیٹھ اور جمنا بہادر کے سپرد کیا
اور اعتبا جوک کو اہلکار ریاست اور گنیت راو کو دیوان اپنے مطبخ
اپنی کو بخشی فرماکر جملہ مقدمات ملکی و فوجی ان لوگون کے سپرد
کرے اور محمد عبد الغفور خان کو خطاب نواب افتخار الدولہ سے
سرفرازی بخش کر اپنے اور ہولکر دونون کی طرف سے مختار کار
اور مدار المہام مقرر کیا اور سب سردارون سے کہدیا کہ ہر کام میں
ریاست کے موافق راے افتخار الدولہ کے عمل میں لایا کرین او محمد جمشید خانکو
معتمد نصیر الدولہ شقامت جنگ اور راجن پنڈارہ کو بخطاب نواب

اختیار الدولہ جنگ اور شہامت خان پسر کریم خان کو مخاطب

نواب سرفراز الدولہ اور باقی سرداران فوج کو بھی حسب مرتبت خطاب

و منصب سے ممتاز و معزز فرمایا چونکہ اس عرصہ مین افواج فیروزی

امواج امیر دریا دل کے حسب الطلب کشن گڈہ سے اگر سعادت یاب

دولت ہمرکابی کے ہو گئے تھے امیر نے مع لشکر و سواران

پنڈارہ بعزم مہم ناگپور کوچ کیا اور کریم خان وغیرہ سرداران پنڈارہ

سیندیہ شاہی سنے کہ اون دنو دولت راو سیندیہ کی قید

مین تھے چونکہ رفیق امیر شفیق نہو سکے لہذا اپنے سوارونکو باتفاق

شہامت خان و نامدار خان وغیرہ فرزندان و عزیزان اپنے کے

خدمت سعادت امیر مین بہجا یہ و قایع سے ایکہزار دو سو تیس ہجری کے ہین

عزیمت امیر بمہم ناگور اور جانا رائے سین علاقہ

بہوپال مین وہان ملنا وزیر محمد خان مختار کار

بھوپال سے اور رخصت کرنا جماعت پنڈارون کو
ہمراہی سے بسبب برسات کے پھر برسات
موضع گدہ کوٹہ مین پورا کرنا و اطراف سے زر
معاملہ لینا پھر وہان سے جبل پور لوٹنا اور بہت
غنیمت لیکر فوج ناگپور کو شکست دینا اور محاربہ
صدق علیخان سے اور مدد کو آنا افواج انگریزی
اور سپاہ حیدرآباد کا اور لوٹنا امیر کا وہان سے
بسبب دھن افغانون کی لشکر ہولکر مین
جب امیر نے مع چالیس ہزار سوار و پیادہ کے فوج خاص سے
سوائے جماعت سواران پنڈارہ اور پٹالن متعلقہ ڈیوڑہی وغیرہ کے
بھان پورہ سے کوچ کر کے براہ سارنگپور و شجاعلپور وغیرہ

علاقہ ملوہ سے راسیین علاقہ بہوپال مین پہنچے تو وزیر محمد خان
مختار کار بہوپال نے بسبب معرفت سابقہ کے آکر ملاقات کی اور
امیر نے بباعث آجانے موسم برسات کے مہم ناگپور دور صلاح
دولت سے جانکر راجن اور قادر بخش اور شہامت خان اور دوست
محمد خان اور امام بخش وغیرہ سرداران پنڈارہ کو کہ بہان پورہ سے
ہمراہ ہوئے تھے مع اونکی جمعیت کے رخصت کیا اور فرمایا
بعد گذر جانے برسات کے پہر سب آجانا پہر خود بدولت واقبال نے
فوج خاص کے کوچ کرکے بہیلسے سے زر معاملہ لیتے ہوئے
راہ ساگر موضع دیوری کور جہامر پر پہنچی اور وہان سے
پانسو سوار جرار ہمراہ لیکر جریدہ مقام جانول ناتھ پرکہ ناگپور سے
۴ کوس پر کنارے نربدا کے تہا پہنچے اور وہان کی سپاہ
کہ قریب چار سو بندوقچیون کے تہے مقابلہ کیا اور اونکو شکست
شہر کا محاصرہ کرلیا اور مشہور کیا کہ مین بخشے فوج امیر کا ہون

واسطے حصول زر معاملہ کے آتا ہون اور اونکو اسی مغالطہ مین رکھکر منتظر
آنے اپنی بقیہ فوج کے رہے اونھون نے جماعت قلیلہ دیکھکر جانا
اچار پانچ ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر چلے جاوینگے کہ اس عرصہ مین
تمام فوج امیر کی آگئی اور امیر نے بزور اسی ہزار روپیہ معاملہ کا
لیکر قریب گڈہ کوٹہ کے آکر مقام کیا وہانکا رئیس راجہ مردن سنگہ
وغیرہ راجے اطراف کے آکر حاضر لشکر امیر مین ہوے اور بقیہ
موسم برسات وہان بسر کیا اور چونکہ امیر اکثر شب کو دریافت
حال لشکر کے واسطے تنہا ایکدو خدمتگار سے فوج مین پھرا کرتے
تھے بنابر عادت معہود کے ایک شب خیمۂ خاص سے نکلکر لشکر
مین پھرے پھر واسطے دریافت حال لشکر راجہ مردن سنگہ رئیس
گڈہ کوٹہ کے کہ ایک کوس لشکر امیر سے تھا پار دریا کے
قصد کیا جب کنارۂ دریا پر پہنچے دو لونڈے کشتی والون کے لوگونکو کنارے
پر بٹھایا پایا کہ بباعث عدم دریافت مقام پایاب کے ۲ و تر

نہ سکتے تھی امیر نے کنارہ دریا پر کچھہ توقف فرماکر فراست سے
جا سے گذر پایاب دریافت کیا اور اول خود پار جاکر لوگون سے کہا
کہ اوسی راہ سے اوتر جاؤ غرض راجہ مرد سنگ کے لشکر مین اوسکے
ڈیرے کے پاس جاکر ایک خدمتگار راجہ کو کہا کہ مین امیر کیطرف
سے کچھہ ضروری بات کہنے آیا ہون اپنے راجہ کو مطلع کردے وہ
خدمتگار امیر کو پہچانتا تہا دوڑکر راجہ کو مطلع کیا کہ امیر بنفس نفیس اس
شب تاریک مین عبور دریا کرکے جریدہ آے ہین راجہ اوسوقت
بعد غسل کے کہانا کہانے پر آمادہ تہا یہ سنکر استقبال کو نکل آیا اور
امیر کو لیجاکر مسند پر بٹہایا اور واسطے رقص و سرود کے عرض
کی امیر نے اوسوقت انعقاد مجلس عشرت سے انکار کیا بعد ایک
ساعت کے وہان سے اوٹھے ہر چند راجہ نے پالکی اور اردلی
ہمراہ لیجانے کو عرض کی امیر نے منظور نفرماکر اوسیطرح جریدہ
پیادہ لوٹ کر ڈیرہ خاص مین پہنچے اور بعد چند روز کے امیر نے

راجہ مردن سنگہ وغیرہ امرا کو رخصت کیا اور صاحبزادہ وزیر الدولہ
بہادر کو مع متعلقون کے چند روز گڈہ کوٹہ مین ہمراہ رکھکر ہمراہ سید
علی شاہ کے بطرف شیرگڈہ روانہ فرمایا اور خود بدولت نے
مع لشکر وہان سے کوچ کرکے دریاے جہابن سے اوترکر اوس
پار قیام فرمایا اور جماعت ناگپور کو کہ وہان بحفاظت گہاٹ کے
مامور تہی گوشمال دیکر اوٹہادیا اور دو تین روز مین ایک
شہر جبل پور سے پہنچے چونکہ بوج رکہوجی گہوسلہ والی جبل پور کی
قریب آٹہہ ہزار سوار و پیادہ اور چار ضرب توپ کے بسرداری
تابہا گہاٹکہ وہان واسطے روکنے لشکر حریف کے مقیم تہے
اونکی گوشمالی کو جریدہ سوار دن سے عزیمت فرمائی جب اونکے
لشکر سے قریب جا پہنچے تو تابہا مذکور خبر پاکر گہاٹہ کوہ مین کہ
مقام محفوظ بفاصلہ ہفت کردہ تہا جاکر پناہ گزین ہوا امیر نے یہان
تہانہ بٹہاکر تین کوس پر ڈیرہ کیا اور محمد سعید خان عسکر خان

جمشید خان داراشاہ خان نواب شہامت خان مرزا امیر بیگ
وغیرہ سرداران سپاہ کو واسطے تعاقب نابھاگ کے مقرر
فرماکر خود وہین مقیم رہے اودہر یہ سرداران مذکور بتدارک نابھاگ گئے
دریکوہ پہنچکر ایک پہر تک لڑے آخر وہ مخالفین تاب جنگ نہ لاکر گریزان
ہوے اور امراے لشکر فیروزی نے بہت گھوڑے اور اونٹ فیل
اور چودہ ضرب توپین غنیمت مین پاکر دوسرے دن امیر کیلا ھگا
سے آکر شامل ہوے اور بہیر والے بھی جو کچھہ لشکر سے پیچھے
رہ گئے تھے اسی دن آملے تب امیر مع کل لشکر کے کوچ فرماکر وارد
جبل پور ہوے وہان غنیمت بے نہایت حاصل کی اور تھانے
شہر وغیرہ مین مقرر کئے لیکن بباعث دہرنے افغانون کے ایک
ماہ تک وہان اتفاق مقام کا ہوا اوس عرصہ مین فوج
ہزار سوار و پیادہ ناگپور کی مع جماعت سکھان و توپخانہ
البرزاری صمد قلیخان نامی سردار کے مقابلہ کو مقام

سری نگر پر بدس کو جس جبل پور سے تہا آئے بہیجے اور شاہ خان
وکیل امیر اول سے ناگپور گیا ہوا تہا اور ایک حصہ ملک ناگپور اور ملک
سبندھیہ کا گہوسلہ مذکور سے بشرط دوستی اور امداد امیر کے
ساتھہ گہوسلہ کے بنام امیر مقرر کرا لایا تہا اگر شامل لشکر فیروزی اثر کا
ہو ہر چند امیر کو اس وجہ سے لڑائی منظور نہ تہی کہ صلح باہم تقسیم
ملک ہو گئی ہے لیکن جماعت افغان کہ باعث خود پسندی خیال
مطیع حکم نہ تہی جبکہ آمادہ جنگ ہوے بناچاری امیر کو بہی ان کی
لڑائی پر ضرور ہوئی اور بہیر وغیرہ کو باافسری مرزا امیر بیگ نامی
ایک شخص کے پس پشت روانہ گڈہ کوٹہ کا کیا اور خود بجماعت جریدہ
مقابلہ کو تیار ہوے ادہر سری نگر پر جاکر پانچ روز انکا محاصرہ کیا ہر چند وہ
پناہ مین کوہستان و دریا وغیرہ کے تہے لیکن بمحاصرہ سخت
تنگ آکر بمعرفت جمشید خان نامی ایک سردار امیر کے امان خواہ
ہوے اور گفتگو سے مصالحت درمیان مین ڈالی جمشید خان نے

اوسوقت مین بسبب موافقت اکثر جماعت افغانون کے ساتھ اپنے
قابو پاکر امیر سے کہا کہ اگر معاملہ ناگپور کا بوساطت میرے انجام
دیا جاوے تو بہتر ورنہ ہمکو علحدہ کرکے ارادہ مقابلہ کا کرین بنا
چاری امیر نے انفصال مقدمہ ناگپور کا بپاس خاطر خان مذکور تیرہ
لاکھ روپیہ پر کرکے برادر خورد صدق علیخان اور دو ساہوکار معتمد اور
ایک گسائین مالدار کو اونمین سے بطور یرغمال اپنے ہمراہ لیکر وہان
سے معاودت فرمائی اور جبل پور مین آکر ستره مقام کیے مقارن
اس حال کے صدق علیخان اونکا بھاگ گیا کہ اوسنے راجہ ناگپور اور نظام
علیخان والی حیدر آباد اور حاکم کڑپا کانور وغیرہ سے استدعای
اعانت کرکے اور ساٹھہ ہزار فوج جدید سوار و پیادہ کے اپنی
کمک پر بلالی امیر اونکے اس فریب سے غافل اور اون لوگون کے
یرغمال لانے پر خاطر جمع تھے اور لوٹنا چاہتے تھے کہ جمشید خان
وغیرہ آفریدیونکو یہ خیال ہوا کہ امیر نے زر معاملہ مخفی وصول کرکے

ارادہ کوچ کا کیا ہے اور زر تنخواہ سپاہ کا ابھی دیا انکو منظور نہین
لہذا واسطے وصول کرنے تنخواہ سپاہ کے دہرنہ دیکر امیر کو نہایت
تنگ کیا اور باوجودیکہ فوج ناگپور نے متواتر اگر جبل پور سے ایک
منزل پر ڈیرہ کیا تاہم اونہون نے نزاع فیما بین سے پہلو تہی نکی اور آمد
فوج حریفکو یون قرار دیا کہ امیر نے اونسے دربردہ مصالحت
کر کے ہمارے نکالنے کو اونہین بلوایا ہے آخر الامر بہزار جد و کد
ایک جماعت افغانون نے طوعا و کرہا رضا واسطے کوچ کے
دی اور اکثر آزردہ ہوکر جدا ہو گئے اور سواران پنڈارہ بہی کہ حسب
الطلب امیر آے تہے اوسوقت تک شامل حال امیر کے نہو سکے
پائی کہ بسبب درازی راہ اونکو تاخیر ہوئی امیر نے لاچار ہوکر
یہ سوچا کہ بالفعل اکثر سپاہ واسطے طلب تنخواہ کے آزردہ خاطر
ہے جنگ مین موافقت سے پہلو تہی کرینگے اور جو بظاہر ہمراہ
ہین وہ بہی بیدل ہو رہے ہین اور سواران پنڈارہ بہی ہنوز

نہین آسے ہین اب مناسب وقت یہ ہے کہ علاقہ بھوپال مین چلکر
سواران پنڈارہ اور وزیر محمد خان کو ہمراہ متفق کرکے وہان فوج
ناگپور سے لڑون بنا برآن جبل پور سے کوچ کرکے دریا اوتر کر
زیر دامن کوہ قریب گہاٹہ کے مقام کیا اور فوج حریف بہی کوچ
بفاصلہ تین کوس کے آپہنچی چونکہ وہ زمین ناہموار اور جہاڑی
بہت رکہتی تہی لہذا وہان جنگ مناسب نہ جانکر امیر نے سپاہ سے
کہ قریب آٹہہ ہزار سوار اور ایک پلٹن کے ہمرکاب تہی فرمایا کہ حریف سر پر
آگیا اور یہان میدان جنگ نہین تم سب شبا شب بہیر کو گہاٹہ سے
اوتار کر صبح کو بند وبست سے کوچ کرو اور مقام تیگبڑہ مین کہ میدان
وسیع لایق صف آرائی کے ہے دشمنون سے مقابل ہو
مگر اون کوتہ اندیشون نے نہ مانا اور کوچ پر راضی نہوسے لاچار
امیر نے صبح کو بہیر گہاٹہ سے اوتار کر پانچہزار سوار اور دو سو پیادہ
ہمراہ لیکر افغانون کی فہمایش مین مشغول ہوسے اور بہیر سے

عبور کیا تھا یہ بستہ نہ ہوا تھا کہ دشمنوں نے آراستہ ہو کر صف باندھی
اور مقابلہ کو قریب امیر کے آپہنچے اور توپیں مارنے لگے افغانان ہراہی
نے یہ معاملہ دیکھا کج فہمی سے توہمات باطلہ کو فروغ دیا اور یوں گمان باطل
کیا کہ توپیں فقط ہماری چشم نمائی کو سر ہوتی ہیں کہ باشارہ امیر ہمکو
یہاں سے نکالا چاہتے ہیں اسی سوچ میں تھے کہ فوج حریف قریب
آپہنچی اور توپ و بندوق کی باڑ پڑنے لگی امیر معائنہ اس حال سے
غضبناک ہو کر بولے کہ لو یہ ثمرہ تمہاری کوتاہ فہمی اور نزاع وہمی کا
ہے اب تیری سازش اونسے تمکو خوب معلوم ہو گئی او سے تنگ وقت
ہیں کہ اجل دامن گیر اور ننگ گریبان کش ہے تب اپنی بدگمانی سے نادم
و پشیمان ہوئے اور چار و ناچار جنگ پر آمادگی کے اتفاق سے
صف بندی کے وقت فیلنشان نے لشکر امیر میں شوخی
اور مستی اسقدر کی کہ فیلبان کے قابو سے خارج ہو کر اپنے لشکر
والونکو کشتہ اور زخمی کرنے لگا ہر چند سواروں نے نیزہ و سنان سے

وح ۔۔ ن بر رسی نہ آیا امیر کے یہ امر بتقدیر

تائید بخت حریف کے جانکر صبر فرمایا اور بعد فاتحہ ظفر صف میمنہ پر تشید

او محمد سعید خان اور قطب الدین خان اور منور خان وغیرہ رسالہ

آفریدی کو مقرر فرمایا اور میسرہ عمر خان اور دار اشاہ خان اور سرو خان

محمد سعید خان وغیرہ ناموران رامپور کے سپرد کی اور سواران یکہ

اور پیادہ ہاے ہمراہی الف بیگ وغیرہ کو اپنی ہمراہ مقدمہ

لشکر مین ٹہرا کر کے لڑائی شروع کی جو نالہاے عمیق سد راہ

تہے تدبیر یورش موافق نہ پڑی اور جوہر شجاعت عیان نہوا اس

عرصہ مین سواران پنجابی فوج حریف کے پا پیادہ ہو کر ایک بڑے

نالے مین آبیٹھے اور بار بندوقون کی فوج میسرہ پر مارنے

امیر قابو پا کر فی الفور اپنے سواران میسرہ مین آگئے اور

خدمتگار کو حکم دیا کہ یورش ان سوارونکے نالے کیطرف

اکے حریف کو دست برد سے باز رکہے خدمتگار نمکو رنے

دلیرانہ میدان مین اگر سوارونکو آوازدی اور خورد و بزرگ
دل بڑہایا سوارونکی رگ شجاعت جوش مین آئی یکبارگی متفق
ہوکر اوس نالہ کی طرف حملہ کیا کچہہ دیر تیغ آزمائی رہی فوج
دشمن اکثر مقتول اور باقی فراری ہوے دلیرونے تعاقب
پیچہوڑا لشکر بدخواہ مین جاکر داد شجاعت دی اسیحال مین
امیر نے تنہا گہوڑا دوڑا کر دلاوران آفریدی کو مقام
میمنہ سے حریف پر حکم یورش دیا وہ مثل برق تپان
قلب دشمن پر جا پڑے اور طعن و ضرب سے بخار فاسد دشمنو
کے سر سے نکال دیے اس معاملہ کے معائنہ سے دس بارہ
ہزار دشمن کہ مسلح اور آمادہ ایکجانب کہڑے ہوے تہے
اپنی فوج کو مغلوب اور دیران امیر کو غالب دیکہکر جلوریز
امیر پر حملہ آور ہوے اتفاقًا اوسوقت پہر فیل نشان
شوخی کرکے لوٹا اور اپنی فوج مین تہلکہ برپا کرنے لگا

اسوجہ سے جب لوگونمین تزلزل پڑا دشمنون نے قابو پاکر نالہ سے اوتر فوج
امیر مین آپہونچے دلیران فوج ظفر موج کہ ہنگامہ فیل سے متفرق ہوگئے
تہے سواران حریف کے آجانے سے مضطرب ہوکر بجنگ آوارہ دشت فرار
ہوے فقط پچاس سوار جماعت یکہ سے اور ستر پیادے ہمراہی الف بیگ
کے اوس تنگ وقت مین شامل حال امیر کے رہے اور دلیرانہ اونکی کثرت سے بے
پرواہ ہوکر آگے بڑہے اور نیزہ جانستان سے اکثر ونکو خاک مذلت پر گرایا
لیکن جب طعن وضرب انپر بے نہایت ہوئی تو چندے جانبحق ہوے اور اکثر
مجروح ہوکر عرصہ نام وننگ سے یک سو ہوے فقط چھہ سات سوار مثل جمشید خان
والہ داد خان اور علی محمد خان وغیرہ رفاقت امیر مین رہ گئے اوس ہنگامہ مین کہ نمونہ
محشر تہا کثرت انبوہ سے ایکدوسرے پر گرتا تہا ایک سوار حریف نے جمشید خان پر نیزہ اوٹھا
کر حملہ کیا اور زور سے لوکہ سینہ جمشید خانکو خستہ کیا مگر اوس دلاور نے باستقامت تمام وسکے
نیزہ کو ہاتہہ سے پکڑ کر اپنے سینہ سے نکالا اسیحالین ایک اور زرہ پوشنے
امیر پر نیزہ سے حملہ کیا مگر امیر دلاور نے چستی

کرکے اوسنے پہلے اپنا برچہا اوسکے مارا لیکن نیزہ امیر کا اوسکی
زرہ مین پہنسکر دست تہور سرشت سے گر پڑا امیر نے اوسکا
نیزہ پکڑکر کہینچ لیا اور دشمنون پر حملہ آور ہوکر اکثر دنکو کشتہ اور خستہ
کیا اور بباعث متفرق ہوجانے اون پانچ سوار ونکے بہی اسی مقام
صبر گداز مین حفاظت الٰہی پر قوی دل ہوکر تنہا تہوڑی دور ہمراہ سواران
حریف کے چلے پہر قابو پاکر کہ کثرت انبوہ سے دشمن خویش و بیگانہ
کو نہ پہچانتے تہے جدا ہوسے القصہ امیر نے اپنے متفرق لوگون کو
کہ سراسیمہ تہے جمع کرکے دل بڑہایا اور پہر حریف پر حملہ آور ہوسے
اور اونکو ہٹا کر جو توپین گہاٹ مین رکہی تہین قابو مین کرلین اور
عبور گہاٹ کرکے شامل پہر ہوکر کنارہ دریا جہاںن پر قریب تیجگن
کے ڈیرہ کیا اور سرداران آفریدی اور رامپوری جب لشکر
حریف مین سے لوسٹے تو بسبب برہمی جنگ اور تفرقہ سپاہ کے
استقامگاہ پر آسے اور وہ فیل نشان کہ بدمستی سے نہ ہٹا

. ہوئے ... تہے ... رہین ہمیشہ اورا

مین تردد مردانہ کرکے حافظ کریم اللہ خان اور عظیم خان
کرم علیخان اور نواب سمندخان اور محمود خان وغیرہ سرداران
سے گوہر جان کو نثار نام فرنگ کرکے مجروح اور مقتول ہوے
... رگشتہ اور زخمیون فوج حریف کا بہت زیادہ تہا آخر امیر
لا ور بخیال فراہم کرنے جماعت پنڈارہ اور ہمراہ لینے وزیر محمد خان
رکار بہوپال کے تیجگڑہ سے اوٹھکر براہ دیوری کورجہام متصل
ایور علاقہ بہوپال کے ساحل نربدا پر پہنچے وہانسے باتفاق وزیر
خان کہ بہوپال سے آکر شامل حال امیر دلاور کے ہوے تہے
فقط جماعت سواران جانباز اور دو ضرب توپ کے بعد عبور
بدابراہ دیگر احمال واثقال چھوڑکر ایک منزل طرف لشکر دشمن
کوچ کیا اس منزل مین سواران پنڈارہ بہی آملے غرضکہ
رج خاص امیر دلاور و جماعت وزیر محمد خان اور سوارا

پنداره ہمگی قریب ستر اسی ہزار سوار و پیادہ کے ہو گئے پہر
ایکمنزل اور بڑہکر پنڈارونکو اشارہ کیا کہ اول جاکر فوج ناگپور کا محاصرہ
کرین وہ حسب ارشاد کاربند ہوے پہر امیر نے بہی بعد ایکدو روز کے
لشکر دشمن سے تین کوس پر جاکر بارادہ جنگ مقام کیا وزیر محمد خان نے
کہ مرد کار آزمودہ و جنگ دیدہ تہا امیر سے کہا آج مقابلہ کرنا میری
صلاح نہین قرائن حال لشکر حریف سے یون واضح ہوتا ہے کہ یہ
لوگ خائف و ہراسان ہین شاید یہ کلتک بسبب غلبہ ہراس کے خود
کوچ کر جاوینگے ورنہ ہمکو بہر حال اختیار جنگ باقی ہے امیر نے
کہا مین بہر حال خداوند کریم کی کارسازی پر متوکل ہون مجکو ہر طور
انسے مقاتلہ منظور ہے جب امیر نے توقف روا نہ رکہا تو وزیر
محمد خان نے پشت فوج حریف سے کہ میدان وسیع تہا واسطے
مقابلہ کے صلاح دی لیکن امیر نے موافق مانسنگہ جماعہ دار
ہرکاردان کی صلاح کے کہ اوسنے برخلاف اسکے ظاہر کیا تہا

کارزند بہادر بیش ردسے فوج حریف سے لڑائی شروع کی اور
حبشیخان اور فقیر محمد خان اور قطب الدین خان اور محمد سعید
خان اور خدابخش خان وغیرہ سردارونکو بطرف میمنہ مقرر فرماکر
صف میسرہ کو سرداران رامپوری اور افغانان قوم سڑانند سے
استحکام دیا کہ نامی سردار اونکی مثل عمر خان اور داراشاہخان کے
تسے اور وزیر محمد خان کو مع اونکی جماعت اور شہامت خان وغیرہ
چند رسالہ دارونکے مع ہزار پیادہ کے جبہ توپون سے مقدمۃ الجیش کیا
اور خود بدولت فوج خاص ہمراہ لیکر بسواری فیل قلبگاہ مین کھڑے
ہوے اور سواران پنڈارہ کو واسطے انسداد راہ گریز کے پشت فوج
حریف پر نامزد کیا اودہر سے صدق علیخان اور سکھارام اور نابہا
گہانکیہ مختار فوج ناگپور نے قلعہ کو پس پشت اور نالہاے عمیق پیش رو
سد راہ مقرر کرکے جماعت پیادگان کو ساتھ پینسٹھ ضرب توپ
مع فرقہ سکھان و نو خان پنجابی و دیگر راجہاے ضلع خود میمنہ

اور میسرہ مین مصلح قایم کیا اور قلبگاہ مین فوج خاص رہشون کی
ہمراہ لیکر آمادہ جنگ ہوا اول سکہون سنے آڑسے نالہ و غار کے بندوقین
مارنا شروع کین اور امیر کی طرف سے ایک توپ فیر کے وقت پہٹ
گئی اور دوسری توپ صدمہ گولہ حریف سے چرخیر سے گر پڑی
اور جمشید خان وغیرہ سردارون نے جو جرأت حریف معائنہ
کرکے حملہ رستمانہ کیا تو بسبب کثرت نالہ و غار و راہ ناہموار دشمن
کے قریب تک پہنچے تہے کہ متواتر توپون سکے چہرے پڑنے سے
خستہ و مجروح ہوکر لوٹ آئے اور فقیر محمد خان رسالدار سخت زخمی
ہوکر گہوڑسے گرے اور اسیطرح جب میسرہ کے رامپوری سردارون نے
حملہ پر گہوڑے اوٹہائے تو بباعث خرابی راہ ناہموار اور پیہم
چہرے توپون سکے بڑہنے کا قابو نہ پایا اور پیچہے کو لوٹے مگر وزیر محمد
خان مقدمہ مین بحال خود اپنے مقام پر قایم رہے اوسوقت
امیر سواری فیل سے خانہ زین مین آئے اور پچاس سواری کے اوسوقت

رفاقت گزین تہے دشمن پر حملہ کیا اور جب تک کنارہ نالہ پہنچین
شدت صدمات جبرۂ اتواپ سے وہ سب متفرق ہوے اوسوقت میر
سعید اسد نامی وکیل کوٹہ نے کہ تنہا ہمرکاب رہگیا تہا عرض کی کہ یکبارگی
سے عقدۂ جنگ وا نہین ہوتا سعی تہا بے سود جان عزیز کو رائگان کرنا
نے صلاح دولت معاودت مین ہے امیر اونکی عرض سے عنان
کش ہوکر تدبیر سوچتے تہے کہ ایک گولہ پیام اجل وکیل موصوف کا
لایا اور بالاے زین سے فرش زمین پر مردہ گرایا اور متصل اوسکے
دوسرے گولہ نے اسپ خاصہ امیر کا کام کیا چونکہ فضل آلہی شامل
حال تہا کچھ آسیب بدن مبارک تک نہ پہنچا حسب تقدیر قریب دو صد دلاوران
رسالہ خاصہ کے وہان آنکلے اور سلیب نے آقا کو تنہا دیکھکر گہوڑے
پر سوار کیا اور دشمنون کو جو نالہ سے وار بڑہ آے تہے دباکر ہٹادیا
ہر چند امیر نے اوس روز تن تنہا حملہ رستمانہ بہم کیے اور چند حریفونکو
اور خستہ کیا لیکن چونکہ اس یکہ تازی مین خوف جان امیر کا تہا

لہذا محمد سعید خان وغیرہ ہوا خواہون سنے بمبالغہ تمام باگ پکڑ کر میدان
سے لوٹایا اور موضع ہیرا پور علاقہ بھوپال مین کہ تکیہ گاہ و مقام گاہ تہا
آکر ایک ہفتہ وہان مقیم رہے اور فقیر محمد خان رسالدار کہ باعث زخم
سخت کے میدان مین رہگئے تہے اور حریف اونکے ظاہر حال سے مردہ
سمجھکر اوٹہالے گئے اور علاج جراحت بخوبی کیا بعد گونہ صحت کے
آکر شامل لشکر فیروزی کے ہوے القصہ امیر سنے مغلوبے حریف
کے فقط محاصرہ پر منحصر رکہکر پہر مع جماعت سواران خاص در
لشکر پنڈارہ ونکے معاودت فرماکر دشمن کا ایسا محاصرہ فرمایا کہ وہ
بجان تنگ ہوے اور پنڈارون سنے تمام ملک ناگپور کی لوٹ
و غارت شروع کی اور ایک ہفتہ ایسا سخت محاصرہ کیا کہ سکہارام
سنے جان بری اوس تہلکہ سے محال جانکر رگہوجی راجہ ناگپور سے
استعانت کی اور کپتان کلوس صاحب اور فوج پیشوا کو
پونان سے اور فوج نظام علیخان والی حیدرآباد کو کہ زیر ایت

سبحان ناتھ نامی ایک سردار تھے اور ایک کپتان انگریزی بندیلکھنڈ
سے اپنی کمک اور جان بری کو بلوایا اور دولت راؤ سیندھیہ نے
بھی اجمیر سے کہ قیامگاہ اوسکا تھا ایک کپتان اپنا امداد ناگپوریون کو
بھیجا اتفاقاً اسی ایام مین بائیصاحبہ زوجہ ہولکر نے دہرمان نامدار اپنے
جیبیہ سے کہ بباعث علالت مزاج ہولکر کے مختار کار ہوکر امیرون افسرونکو
موافق اپنا کر لیا تھا اور بائیصاحبہ کو بطور نظربند کر کے اپنا مطیع کیا
چاہتا تھا نہایت تنگ آکر خطوط متواترہ ہو کہ بہ قسم طلب امیر مین
بھیجا اور لکھا اگر تمکو بقا اس ریاست کا اور پاس میرے ننگ و ناموس
خواہ ہے تو جسطرح ہو اپنے ضروریات ترک کر کے ادہر روانہ ہو امیر نے
کہا کہ امداد حریف کو ہر طرف سے فوج پر فوج چلی آتی ہے اور
لہرتین کرداد آسایش ہمارہ آتا یہ فساد برپا ہوا اب وہان نہ جانے مین
یعظیم دیرہان جیبیہ سے متصور ہے لہذا فراغ ناگپور سے دست
ہوکر مہرا پور مین آتے اور وہان سے بھیہ وغیرہ کو پہرادی

مرزا امیر بیگ نامی ایک معتمد کے براہ السیین سارنگپور کیطرف روانہ فرماکر خود بدولت جریدہ سواروں سے ہمراہ وزیر محمد خان کے بھوپال آے یہہ وہان سے براہ بھیلسہ سرونج پہنچے اور شہر کو مع اعمال واتقال جدا کرنیمین یہ منظور تہاکہ جو یہ افواج کمک صدق صیخان کی ہرطرف سے آے ہین درپے میرے ہونگے اور شہر وغیرہ انکی تردداتِ شبانہ روز سے محفوظ رہینگے اور ہنوز امیر سرونج مین تہے کہ کنیپ کلوس صاحب مع بقیہ فوج ناگپور تعاقب مین ایک منزل سرونج سے موضع بھونراسہ پر آپہنچا امیر نے وہان سے شباشب روانہ ہوکر سارنگپور مین کہ مقام کا لشکر فیروزی اثر تہا داخل ہوے اور کلوس صاحب نے مع ہمراہیون کے سرونج مین آکر اپنا عمل کیا اور منور خان عامل سرونج پر جو ٹیکری کے جنگل مین مع ہمراہیون کے پناہ جو تہا شبخون ڈالکر اکثر لوگونکو مقتول او مجروح کیا اور چونکہ امیر بمقتضاے مصلحت وقت حریف کے قابو سے نکل گئے تہے

لہذا ... سن صاحب نے براہ فریب یہ جنگ بین ... سپاہ خان
نامی سردار فوج حیدرآباد کیطرف سے امیر کو خط لکھا خلاصہ مضمون اوسکا
یہ تہا کہ رزمگاہ سے روگردانی آئین مردانگی سے بعید ہے امیر نے
ملاحظہ خط فرماکر کمال فراست اور مہارت سے اوسمین فریب حریف
معلوم کیا اور براہ دوراندیشی جواب لکہا کہ تم ابہی اپنے ملک سے بہت
دور نہین آئے اور تک ودو مین کچہہ تکلیف نہین دیکہی مین چاہتا ہون
کہ تمہاری جفاکشی دیکہون اور جا بجا سرگردان و پریشان پہراون
پہر موقع دیکہکر جوہر مردی آشکار کرون غرضکہ بعد ملاحظہ جواب ...
کلوسن صاحب وغیرہ تعاقب سے دست بردار ہوکر مع اپنی فوج کے
واپس چلے گئے اور امیر سارنگپور سے کوچ کرکے دو تین دن مین
موضع ساوری علاقہ میواڑ مین آئے وہان بابو سیندہیہ سردار
دولت راو نے کہ جادہ مین دو تین منزل مع اپنے کٹک کے
مقام گاہ امیر سے تہا آکر ملاقات کی اور امیر سے استفسار ارادہ

کیا کہ کس غرض سے یہان توجہ فرمائی ہے امیر نے طلب
بائیصاحبہ اور تدارک دہرمان جیلیہ سبب حرکت بیان کیا اور فرمایا اب
تم اپنے ارادے سے مجکو آگاہ کرو بابو سیندھیہ نے کہا مجکو
تسے کچہ پرخاش نہین فقط یہ چاہتا ہون کہ تم ہمارے علاقہ سے
کوچ کر جاؤ امیر نے وہان سے کوچ کر کے موضع جمیر پور پرگنہ قریب چتوڑ ہے
مقام کیا اور لشکر ہولکر کے قریب جا پہنچے بہ ذاقعہ سنہ یکہزار دوسو ۱۳ مین ہوا

داستان محاصرہ کرنا امیر کا دہرمان جیلیہ کو اور
موافق کرنا جملہ افسران سپاہ ہولکر کا ساتہہ اپنے
اور مارا جانا دہرمان کا تدبیر امیر سے پہر کوچ کرنا
امیر کا شامل فوج ہولکر طرف کانکرولی علاقہ میواڑ

جب امیر ساتہہ فوج خاص اور سواران پنڈارہ کے موضع جمیر پور پہ

علاقہ میوار سے کہ مقام راجہ بیدن سنگہ کا تہا پہنچے تو نواب
افتخار الدولہ عبد الغفور خان کہ اونکو دہرمان حیلہ سے نکلوا دیا تہا
مشرف فیاب خدمت ہوے اور حال نمکحرامی حیلہ مذکور مفصل بیان کیا
تب امیر نے تمام سردارونکو بلا کر کہا کہ اسوقت مین کہ خزانہ موجود
نہین اور حال ریاست کا فساد دہرمان سے ابتر ہو رہا ہے جسکو
میری رفاقت اور فقر و فاقہ منظور ہو وہ ساتہہ دے اور جسکو
زن و فرزند اور عیش و آرام مطلوب ہو وہ یہین سے بخوشی رخصت
ہو جاوے یہہ سنکر اول محمد سعید خان نامی ایک سردار کہ ساکن
افضل گڈہ کا تہا بولا کہ ہم اسوقت مین آپ سے جدا ہونا ننگ
افغانی سے بعید جانتے ہین اب ہمارے رنج و راحت وابستہ
آپکے ساتہہ ہے ہمکو رفاقت اور محنت مین کچہہ عذر نہین پہر اور
سردارون نے بہی اونکی یہہ بات سنکر متفق اللفظ و المعنی
ہو کر جواب دیا اور سر نو عہد رفاقت محکم کر کے فاتحہ خیر پڑہی

اسنے بقیہ لشکر جمیر پور مین چہوڑ کر محب اللہ خان لنگ کو واسطے
طلب کمک مختار الدولہ کے جو مارواڑ مین تہا روانہ کیا اور میر صدر الدین
کو واسطے فہمایش دہرمان جہیلہ کے رخصت کیا اور خود مع اپنے
سواروں اور پنڈاروں کے جاکر فوج ہولکر کا محاصرہ کرکے
راہ رسد وغیرہ کی بند کی اور یہان تک تنگ کیا کہ وہ کہانے پینے
سے عاجز ہوے اور پنڈاروں نے باوجود محاصرے کے
مواضع گرد ونیش کی غارت شروع کی اور مویشیہ اونٹ اور بیل
لشکر ہولکر کے پکڑ کر لانے لگے آخر دہرمان نے تنگ آکر امیر سے
کہلا بہیجا کہ تم یہان کس غرض سے آے ہو امیر نے کہا مین
صرف سری ہولکر کی علالت سنکر دیکہنے آیا ہون کہ ملکر اپنی
خاطر محبت ذخائر کو تسلی دون اوسنے جواب مین کہلا بہیجا کہ
حالت مرض مین کسیکی ملاقات ہولکر سے نہو گی امیر نے معلوم
کیا کہ فہمایش اوسکی بسہولت نہوگی اور محاصرہ سخت کرکے

توپ و ن ت وع ی وہ ام جب نہایت تنگ ہوا اوسپاہیوں
مقام محفوظ تہا جانا چاہا بنابران پہر رات رہے کوچ کیا اور کمپو نکا
ماندہ کو سوارون اور ہیر وغیرہ کو درمیان لیکر روانہ ہوا امیر نے
بااگر یہ بہانپورہ پہنچ گیا تو پہر اسکا تدارک دشوار ہوگا لہذا آمادہ ہوکر اوک
صرہ کیا اور سدراہ ہوکر توپ وتفنگ سے اوسکو گوشمالی دی چنانچہ
وہ سختی محاصرہ سے بہزار خرابی اوسدن تین کوس چلا اور اوسیدن
بخشی لشکر ہولکر دو ہزار سوار سے رفاقت دہرمان سے جدا ہوکر شامل
لشکر امیر کے ہوا اور چونکہ دہرمان ہمکرام نے اپنے لشکر والونسے
کہدیا تہا کہ آنا امیر کا فقط بارادہ متصرف ہونے ریاست اور محلات
ہولکر کے ہے لہذا مردمان لشکر اوس سے موافق ہوکر امیر سے
برخاش جو ہوسے تہے ورنہ کسیکو اوسکی رفاقت منظور نہ تہی جب
اونہون نے کسابا نام بخشی لشکر کو کہ مرد معتمد تہا امیر سے موافق
ہوتے دیکہا تو باہم گفتگو کی کہ اگر امیر بارادہ فاسد آئے ہوتے

نو بخشی کہ ریاست ہولکر کا خیر خواہ ہے اونکے ساتھہ کیون ہوجاتا پہر
وہ سب باہم مشورت کرکے باتفاق بائی صاحبہ زوجہ ہولکر کے پاس
آئے اور عرض پرداز ہوے کہ آپ بے اندیشہ ہوکر ہمسے واجبی امر
ظاہر کردین کہ آنا امیر کا یہان بارادہ خود ہوا ہے یا حسب اشارہ
آپکے بلواے ہوے ہین یہ سنکر ہرچند بائیصاحبہ نظر بند تہین مگر دل
قوی کرکے بولین کہ خود مینے امیر کو کہ بجاے میرے فرزند کے ہے
واسطے تدارک دہرمان کے بلوایا ہے اور اوس نمکحرام نے
جو تمکو فریب دیا ہے وہ بالکل غلط اور باطل ہے الغرض سپاہ وفادار
ہولکر نے بائیصاحبہ سے یہ سنتے ہی دہرمان کو جا گہیرا اور اسکو اور سوبہارام
داروغہ توپخانہ کو پکڑ کر مشکین باندہ کر روبرو بائیصاحبہ کے حاضر کیا
اور عرض کی کہ یہ دو نو نمکحرام مقید حاضر ہین بندوبست ہمارے خرچ کا
فرماکر جو سزا انکو چاہین دین ہرچند اوسوقت بائیصاحبہ کے پاس
کچہہ نتہا مگر براہ دانائی فرمایا کہ کلکو تدبیر تمہارے خرچ کی کردیجاویگی

اور پھر ان نمکحراموں کو بھی اپنے پاس قید رکھتے درد اور اوسیوقت آدھی
رات کو اپنا وکیل امیر کے پاس بھیجا اور تذکرہ قید دونوں نمکحراموںکا
لکھکر واسطے بندوبست خرچ سپاہ کے جو اقرار کیا تھا اشارہ فرمایا امیر
یہ خبر سنکر خوش ہوے اور سران سپاہ کو جمع کرکے کہا کہ بعنایت
الٰہی دونوں نمکحرام بے محنت مشقت کے پکڑے گئے مگر پچاس ہزار روپیہ
واسطے خرچ سپاہ ہولکر کے بالفعل دینا ضرور ہے کہ پی اسکے کسیطرح اونکی
فہمایش ممکن نہیں سب نے عرض کی کہ جان و مال ہمارا سرکار پر تصدق
ہے کسیطرح ہمارا حال آپ سے پوشیدہ نہیں امیر نے کہا یہ کام
ضروری ہے اور یہ آسان اسکی تدبیر ہے کہ فی سوار دو دو روپیہ
اسیوقت تجویز کردو سب نے اس بات پر راضی ہوکر اوسیوقت
ساٹھہ ہزار روپیہ جمع کر دیے اور جسکے پاس نقد تھا اوسے شرم
سے کچھہ بیچ کر دیا امیر نے اوسمیں سے کچھہ واسطے سپاہ کے
رکھکر باقی کو بائیصاحبہ کے پاس بھیجدیا بائیصاحبہ نے مدد خرچ

سپاہ کو دیکر اون دونون تکلو امو نکو امیر کے پاس بہجوا دیا امیر نے
اونہین مردمان ہولکر سے جو اوسکو مقید لائے تہے جزائے نمکحرامی مین
مروا ڈالا اور خاطر جمع ہوکر ہولکر سے ملے من بعد بائیصاحب دلجمعی فرماکر
انتظام ریاست مین مشغول ہوئی اور پرگنات جاودہ اور سنجیت اور تال اور
وغیرہ جاگیر صاحبزادہ وزیر الدولہ مین بائیصاحب سے لیکر واسطے بندوبست کے
سپرد نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خانکے کی بہر طرف میواڑ کے
کوچ کیا دولت راو سیندہیہ نے یہ حال ریاست ہولکر کا سنا اور
توجہ امیر سے طرف میواڑ خیال کیا کہ جیسے سابق کینو اپنا جنگ ناگپور مین
بمقام جاودہ امیر سے لڑنے کو روانہ کیا تہا مبادا وہ اب مجہسے عوض
اوسکا لین لہذا اندیشہ مند ہوکر اجمیر سے کوچ کرکے گوالیار کے قلعہ
کو کہ مقام استوار تہا چلا گیا امیر نے بہی بنڈارونکو رخصت کرکے
مع فوج خاص اور فوج ہولکر کے بکوچ متواتر آکر قریب موضع کانکرولی
کے ڈیرہ کیا دہین کرنیل موہن سنگہ اور اخوندزادہ محمد آیاز خان

مع کمپو اور رسالے کے جو برکات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال پر تہے بشرایع
باہمی علاقہ جو دہیپور سے آکر شرفیاب ملازمت امیر کے ہوے اور مولف
امیرنامہ فارسی بہی وہین بہمراہی کرنیل موہن سنگہہ آکر داخل فوج ظفر
موج ہوا اور چونکہ ازروے دیدار صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر الدولہ
بہادر کی زیادہ تہی شقہ اونکی طلب مین روانہ کیا کہ شیرگدہ سے آکر اپنے
دیدار سے امیر کو خوشوقت کرین اور راجہ بہادر لعل سنگہ کو مع کمپو بطرف
اودے پور رخصت کیا پہر بعد چند روز اپنی فوج کو شامل فوج ہولکر
چہوڑکر جریدہ اودے پور کو گئے اس عرصے مین صاحبزادہ موصوف
الصدر بہی راجہ کوٹہ سے دو ہاتہی مع ساز نقرہ پیشکش لیتے
ہوے اودیپور مین امیر سے جا ملی یہ واقعہ سنہ ایکہزار دوسو چہبیس مین ہوا

ملاقات امیر کی راجہ بہیم سین والے اودیپور سے

اور مقرر کرنا نوکری ایک کمپنی کی اور حصہ چہار آنہ

تحصیل ملک میواڑ سے اور فتح کرنا قلعہ دہولہ کا بعد محاصرہ کے اور دہرنا افغانوں کا پہر کوچ کرنا بطرف جیپور و فیصلہ وہانکے معاملہ کا پہر محاصرہ کرنا قلعہ لاوہ کا

جب امیر نے رانا بہیم سین راجہ اودے پور سے ملاقات کی تو اوس سے واسطے بندوبست اوسکے ملک کے فرمایا کہ اگر نوکری ایک کمپنو کی مع چہار آنہ تحصیل ملک میواڑ کی دینا مقرر کرو تو انتظام اور محافظت تمہارے ملک کی کہ ورود ہر فوج سے خراب ہوتا ہے میرے ذمہ ہے رانا نے یہہ غنیمت جانا اور امیر سے واسطے استحکام رسوم برادری کے پگڑی بدلی اور چہار آنہ تحصیل ملک مع نوکری ایک کمپنی کے امیر کو دینا مقرر کی امیر نے اوسکی ہرطرح دلجمعی کرکے صلاح دی کہ جب تک تمہاری لڑکی زندہ ہے جہگڑا اوسکی نسبت کا راجہ مالنگہ سے

دور ہوگا بہتر ہے کہ تم اوسکو کسی حیلے سے مار ڈالو کہ رفاہ عالم حاصل ہو
ورنہ مین بزور اوسکی شادی مان سنگہ سے کر دونگا رانا نے کہا مجکو اوس
سے شادی ہرگز منظور نہین اور بزور تمہاری شادی کرنیمین زوال
ابرو میرا ہے لیکن اگر اقرار محکم کرو کہ موضع کہالی راؤ مان سنگہ سے
دلوادوگے تو مین بعد تمہارے چلے جانے کے تدبیر سے
نامی نہواپنی لڑکیکا کام تمام کرونگا امیر نے اوس شرط
قبول کیا اور بعد روانگی امیر کے رانا نے اپنی لڑکیکو کہانے مین
زہر دیا اتفاقاً وہ کارگر نہوا لڑکی جب اس حال سے واقف ہوئی
باپ سے کہلا بہیجا کہ جب میری جہت سے تمہارے ملک مین خرابی
ہے تو آپ کچہہ تردد نکرین مین خود اپنی فکر کرتی ہون
دہوکر لباس و عطر سے آراستہ ہو جام زہر پی لیا اور مرا
اہی ملک عدم ہوئی امیر نے یہہ سنکر جو اقرار دلانے ضلع
کا رانا سے کیا تہا اسباب مین اتوپ راؤ کمیل

جودہپور سے کہ ہمرکاب تہا گفتگو کی اور کہا چونکہ راجہ جودہپور
میرے کنبو کے رہنے سے اپنے ملک مین ناراض ہے تو اگر تم
دس لاکہہ روپیہ نقد سالانہ مجکو دیا کرو تو مین اپنی سپاہ کو ملک
جودہپور سے طلب کرون وکیل نے فرمودہ امیر کا قبول کیا اور
حسب الحکم امیر کے نواب مختار الدولہ مع اپنے کنبے جودہپور سے
روانہ ہوکر علاقہ جےپور مین آے اور کرنیل موہن سنگہہ اور
محمد آیاز خان کہ جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال کے بندوبست کو
علاقہ جودہپور مین تہے مع کمنب و رسالہ کے مواضعات جاگیر کو
سیر دا اہالیان راج کر کے براہ کشن گڑہ بوندی پہنچے اور شن سنگہہ
راجہ بوندی واسطے سرکوبی اوسکے ایک قریب بلونت سنگہہ نامی کے
کہ قلعہ میوان بزور لیکر مصدر فساد اوس ملک مین تہا نوکری مقرر
کرائی اور نواب جمشید خان عامل نمایٹرہ ہوکر امیر کیطرف سے
واسطے انتظام ملک میواڑ کے مقرر ہوئی اور بایضا

بطرف بہاپورہ روانہ ہوئین اور امیر نے قلعہ ڈہولہ علاقہ شاہپورہ
کو محاصرہ کرکے چار ماہ مین مفتوح کیا اور انہین دنون سواران یکہ
مو خیل نے واسطے طلب تنخواہ کے فساد برپا کرکے بیشتر دروازہ قلعہ
ڈہولہ کا بعد فتح امیر مع متعلقون کے مقیم تہے دہنا دیا اور کسیطرح نہایت سے
راضی نہوے امیر نے اونکے دباؤ کے لیے راجہ بہادر کو مع کمپنی بلوایا
اوسنے عذر نوکری رانا کا پیش کرکے حضوری سے پہلوتہی کی امیر کو
یہہ عذر بیجا اوسکا ناپسند ہوا رانا کو لکھکر اوسکو نوکری اوس ملک سے
موقوف کرایا اور راجہ بہادر لاچار ہوکر ضلع جے پور مین نواب
مختار الدولہ کے پاس چلاگیا امیر بسبب ہمراہی متعلقون کے
باوجودیکہ ایک پلٹن ڈیوڑہی کی اور چند نامی سردار مثل جمشید خان اور
محمد سعید خان اور غلام حیدر خان اطاعت آقا مین اور مخالف
اہل دہنا تہے مگر اسنے مفسدونکی دلشکنی زور دہی سے
مناسب نجانی اور تنہا سمجہانے گئے اون کوتہ اندیشون نے

تنہا پاکر امیر کو نظر بند کیا امیر نے بناچاری صاحبزادہ بلند اقبال کو
مع متعلقان وغیرہ روانہ ٹونک فرمایا اور خود اوسی حالت دمرنعین
کشن گڈہ آسے اور تاراجی اوس ضلع سے ستر ہزار روپیہ زر معاملہ
راجہ کشن گڈہ سے لیا پھر راجہ شاہپورہ وغیرہ سے معاملہ لیتے ہوے
سمیدی ضلع بوندی مین پہنچے وہان سے کمنیپ کرنیل موھن سنگہ
اور رسالا خوندزادہ محمد آیاز خانکو کہ نوکری راجہ بوندی سے موقوف
ہوگئے تہے ہمرکاب لیکر اور کچہہ زر معاملہ راجہ بوندی سے بہی وصول
کرکے ضلع جیپور مین قریب توڈری اور چاندسین کے پہنچے اور راجہ
اونیارہ اور ایسردہ سے معاملہ لیکر نوائی پر مقام کیا اور بارادہ محاصرہ
جےپور کے شقہ طلب نواب مختار الدولہ کو کہ مع کمنیپ موضع ہنڈون
وغیرہ مین انتظام تہانجات کرتے تہے روانہ کرکے خود بافوج خاص
اور کمنیپ موھن سنگہ کے چاکسو پر پہنچے اور وہین معرفت میگہ سنگہ
وغیرہ کارپردازان جےپور سے زر معاملہ بارہ لاکہہ پر فیصلہ فرمایا

اور سپراجیند سیٹہ علاقہ کمنپ مختار الدولہ سے نشان زر حاصل کیا
اور جب وہ ذمہ دار ایصال زر ہو گیا تو بجمع خاطر علاقہ جیپور سے
کوچ فرماکر سرحد کشن گڈہ پر ڈیرہ کیا اور مختار الدولہ کہ حسب الطلب
روانہ ہوئے تہے حال فیصلہ جیپور سنکر باتفاق راو جی بہوج دیوان
معزول جیپور کے جانب نول گڈہ اور کہتیری سے کوچ کر گئے ان دنون
حسب اتفاق منافقت باہمی جیپور سے میگہ سنگہ مختار کار معزول ہو کر
اپنے مقام کو گیا اور مقدمہ جیپور کا خراب ہوا اسکے بہ حال دیکھکر
صاحبزادہ وزیر الدولہ بہادر کو معہ متعلقون کے ٹونک سے شیر گڈہ
کو روانہ کیا اور خود کشن گڈہ سے موضع بجاریر علاقہ جیپور سے
قریب جوی بانڈی کے ڈیرہ کیا اور نواب مختار الدولہ بہی بعد
فتح قلعہ نول گڈہ اور وصول معاملہ کہتیری وغیرہ کے حسب الطلب
آکر قریب لشکر مقیم ہوئے اور چونکہ دہرنہ سپاہ کو قریب آٹہ
مہینے کے ہو گیا تہا ہنڈوین دس لاکہ روپیہ کی جو بالنگ

بابتہ جائداد جو پدر کے ہیبی ہین بہر [illegible] بحال

کیا اور جب امیر اس تردد سے خلاص ہو کر کمپ مختار الدولہ مین
گئے تو سلامی خوشی مین اسقدر توپین بلند آوازہ ہوئین کہ جیپور
والے وہ غوغا سنکر تمام شب فکر و تردد مین رہے اور صبح کو خبر
رہائی امیر کے دہرنے سے سنکر دینارام بوہرہ کو واسطے درستی سوال
و جواب کے امیر کے پاس بہیجا اور جب امیر نے اوس سے لیت و لعل پایا
تو سانگانیر پر آکر جیپور والوں کو زور ملک گیری دکہایا اور رومانگی سپاہ
کو بس پا کر کے دینارام بوہرہ کے باغمین قریب شہر ڈیرہ فرمایا
اہلکاران راج خوفناک ہوئے اور بر سر معاملہ آکر معرفت دینارام
کے کہ رکاب دولت مین حاضر تہا دس لاکہہ روپیہ دینا قبول
کیا امیر نے اونمین سے چہہ لاکہہ روپیہ تنخواہ کمپ مختار الدولہ مین
دی اور تنخواہ جمشید خان اور داراشاہ خان اور خیر محمد خان
وغیرہ کو جو شامل دمرنہ والوں کے نہوے تہے ذمہ داری مختار الدولہ

رو ن سے توپ مو وہ قلادہ جیپور پراے
اور جونکہ امیر کا ارادہ اول دن یورش کا تہا مگر مختار الدولہ بخیال اسکے
کہ ایسے شخص سے جب مکان غارت ہوگیا تو وصول کچہہ نہو گا مانع ہوے
پہر اسنے فوج خاص کو برسرداری دار اشاہخان کے واسطے تحصیل
ملک میواڑ بہیجا اور خود بہ دولت دو ہزار سواران یکہ سے وہین رہے
اور جمشید خان وغیرہ آفریدی ابہی واسطے حصول تنخواہ حاضر حضور رہے
غرضکہ مختار الدولہ نے لاوہ کا محاصرہ سخت کرکے دو تین بار یورش
کی مگر استحکام حصار اور عمق خندق سے کاربرآری نہوئی اور مدت
محاصرہ دراز ہوئی اسے عرصے مین راے داتارام جو واسطے
سبیل زر تنخواہ کمپ مختار الدولہ اور اہل دہرنے کے جودہپور گیا
تہا فائز المرام ہوکر لوٹ آیا اور متصل اسکے خبر وفات راجہ جسونت راو
ہولکر کی گوشزد امیر کے ہوئی لالہ بساون لعل مؤلف امیرنامہ فارسی نے
لکہا اون دنون کمپ ربہ موہن سنگہ کے کاروبار کو حضور مین جانا تہا

قطعہ تاریخ فارسی وفات [illegible] کا لکھا [illegible]

رتو جسونت بہادر ہو للہ | کہ نیاید صفت او بسخن
چون ز دنیا بجز افسوس ندید | چشم پوشید ازین جا ومحن
مردم چشم جہانے پوشید | جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پئی تاریخ وفاتش شادان | کرده از چشم اشارت با من
گفت تاریخ بعینہ فی الحال | بجنان رفت بیک چشم زدن

اور چونکہ انہیں ایام مین کریم خان پنڈارہ فوج دولت راؤ سیندھیہ سے شکست پاکر دوسو سوارون سے امیر کے پاس پناہ خواہ ہوا بعد دریافت اوسکی خبر کے دولت راؤ سیندھیہ بعد انا ظالم سنگہ اور اہلیہ ہولکر نے بمقدمہ اوسکی روانگی مین قید کرکے امیر کو لکھا مگر امیر نے پناہ گزین کا پکڑا دینا جوانمردی سے بعید جانکر تحریر دنکے جواب مین لکھا کہ اب جو کریم خان ہمارے پاس آیا ہے اس سے کسیطرح کا فساد برپا نہوگا

ہرچند صلاح خیر جو
دسکے پکڑ دینے مین تھی لیکن امیر نے برخلاف سبکے
ملکر ہمراہ رکھا اور جب وصول زر معاملہ جے پور مین تاخیر
تو جمشید خان وغیرہ امرا نے مختار الدولہ کو کہ ضامن وصول
زر تنخواہ اونکی کے جائداد آمدنی جیپور سے ہوئی تھی پکڑ کر کوئی
دقیقہ ایذا رسانی کا فروگذاشت نکیا جب امیر نے فہمایش بے سود
دی تو اونکے کمنپ سے تمام کو اپنی فوج مین جانا چاہا مگر سپاہیوں
اہل کمنپ یہ گرفتاری مختار الدولہ کی میری رضا سے گمان
بنابر قطع کرنے اس گمان کے جانا لینے لشکر کا موقوف
مختار الدولہ کی فوجین فیض اللہ خان بنگش کے خیمہ مین
باشش ہوے مردمان کمنپ نے وقوع اس امر کا باشارہ
سمجھکر چارون طرف ڈیرہ امیر کے توپین لگا دین اور کہا
تا رہائی مختار الدولہ کی نہو گی، تمکو یہان سے کہین جانے

نہ دین گے اور دور و زنک مقصد شہود حسنقلی سے بخوبی حاصل
و محمد سعید خان وغیرہ کہ مقصد منشا تھے اسی بات پر راضی ہوے
کہ اگر راے دانا رام اور محمد ایاز خان بھانجے مختار الدولہ سکہ اور
جواہر سنگہ گماشتہ ہیرا چند سیٹھ کشب کا بطور اول ہمارے
پاس رہین تو ہم مختار الدولہ کو رہا کر دین گے جب اسیری
کوی صورت اونکی رہائی کی بجز اول مین ہنسے ان تینوں آدمیونکے
نہ پائی تو ان تینوں کو جمشید خان وغیرہ کے پاس واسطے نظر بند
رہنے کے تا حصول زر بجاے مختار الدولہ کے بھیج دیا اور مختار الدولہ
رہا ہوے اور انہین دنوں واسطے وصول تنخواہ کے سپاہ
راجہ موہن سنگہ نے بلوا کیا اور بادشاہ و اخوندزادہ محمد ایاز خانکے
راجہ مذکور کو موضع توڑی مین مقید رکھا اور چونکہ اخوندزادہ
صاحب اور راجہ مذکور مین سابق سے نفاق تھا اسیلیے اخوندزادہ
صاحب کے کہنے سے راجہ مذکور کو نہایت تنگ کیا چنانچہ لوگون

فنشی بساون لال مؤلف امیر نامہ شرفا سی اوسکے باپ کے کار و بار کو
حاضر خدمت امیر تہا کہ سنگرا میرسے رہائی کرائی اور راجہ
مذکور نے افسری کمپ سے استعفا دیکر رفاقت مختار الدولہ کی
قبول کی اور وہ کمپ تفویض آخوندزادہ صاحب کے ہوا خورشید خان
اور محمد سعید وغیرہ بطرف نیماہیڑہ کوچ کر گئے پہر امیر بہمراہی راہ
خاص اور کریم خان پنڈارہ کے کوچ کرتی ہوے ٹونک و
اندرگڈہ ہو کر کوٹہ پہونچے اور ظالم سنگہ سے ملکر بہانپورہ گئے
اور رسم ماتم پرسی جسونت راؤ ہولکر کی اوسکی زوجہ سے ادا
کرکے چند روز وہان رہکر مشغول اوسکی تسلی کے ہوئے پہر
کریم خان سے فرمایا کہ تم ابہی چند روز لشکر ہولکر مین بائیصاحبہ
کی خدمت مین رہو مین نامدار خان وغیرہ تمہارے قریبون کو
ہمراہ لیجاکر راجہ درجن سال کیچی سے لڑونگا اور چونکہ اوسکو دولت راؤ
سیندہیہ سے عداوت سبب اوسکے ساتہہ ملک ... کو

تاخت وتاراج کرکے اپنی شکست کا عوض لیا کریم خان پنڈارہ اس بات سے خوش ہوکر وہان آیا اور امیر نے اوسکو امتیاز الدولہ محمد غفور خان کے پاس جاورہ نبد چہوڑ کر معہ امدار خان اور شہامت خان عزیزان کریم خان وغیرہ کے روانہ ہوکر شیرگڈہ پہونچے جب جسدرجن لال وہان سے ملنے آیا تو امیر نے اون پنڈارون کو اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین انکو تمہارے سپرد کرتا ہون کہ تم دونون باہم متفق ہو دشمن پر قدرت حاصل کرو ایک خط بنام وزیر محمد خان سفارش پنڈارون مین لکھکر اونکو بطرف بہوپال روانہ کیا اور محمد سعید خان کو خطاب شمس الدولہ ظفر جنگ اور سرور خان کو فراز الدولہ تیغ جنگ عنایت فرماکر پرگنہ سرونج کا عامل مقرر کیا اور وہان کے عامل سابق منور خان کو روبرو اپنے طلب فرمایا اور چونکہ سپاہ امتیاز الدولہ محمد شاہخان کی محاصرہ لاوہ مین مصروف تھی اور فوج ضبطی ہولکر کی اور کمپ موہن سنگہ بافسری اخوندزادہ صاحب بہادر کے ضلع راجاواتی علاقہ جے پور مین مقیم ہوکر گرد و نواح سے تحصیل نذر معاملہ کیا کرتے

بواسے زر مقررہ معاملہ مین تاخیر

و... الدولہ سے کہا کہ جبتک فوج جنسی ہولکر اور کمنپ اخونزادہ منا علاقہ سے پورے نکل نجاویگا ہمسے سبیل زر باقی کا نہین ہو سکتا لہذا مختار الدولہ واسطے لانے جنسی اور کمنپ کے ساتہہ گئے کہ ناگاہ فوج پوربسر کردگی تہاکر چاند سنگہ کے جنسی اور کمنپ سے آکر صف آرا ہوے راجہ لعل سنگہ بہادر مختار کار مختار الدولہ کہ لادہ کو بعد محاصرہ شدید قریب فتح کے لیا تہا یہ ہنگامہ سنکر اہل قلعہ سے اسی ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر فوج اوٹہاکر جنسی اور کمنپ کی مدد کو پہونچا اور فوج سے پور کو گوشمال دیکے بہگا دیا اور انہین دنون فوج ناگپور سے علاقہ گڈہ کوٹہ مین آکر راجہ مردن سنگہ پر زور دیا اور راجہ موصوف نے بسبب رفاقت سابقہ کے امیر سے امداد چاہی امیر شیرگڈہ سے کوچ کرکے شاہپورہ مین لشکر ہولکر سے جا ملے وہان دلہر کار ہو کو خطاب راجگی سے سرفراز فرماکر ہمراہ سردار ان کے سپاہ آراستہ دیکر راجہ نکو رنگ کو بہیجا اسعد خان کا نند دستگیر کے

شیر گڈہ لوٹ آئے اور جب نواب جمشید خان کو لوٹن کا گنج
جو یرغمال مین تھے کچھہ وصول نہوا تو امیر سے اگر عرض کی کہ
ہمکو جو کچھہ سرکار سے عنایت ہو قبول ہے ہم انکو رہا کردینگے
لہذا امیر نے انکو لاکہہ روپیہ کوٹہ سے دلا کر اول انکو رہائی
دلائی اور راے داتارام کو اپنے پاس رکھا اور کوٹہ جاکر رانا
ظالم سنگہ سے ملاقات کی اور وہین خبر وفات دارا شاہجہانکی
جو مختار فوج خاص امیر کے تہے وقت یورش کدم گڑہی پر چلاقہ
میواڑ سے سنکر روانہ ہوے اور باندل گڑہ مین لشکر سے آملے
وہان سے فوج کو بسرداری احمد خان اپنے بہانجے کے واسطے تحصیل
ضلع شاہپورہ کے مقرر فرما کر جرین جمیر بلقب مین واسطے زیارت مزار
فیض بار حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز کے آئے اور لنوہ
محمد ایاز خان سے کہ مع کمپو وہان مقیم تہے ملکر پچیس ہزار روپیہ تنخواہ
اوس سپاہ کے بنام راجہ کشن گڈہ حوالہ اخوندان موصوف

دہرود ۔ ودباتو سینہ ہیہ ولت راؤ سینہ ہیہ

طرف سے اجمیر کا حاکم تہا ملاقات کی پہر مع رسالہ خوندزادہ موصوف

حسب الطلب راجہ جودہپور کے بتاکید جلد ہو رہین آ ئی تہی تین دنمین جودہپور

پہونچے چنانچہ وقوع ان امور کا سنہ ایکہزار دوسو ستائیس ہجری

مین ہوا پہونچنا امیر کا جودہپور مین اور ملاقات

وہان کے راجہ سے اور لڑنا فوج جیپور کا کمپو

مختار الدولہ سے اور آنا امیر کا واسطے مدد کے

بطور یلغار اور شکست دینا اونکو پہر باہم شادین ہونا

راجہ جیپور اور جودہپور کے جب امیر قریب جودہپور پہونچے

تو راجہ نے استقبال کر کے قریب شہر باغ اوتارا پہر بعد دو تین

دن کے خلوت مین کہا کہ بخشی سنگی اندراج مجہسے منحرف ہوا ہے

اور زر کثیر کو خورد برد کیا ہے چاہتا ہون کہ تمسے اوس کو

قید کراؤن اور اوس سے جرمانہ قرار واقعی لیکر اوسکی جگہہ شیو چند

بھنڈاری کو کام دون امیر نے فرمایا مشہور ہے کہ کار نجاری بوزنہ کیا جانے وہ اگر درحقیقت تمہارا مخالف ہے مگر پھر دانا ہے جو اوس سے کام نکلینگے اور سے محال ہین راجہ نے عندیہ امیر کا سمجھکر اوسکو بحال رکھا اس عرصہ مین کمنت راجہ بھرتپور کہ لاوہ سے اوٹھکر واسطے تدارک فوج جے پور کے اودہر متوجہ ہوا تھا بنابر عدم وصول تنخواہ کے مصدر فساد ہوا اور فتور عظیم برپا کیا اور یہہ صلاح کی کہ توپین وغیرہ سامان راجہ بھرتپور کو دیکر زر تنخواہ اوس سے حاصل کرین اور اس عزم سے راجہ بہادر کو قید کرکے بطرف بہوساور علاقہ بھرتپور کے روانہ ہوے یہ حال سنکر نواب مختار الدولہ محمد شاہخان تہوڑی سپاہ مع کرنیل مہتاب خان وغیرہ سرداروں کے ٹونک مین آئے کہ یکایک ٹھاکر چاند سنگہ نے قابو پاکر بہ بہانہ فوج بندی کے مالپورہ جیپور سے نکلکر مقابلہ مختار الدولہ مین ٹونک پر حملہ آور ہوا ہر چند یہہ ہنگامہ آرا ہوے مگر چونکہ فوج حریف

ما میر قلیل تہی عہدہ برآنہو سکے لہذا مع محمود خان
مل تہنگ اور کرنیل جہتاب خان اور میان اکبر محمد خان و
میر جوار ونکی قلعہ امیر گڈہ مین پناہ گزین ہو کر سرکار ہیر یع الاسیر کو
پابستہ عطاے اعانت حضور امیر مین اور راجہ بہادر لعل سنگہ روانہ کیا
سنگہ نی شہر سے لوٹ کر قلعہ سے مورچہ جمایا اس جہت
تمام پرگنہ ٹونک پہر گیا اور راجہ شنگڈہ بہی اسقدر مصدر شورش ہوا کہ
اخوندزادہ محمد ایاز خان کو جو وہان جریدہ سو سوارون سے واسطے وصول
زر تنخواہ کے لشکر حضرت اجمیر مین چہوڑ کر آئے تہے شب کو شب خون
حملہ آور ہو کر قتل کرنا چاہا مگر دلیرونکی تلوار نہ اوٹہا سکا مردم بد
ال وسکے پست پا ہوے امیر نے یہ سبب ماجرا سنکر امراکو شفقت جات
واسطے مدد مختار الدولہ کے روانہ کیے اور واسطے وصول زر کے
مانسنگہ سے گفتگو کر کے اس مہم پر رخصت ہونا چاہا چونکہ اوس وقت
مین راجہ بہادر موضع بہسادر مین یہ خبر سنی ہمراہیونکو فہمائش

کر کے بطرف ٹونک کوچ کیا اور ہنوز داخل ٹونک نہوئے تہے کہ اونکا آنا سنکر چاند سنگہ خوف زدہ ہو کر سے پور بہاگ گیا اور جب فوج امیر قریب ٹونک پہونچی تو پہر چاند سنگہ مع سپاہ جے پور سے اکر مقابل ہوا مگر راجہ بہادر نے اوسکو شکست دی پہر مختار الدولہ نے ٹمپو سے ملکر وعدہ عطاے تنخواہ سے سبکو خوش کیا اور موضع لانبہا علاقہ جیپور کو کہ قریب ٹونک ہے لوٹا من بعد علاقہ جی پور مین جا کر تحصیل شروع کی لہذا چاند سنگہ نے پہر سپاہ ہمراہ لیکر سدراہ فوج امیر کا ہوا اور بے صف جنگ پس ماندہ بہیر وغیرہ کو لوٹنے لگا امیر نے راے ادا تا رام کو بسبب علالت جودہپور مین چہوڑ کر منشی بہوانی پرشاد کو ہمراہ لیکر جلد تر طرف جے پور کے عزم فرمایا اور موضع گگوانی علاقہ اجمیر مین کہ لشکر فیروزی اور محمد سعید خان عامل سرونج حسب الطلب وہان مقیم تہے پہونچے پہر وہان سے مع فوج خاص کوچ کر کے موضع سالی ساکہون مین علاقہ جیپور سے

رالدولہ ... شامل ہوکے چاند سنگیہ سراسیمہ
... سے نے چند روز وہاں قیام فرماکر
رالدولہ سے مشورت فرمائی کہ راجہ کشن گڈہ نے ہنگامہ
ابدالی سے جے پوریوں کے اخوندزادہ محمد یار خان سے از رو عداوت و
ق پیش آیا ہے تدارک اوسکا ضروری ہے مختار الدولہ نے یہہ
صلاح پسند کی کہ سیاست موجب رعب ریاست کا ہے پھر امیر نے
فوج کو حکم کوچ طرف کشن گڈہ کے دیا اور خود بدولت نے موضع
آمین علاقہ کشن گڈہ کو کہ ملا مال تہا لوٹا اور اسی ہزار روپیہ
معاملہ کے راجہ سے وصول کیے اور محمد سعید خان عامل سرونج کو واسطے
بندوبست اوس مقام کے رخصت کیا و مختار الدولہ کو مع کمپو قلعہ
موواڑہ سرحد جیپور پر متعین فرماکر خود بدولت نے بافوج خاص
اور جماعت منو خان کے راج محل کو آکر فتح کیا اودہر مختار الدولہ نے
قلعہ موواڑہ کا ایسا محا ... ـہ کیا کہ وہ لوگ امان خواہ ہوکے جانین

سلامت تیکنگئے اور بالکل سامان موہن کا فوج امیر کے ہاتھ
پہر اسنے بعد فتح راج محل کنارہ دریا تباس پر مقام فرمایا اور
مختار الدولہ نے مع کنپ امان آگر سعادت ہمرکابی حاصل کی تب
اسنے وہانسے کوچ فرماکر براہ چاندا اور اجمیر سکے زرمعاملہ
لیتے ہوئے قلعہ بچون علاقہ جیپور سے جاکر مورچہ لگایا اور ایک
یورش مین اوسکو مفتوح کیا اور وہان سے مختار الدولہ کو مع کمپو بطرف
جونیر روانہ فرماکر خود بدولت نے مع کنپ کلان اور کنپ راجہ بہادر
کے موضع کالک علاقہ جیپور سے آگر کاملہ وصول کیا جو بے تقرری
تہانونکے تحصیل زر محالات جیپور سے محال تہی لہذا مختار الدولہ
کو واسطے بندوبست علاقہ جیپور کے حکم فرماکر بطرف ہنڈون
رخصت کیا اور دوندیخان حاکم کمونہ کو کہ جلا وطن ہوکر لشکر امیر مین
آیا تہا قلعہ ہنڈون و محمد گڈہ کا محافظ مقرر کیا اور راجہ بہادر اور
میان اکبر محمد خان کو مع اونکے علاقون کے واسطے دہمنی تہانجات

نسخہ و نوا
نامزد فرمایا اور کرنیل
ہمراہ اوسکی جماعت کے طرف شیخاواٹی بہیجا اور سید علیشاہ کو مختار کار
راجہ موہن سنگہ کا کہر کے ہمراہ نواب جمشید خان کے بطرف میواڑ
رخصت کیا اور منور خان کو مع داؤد خان حسب الطلب راجہ سنگہ
سسمیرا و ملکہ بند و بست ضلع کہنڈیلہ پر متعین فرمایا پہر خود بدولت
بہی مع فوج خاص بعد چند روز کے بطرف شیخاواٹی کوچ کیا
اور چونکہ کرنیل مہتاب خان نے اوس ضلع مین پہلے سے جا کر واسطے
وصول زر معاملہ کے بشرط عدم مداخلت ملازمان امیر کی امور مالی
ملکی مین کرلی تہی لہذا امیر سے وقت رونق افروزی او
عرض کیا کہ اگر کسی سے یہان دست درازی کسیطرح کی عمل
مین آئیگی تو کچہہ مال وصول نہوگا کہ اول سے اقرار باہمی ہمارا
ہوچکا ہے اور آپکو خیال میرے ساختہ پرداختہ کا ضرور ہے
بنا بران امیر نے بمراعات تنخواہ فوج خاص کی بنا کرنیل مذکور کے

لکھکر سب کو غارتگری اوس ضلع سے ممانعت بتاکید کردی اس

عرصہ مین راجہ بہادر نے علاقہ جیپور مین جابجا تہانے قایم کیے اور

خود تہوڑے آدمیون سے بطرف بہاگی علاقہ جیپور کے تحصیل زر کو گئے

اور جب سنا فوج جیپور پہر مقابلہ کو فراہم ہوئی ہے لہذا واسطے محافظت

مقامات مفتوحہ کے موضع چندلائی مین داخل ہوے اور چاند سنگہ بہی

مع فوج اگر ہنگامہ آرا ہوا اور چند روز باہم لڑائی رہی اور مختار الدولہ

سے امداد راجہ بہادر کی بسبب عدم تندہی دو ندیکان کے نہو سکی

لیکن میان محمد اکبر خان مع اپنی جماعت کے لعل سنو ٹہہ سے آکر شریک

راجہ بہادر کے ہوے اور مشورت کی کہ صبح کو یہان سے بہیر و جہیو چہوڑ

کر کوچ کرنا چاہیے چاند سنگہ نے اونکو آمادہ کوچ دیکہکر جانا مغلوب

ہوکر جنگ سے طرح دیتے ہین مقابل آکر توپ و تفنگ سے لڑنے

لگا لیکن راجہ بہادر نے اپنی پامردی کے جملات سے کرار اوسکو میدان سے

ہٹادیا اور امیر شیخاوتی سے یہ سنکر بہ یلغار موضع کالک مین آئے

اور محمد عثمان خان کو مع اونکی جماعت کے واسطے کوشمال چاند سلہ
روانہ کیا جب دیکہ بازچندلائی کے قریب پہونچے تو چاند سنگہ جیپور کو
فرار ہوا اور سپاہ امیر فتح یاب ہوئی امیر نے سنگی اندراج بخشی راجہ
مان کو کہ حسب الاشارت اپنے راجہ کے امداد راجہ بہادر کو امیر کے پاس
ایا تہا بطرف جودہ پور رخصت دیکر خود بدولت موضع چندلائی مین پاس
راجہ بہادر کے رونق افروز ہوا اور سپاہ کو انعام سے خوشحال کیا
اور جب مختار الدولہ نے ہندوون سے اگر سعادت قدمبوسی
حاصل کی تو امیر نے پہر شیخاواٹی مین جاکر قلعہ بہرو اس کا
محاصرہ کرکے لاکہہ روپیہ معاملہ کے لیکر مع کنپ کرنیل مہاجان
قریب جیپور بفاصلہ پانچ کوس کے اگر مقام کیا اور چونکہ
سنگی اندراج بخشی جودہپور کا اون دنون جے پور مین واسطے
فیصلہ دونون راجون کے آیا ہوا تہا اور مصر شیونراین کاربردار
جیپور نے بعد معزولی پہر اہلکاری جے پور کی پائی امیر نے

اور تین پلٹن لیکر گئے جب قریب روپ نگر کے پہونچے مان سنگہ استقبال کر کے ہمراہ لیگیا اور اپنے سے قریب ٹہرایا اور جگت سنگہ والی جیپور سے واسطے استقبال اور برہمائے امیر کے گفتگو کی بعد دو دن جگت سنگہ نے استقبال اور ایک نشست باہمی ایک مسند پر منظور کی اور امیر کو طلب فرما کر مراتب تعظیم و تکریم ادا کیے اور ایک مسند پر ساتہہ مان سنگہ اور امیر کے بیٹہکر داد عشرت دی دوسرے دن جگت سنگہ نے امیر کے ڈیرہ مین بزم یکجہتی آراستہ کر کے گفتگوے محبت آمیز شروع کی کہ حال ہمارا مان سنگہ کے ملنے سے مثل شیر و برنج کے ہوا تہا مگر تمہارے ملاقات سے شکر آمیز ہوا امیر نے بہی کلمات موافقت کہکر رخصت کیا القصہ بعد شادی طرفین کے دونون راجہ اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوا اور امیر جیپور سے رخصت ہو کر اپنے لشکر فیروزی اثر مین پہونچے نامہ لکہنا شاہ شجاع الملک حاکم کابل کا

معرفت ان دونون بارہ لاکہہ پر فیصلہ کر چاند سنگہ
اہلکاری جیپور سے معزول کرایا اور راے داتارام کو واسطے حصول
نشان مہاجنی کے جیپور بہیجا اور برات باقیات سیناکی اوس
جائداد پر تحریر کرکے مختار الدولہ کو واسطے برخاست کرنے تہانجات
قبہ جے پور کے کہ وصول زر معاملہ اسپر موقوف تہا بطرف
ہنڈون روانہ کیا اور خود بدولت مع کپتان نیل مہتاب خان وغیرہ
بوندی مین پہونچکر لشکر کو وہان چہوڑا اور خود جریدہ چند روز کو
ستیرہ جاکر لوٹ آے چونکہ نخبشی اندراج بعد فیصلہ نسبت طرفین
جودہپور کیا تو راجہ جودہپور واسطے شادی کے ہمشیرہ راجہ جیپور
اور راجہ جے پور واسطے شادی کے دختر راجہ جودہپور سے
روانہ ہوے اور روپ نگر مین آکر ٹہرے اور حسب دستور شادی دونون
راجوں کی آراستہ ہوے راجہ مان سنگہ نے بہ نظر برادری و یگانگی امیر کو
واسطے شریک ہونے بزم شادی کے طلب کیا امیر دو ہزار سوار چیدہ

امیر ہونا بر طلب با قرار عطا رصوبہ ۔ ن اور
اسکے آنا نامہ روجہ نصیر خان بلوچ حاکم سیستان
کا بطلب امیر اپنا ولی عہد کرنیکو اور عدم منظوری
امیر کی واسطے جانے ان دونون طرفون کے
بجہت عدم سازگاری مختار الدولہ کہ جادۂ خیر خواہی
سے منحرف ہوا تہا پہر جانا امیر کا ساتھ لشکر ہو لکر کے
پہر لوٹ آنا طرف جے پور کے جب امیر جے پور جود ہپور کے
جہگڑون سے فارغ ہو کر بوندی مین اپنے لشکر سے جا ملے تو فرمان
شجاع الملک بادشاہ کابل کا بطلب امیر برادا عانت شاہی تنازع
محمود شاہ مین صادر و وارد ہوا اور اونہین دنون نامۂ نامی روجبہ
نصیر خان بلوچ والی سیستان کا بہی بباعث شہرت دلیری اور
ملک گیری امیر کے آیا چونکہ اوسکی کوئی اولاد لائق وارث ہونے
کے نہ تہی عقل و دلاوری امیر کی سنکر اوس نے چاہا کہ طلب فرماکر اپنی

زندی مین ر وروارث ملک سیستان کرے امیر نے

رکا تائیدات غیبی سے سمجھ کر بابتہ اوسطرف جانیکے

سپے اپنے عمائد سے مشورت کی اور چاہا کہ مختار الدولہ محمد شاہ خانکو

پ، سپاہ سے بطور اپنی نیابت کے یہان چھوڑ کر پرگنہ ٹونک و

سرونج وغیرہ اونکے مصارف مین مقرر فرماکر ساتھ بقیہ افواج ظفر

امواج کے مع اتواپ اژدر روپا ور سواران نامی جیپور وجودہپور

بسمت کابلستان نہضت فرماوین مگر مختار الدولہ نے جب

اسباب مین درحقیقت برخلاف طریقہ خیرخواہی خیالات محالات

پیش کرکے اوسطرف جانیسے روکا اور سنگی اندراج اور مصر

ش نراین کو مجوز اسکا نہ پایا لہذا عنان عزیمت اوسطرف سے

منعطف فرماکر مناسب وقت جواب سمجھکر بوندی سے بعد عبور

ٹہ لاکھیری ہاہیر دبنگاہ کو بسبر گردگی محمد عمر خان رسالدار

واسطے تحصیل ضلع مالوہ کے معین فرماکر خود بدولت ہمراہ

جماعت سواران یکہ تاز کے درہ کندرہ مین پہونچے اور
راناظالم سنگہ سے چندروز ملکر برہانپورہ مین داخل لشکر ہولکر کے
ہوے ملہاوراؤ ہولکر نے مع نواب مختارالدولہ محمد غفورخان کے کہ
امیر کی جانب سے مدارالمہام اوس سرکار کا تہا استقبال کرکے
امیر کو برابر اپنے لشکر کے اوتارا اور امیر نے زوجہ جسونت راو ہولکر
متوفی سے ملکر اصلاح امور اوس ریاست مین کوشش کی اور صاحبزادہ
بلنداقبال نواب محمد وزیر خان کو ٹنیگرٹہ سے اپنے پاس بلوایا بعد
چند کے واسطے تدبیر مہم ناگپور کے ٹنیگرٹہ مین تشریف لائے تہے کہ
منشی کشنداس نامی وکیل نواب کریم علیخان والی سندکا مع تحف و
ہدایا باستدعا کے اعانت بہرہ یاب خدمت عالیہ کا ہوا امیر نے
اوسکے آنیسے مہم ناگپور کو موقوف رکہکر اول ہیمنا اپنے وکیل کا
ہمراہ اونکے وکیل کے تصور فرماکر اوسکے عقب مین روانگی اپنی ادہر
طرف تجویز کی اور لالہ جمنا پرشاد کو بتعین وکالت سرفراز فرماکر اودہر

روانہ ورفقیر محمد خان رسالدار واسطے تحریر تہنیت

والی لکھنؤکے پاس روانہ کیا غرض امیر نے مردم سپاہ

خرچ دیگر شیرگڈہ سے کوچ کرکے فوج خاص مین جو قصبہ پانچل پور

علاقہ مالوہ مین ہی داخل ہوے اور وہان سے یلغار کرکے بہسوت

علاقہ سیندھیہ کو غارت کرکے مع فوج خاص بہانپورہ مین آئے

اور شامل لشکر ملہار راؤ ہولکر کے ہوسے اور شیرگڈہ سے صاحبزادہ

بلند اقبال کو پھر طلب فرمایا اپنے ہمراہ شاہ پوری مین لائے

اور یہین راے داتا رام وصول زر معاملہ جے پور

کرکے حضوری سے شرف یاب ہوا اور پھر

وہان سے براہ ناصرین علاقہ جے پور دارالخیر اجمیر

مین داخل ہوکر زیارت مرقد منور حضرت خواجہ

بزرگ قدس سرہ العزیز سے برکات حاصل کین ۔

بعد الفراغ رسوم ریاست نے سرحد جے پور

اور کشنگڈہ پر دیرہ فرمایا اور چونکہ مصر شیو نراین کارپرداز جیپور نے
وقت حصول نیابت راج کے امیر سے اقرار داے نذرانہ علیحدہ
زر مقررہ معاملہ جیپور سے کیا تہا امیر نے اوسکی طلب مین تحریر
کی اور بجہت اوسکی تاخیر ارسال کے جب متواتر تاکید ہوئی تو مصر
مذکور دس بارہ ہزار سوار و پیادہ راجپوت ہمراہ لیکر آیا اور قریب
لشکر امیر کے اوترا اور بنابر اپنے اندیشہ باطل کے تین چار روز
ملاقات سے پہلو تہی کی امیر نے معلوم کیا کہ یہہ گمان خوف
سے لشکر اسلام مین نہین آیا اوسکی تسلی کو جریدہ خود بدولت
بسواری شتر باد رفتار ببہانہ سیر وگشت اوسکے خیمہ مین رونق افروز
ہوکر اوسکی تسلی بخوبی کی چنانچہ وہ دوسرے روز مطمئن ہوکر لشکر
امیر مین آیا اور ملازمت سے مستسعد ہوا امیر نے پہر ملاقات
وحکایات سے اوسکی خوب تسلی وطمانیت فرمائی لیکن وہ فنون
فریب کا اوستاد تملق وزمانہ سازی کرکے جیپور کو لوٹ گیا

اور نذرانہ موعود ادا کیا امیر نے موضع کالک پر آکر مقام کیا
اور اوسی واسطے ادا سے زر مقرر کے متواتر تحریر کیا وہ ہوش
کب خیال مین لاتا تھا امیر نے اپنے سپاہ متعینہ بوندی کو
بلواکر عزیمت جیپور کی اور بفاصلہ پانچ کوس کے مقام کرکے
شہریون کو ہر طرح تنگ کیا جب مصرند کو تنگ ہوا امیر کے
معتمدونکو واسطے مشاورت مصالحت کے بلوایا امیر نے
بخشی بھوانی پرشاد اور لالہ گلاب راے کو جیپور بھیجا من بعد
راے داتا رام کو بھیجکر لوٹنے دولاکھہ روپیہ اوس سے
وصول کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری قدسی مین واقع ہوا
جانا مختار الدولہ محمد شاہنخان کا معہ سپاہ
جیپور سے میرتہ علاقہ جودہپور کو واسطے حصول
زر تنخواہ راجہ مان سنگہ سے اور داخل ہونا امیر کا
علاقہ بیکانیر مین اور بھیجنا راے داتا رام کا جودہپور

انکو واسطے درستی زر معاملہ مقررہ وہان سے کر
اور استدعا سنگی اندراج مختار ریاست میواڑ کی
واسطے خارج کرنے سپاہ مختار الدولہ کے
جودہ پور سے پہر بیمار ہونا مختار الدولہ کا اور آنا امیر
بہ یلغار اور فوت مختار الدولہ کا میرتہہ مین من بعد
جانا امیر کا جودہپور کو اور رانا سنگی اندراج اور آس
دیو ناتہہ کو بجہت اونکے نفاق و بدخواہی کے
پہر لوٹ آنا جیپور کیطرف جب مختار الدولہ مع سپاہ
جیپور سے موضع میرتہہ مین پہونچے اور واسطے وصول
زر تنخواہ کے علاقہ جودہپور مین زور دیا اور دخل فیض اللہ خان
بنگش اور میان اکبر محمد خان کا سانبہر وغیرہ مین کرادیا تو
امیر کشورگیر نے سپاہ جرار لیکر عنان عزیمت علاقہ بیکانیر
مین منعطف فرمائی اور بعضی گڑہیونکو فتوح کرکے تحصیل نذر

قہ سے شروع کی اور ہر چند اوس ریت

کا خراب ہو دو را ورہوا نا سازوار تھی مگر یا وری طالع

سے مردم سپاہ ریت مین جہان گڑہا کہودتے آب

شیرین خوشگوار برآمد ہوتا اوس ملک والون نے یہ دیکہکر

تعجب کیا اور کہا گنگا انکے ساتہہ دہرتی تلے چلتی ہے اور

اسی عرصہ مین جمشید خان اپنی جماعت سے علاقہ میواڑ سے

آ کے جیپور مین شامل راجہ لچہمن سنگہہ سیکر والے کے ہوے لوشبہ رطر

دلا دینے قلعہ کہندیلہ کے دروازہ مقرر کرا کے مع راجہ کور

شیخاوانی کی طرف گئے غرض جب مختار الدولہ محمد شاہ خان

مع سپاہ بہیرہ وغیرہ علاقہ جود ہپور مین گئے اور اُنے تہانے

جابجا بٹہلائے توسنگی اندراج کارپردازون کا نہایت تنگ ہوا

اور تین لاکہہ روپیہ اسیر کو شبہ رطر برخاست کرنے جملہ سپاہ کے

علاقہ جود ہپور سے دینا مقرر کیے لہذا راے داتا رام حسب الحکم

وصول زر معاملہ کو جو دہچور گیا دزد اوسطرف سے خاطر جمع ہوکر
بارادۂ حصول ملازمت امیر لوٹ کر نانگپور مین آیا تہا لگنا
امیر نے حالت پر ملالت مختار الدولہ بہادر سنکر فوج
کو اوسطرف حکم کوچ دیا اور خود چار پانچہزار سوار سے یلغار کر کر
قبل لشکر میرتہہ مین پہونچے یار وفادار اور رفیق جان نثار کو
دم واپسین مین پایا سرہانے بیٹہکر سر نیاز آگین اوسکا
اپنی زانوے عطوفت پر رکہکر تسلی و دلجوئی فرمائی گر بقول
حضرت خسرو علیہ الرحمہ ع بچہ باز رفتہ باشد ز جہان نیاز مندے
کہ بوقت جان سپردن بسرش رسی ز پاے + چونکہ حیات مستعار
سے چند سانس بانتظار آقاے مہربان باقی رہین تہین ایک
دو باتین آہستہ کہکر قریب صبح صادق کے مثل صبح دامن
صرصر مرگ سے خاموش ہوگیا اور سب جاہ و حشم چہوڑ کر تنہا سیاح
ملک آخرت کا ہوا سبحان اللہ سچ کہا ہے کسی نے

ہر روز یکے ز در در آید کہ منم	خود را بجہانیان نماید کہ منم
چون کار جہان برو قرار گیرد	ناگاہ اجل ز در در آید کہ منم

راے داتارام ناگوری مین خبر آنے ایمہکی پر تہیہ مین سنکر حاضر
در دولت ہوا اور جودہپور سے جو ہنڈوین لایا تہا نظر امیر مین
پیش کین امیر نے تنخواہ سپاہ مین تقسیم کین اور پچاس ہزار
پیادہ اور بارہ ہزار سوار بنظر اعتماد اور لیاقت شعاری میان اکبر
محمد خان کے بعد وفات مختار الدولہ انکے سپرد فرما کر اقران و
امثال مین ممتاز و سربلند کیا اور راجہ بہادر اور کرنیل مہتاب خان
تعیہ سردارونکو دلجمعی فرما کر میان محمد اکبر خان کو واسطے تہانہ نشانی
علاقہ جیپور اور وصول زر تحصیل و بس ضلع کے چہوڑ کر اور بطرف
سانبہر وغیرہ فیض اللہ خان بنگش کو نامزد کیا اور صاحبزادہ بلند اقبال
وزیر الدولہ محمد وزیر خان بہادر کو مع متعلقونکے ضلع مالوہ مین چہوڑ کر
خود بدولت مع فوج فیروزی جودہپور کو روانہ ہوکے جب قریب پہونچے

راجہ مان سنگھ نے استقبال کرکے باظہار کمال بشاشت ہمراہ لاکر
تالاب شیخاوٹو پر اوتارا اور جو بسبب قابض ہونے سنگی اندر بخشی
اور آسدیو ناتھہ مرشد مان سنگھ کے ضلع جودہپور مین اکثر نامی گرامی
اوس ریاست کے ناراض تھے او تنگ آکر مجوز اوسنکے استیصال
و بیدخلی کے رہتے تھے مثل کیسری سنگھ اور ہر سنگھ لوہرجتا ور سنگھ
سلطان سنگھ اور پرتاب سنگھ وغیرہ کے سوا نہون نے در پردہ امیر سے
سازش کرکے کہا کہ اگر کسیطرح کام ان دونون مغرورونکا تمام کرین تو ہم
بعد اتمام اس مرام کے تیس لاکہہ روپیہ آپکو دینگے امیر نے کہا جب
تک زوجہ راجہ مان سنگھ اور ولی عہد اوسکے اس امر مین اشارت
نکرین فقط تمہارے کہنے سے اس امر مین مبادرت مجکو مناسب نہین
لیکن چونکہ ولی عہد اور رانی دونون اونکی طرفسے سوختہ وافروختہ
تھے اور بطور نظربند کے رہتے تھے امیر کے ارشاد کو امداد غیبی
سمجھکر اتمام اس امر کو بتاکید امیر سے کر دونون نے کہا امیر نے

سنگی اوزناتهه دونون مثل سابق کے رسم اتحاد بر
سے بھی وصول زر کرادین تو انسے طریقه جفا برتنا بیجا ہے
اون دونون کی چونکه اجل قریب آگئی تهی لهذا امیر کی
ہر لحظه کو ورغلانے لگے اور سبیں زر مین لیت و لعل
اولٹا چند لوگونسے وعدہ مال و جاگیر مقرر کرکے بطور دغا
اسلام مین بدخواہی امیر کو روانه کیا وه تالاب مین ہوکر خیمه
امیر پر که قریب آب تها پہونچے حافظ حقیقی نے پہره والون کو
آگاه کردیا دوڑ کر انکو گرفتار کر لائے امیر نے یہه معامله دیکهکر
الحمد لله شروع اونکی طرف سے ہوا پہر محمد سعید خان اور
قطب الدین خان وغیره رساله داران آفریدی کو خلوت مین بلا کر
کہ سنگی اوزناتهه سے وصول زر ناممکن ہے اور باقی سردار جو
انکا کام تمام کیجیے کچهه دنیا نهین کهتے اسلام کی تدبیر
بیا بیجا اون سب نے عرض کی فرمان بردار ہین اگر حکم ہو تو

ابہی حرف وجود اونکا لوح عالم سے مٹا دین امیر نے اپنے تئین لو
مستعد پاکر دور اندیشی سے یہہ تدبیر سوچی کہ انوپ رام نجومی کو دل
راجہ مان سنگہ سے تنہا بلا کر کہا کہ جب تک مین تنہا سنگی سے نملون
کوئی بر آمد کار کیصورت نہین اور اندیشہ اطرفین بے باہم ملے
ہوے رفع نہین ہوتا اور سپاہی مجکو تنہا نہ جانے دینگے کہ تنہا قلعہ مین
سنگی سے ملنے جاؤن اور سنگی بہی بباعث گمان فاسد کے تنہا یہان
نہ آویگا سو یہہ تدبیر عمدہ ہے کہ تو آج رات کو رتہہ پردہ ڈالکر لا اور
ظاہر کرنا کہ والدہ غلامی خان وکیل کی امیر کے پاس آتی ہی مین
خفیہ اوسمین بیٹہکر تمہارے ساتہہ سنگی کے پاس چلونگا اور رفع
اشتباہ اوسکا کر آونگا وکیل سادہ لوح نے اس امر کو راست
سمجہکر موافق اپنی مراد کے پایا اور سنگی کو جاکر یہہ مژدہ سنایا
سنگی نے فوز عظیم امیر کا تنہا آجانا جانکر رتہہ روانہ کیا اور اپنے
خیال خام مین جانا کہ امیر تنہائی مین قابو پاکر اونکا جہگڑہ

تمام گروہ نگاہ اور بازی چرخ پرفن سے بیخبر تہا کہ خود قضا

سر پر آپہونچی ہے غرض جب نوپ رام پچولی رتہہ لایا تو راے

واتارام اخلاص انضمام نے اگر عرض کی کہ رتہہ کسواسطے طلب فرمایا ہے

امیر نے کہا فقط واسطے فریب اوس بدخواہ کے کہ باظہار دوستی

و بیفکر کرکے دام اجل کا شکار کرون اور مجکو ہرگز تنہا جانیکا

دل دشمنو مین نہین راے نے یہ راے پسند کی اسی عرصہ

چند جوان مسلح شیر دشمن گداز کہ حسب اشارت امیر مقصود سے

مطلع ہوکر پس پردہ منتظر تہے باہر آکر امیر سے کہنے لگے

یہہ جو آپ نے بلباس زنانہ ہمارے پنجہ سے نکلنا چاہا ہے ایسے فریب سے

ہم بیخبر ہین اور اپنا دہرم دینا اور امیر کو تنگ کرنا اوس کے

روبرو ظاہر کیا امیر نے اون جوانوں کی تہہ تقریر کو سنکے

سنکر اوسکے کان مین کہا کہ اب راز میرا فاش ہوگیا مین

ان ظالمونکے ہاتھ سے چھوٹ کر تنہا وہان نہین جاسکتا

میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ تم میرے چند معتبر رسالدار ہمرہ لیکر
اپنے ہمراہ سنگی اور ناتھہ جی کے پاس لیجاؤ اور بعد درستی عہد و
پیمان سبیل وصول زر کرادو یا مین متصدیان فوج کو اوس کے قرار پر
یہان چھوڑ کر مع فوج کوچ کر جاؤن وکیل نے یہہ امر غنیمت جانا
اور دلمین کہا انکو لیجا کر بخشی اندراج اور ناتھہ سے ملا کر جھوٹا سچا
وعدہ کرادونگا اور بعد کوچ فوج کے جب بلا سر سے ٹلے گی
تو متصدیان مذکور کو لیت و لعل مین رکہکر مآل کار دیکھا جاویگا لہذا
وکیل مذکور صبح کو بعد اظہار اس راز کے بخشی اور ناتھہ سے لشکر امیر
مین واسطے لیجانے رسالداران مذکور کے آیا اور عرض کی کہ
انکو میرے ساتھہ درستی مقدمہ کو روانہ کرین امیر نے
محمد سعید خان اور قطب الدین خان وغیرہ دو تین رسالدارون کو
کہ سابق سے اس کام پر آمادہ کر رکہا تہا اوسکے ہمراہ کیا وہ
ہمراہ قلعہ پر اندراج اور ناتھہ کے پاس لیگیا غرض جب محمد سعید خان

وغیرہ ہمراہ وکیل قلعہ جودہپور مین پہونچے تو سنگی اور ناتہ سے
کلکرا ول سوال جواب وصول زرمین پیش کیے اور باتین تلخ آمیز
کرتے ہوے بعضے اون کے قریب پہونچے اور ایکبارگی اون کا کام
تمام کرکے اوس مکان کے بالاخانہ پر کہ محل استوار و محفوظ تہا
پناہ گزین ہوے ملازمان راج نے شور و غوغا اور آوازہ دار و گیر بلند
کیا اور اوپر کچہہ بندوقین مارین لیکن مکان کے محفوظ ہونے سے
اونکو کچہہ آسیب نہ پہونچا اور ہر امیر آمادہ تہے دست بردلا ور ان
دشمن شکار سنکر چند ہزار سوار نیزہ گذار سے شہر مین داخل ہوا اور
تہے قلعہ جاکر کہلا بہیجا کہ اگر میرے کسی شخص کو کچہہ رنج پہونچا
تو اول شہر غارت و قتل سے خراب کرکے قلعہ پر یورش کرتا
ہون اوسوقت وہ چند نامی سردار جو در پردہ باعث اس فتنہ
ہوے تہے قلعہ مین جاکر راجہ سے کہنے لگے کہ ہم طرح
فرمان برداری اور اطاعت صلح و جنگ مین حاضر مین مگر اس

وقت کہ لشکر افغانون کا مسلح شہر مین آگیا ہے عجب نہین
کہ صورت نزاع مین نہب و تغارت سے شہر کو خاک سیاہ کر
قصد قلعہ کشائی کا کرین راجہ چونکہ دانا تہا سمجہا کہ اگر مین اسوقت
اٹہا ہون تو جنہون نے کتہ بلا برپا کی ہے وہ ہمہ بیک صرفہ کرین گے
بظاہر اغماض نظر فرماکر بولا اسوقت میرے ہوش و حواس بر جا
نہین تم جو مناسب جانو کرو جب اون سردارون نے حسب مراد حاکم
سے اجازت پائی دلاوران امیر کے قریب جاکر تسلی کی اور ہر
ایک شخص نے ہاتہہ ایک ایک سردار جو دہپور کا پکڑ کر امیر کے پاس
آئے اور لوٹ کر داخل لشکر ہوئے راجہ مان سنگہ نے اوسیوقت سے
حالت دیوانگی اپنی ظاہر کی اور خورد خواب اور کلام وغیرہ جملہ عادات
مین تغیر ظاہر کیا وہی سردار مختار کار رہے اور دس لاکہہ روپیہ
منجملہ بیس لاکہہ روپیہ موعود کے اوسی وقت دیکر امیر سے مستدعی کوچ
کے ہوئے اب تقیے کیو، سطے و عدہ پختہ کیا امیر نے مصلحت وقت

چ کیا اور تحصیل زر کرتے ہوئے براہ بیسل پور و میر تہہ و
ں کشتن گدہ مین آئے اور اوس علاقہ سے وصول زر کر
زی جیپور مین آئے وہان سے میان منو خان کو عامل
دنج کرکے اوس طرف رخصت کیا اور فرزند گرامی محمد وزیر الدولہ
بہادر کو مع متعلقون کے مالوہ سے بلاکر براہ کوٹہ شیر گڈھ کو روانہ
یا اور لالہ گلاب رائے ولد رائے داتا رام کو وطن کی رخصت دی اور
لہ بساون لعل مؤلف امیر نامہ فارسی جو دو سال سے شہر
جیپور مین داتا رام کی طرف سے بطور وکالت مقیم تہا لشکر مین
الرشرفیاب ملازمت ہوا اور نایب میر منشی مقرر ہوا یہ واقعہ
سنہ ایکہزار دوسو تیس ہجری مین واقع ہوا بیان دہرنہ
دینا افغانون کا اور بجینہ نکلنا امیر کا دہرنہ سے اور
جانا شیخاوائی مین واسطے تدارک شیام سنگہ اور
ابہی سنگہ شیخاوٹ کے جو لڑکر جمشید خان پر

غالب آئے تھے اور فرار ہونا اونکا مقابلہ
امیر سے اور لینا تین لاکھہ روپیہ کا اونسے
بطور مصالحہ پھر لوٹ کر محاصرہ کرنا جیپور کا ایکماہ
تک آخر بہ خوشامد دختر مان سنگہ محاصرہ موقوف
کرکے عزیمت کرنا طرف جودہپور کے جب امیر بعد
قتل اخراج اور تاراج کے جودہپور سے علاقہ جیپور مین آئے
اکثر افغانون نے اتفاق کرکے دہرنہ دیا اور نہایت تنگ
کیا لاچار امیر کو مقابلہ شیخاوتون مین کہ نواب جمشید خان
پر موضع شیخاواٹی مین بمیدان جنگ غالب آئے تھے امداد
سے درنگ و تاخیر ہوئی لہذا یہہ تدبیر سوچے کہ رحمان
چیلہ فیض اللہ خان بنگش کو خفیہ بلا کر کہا کہ توکل چراگاہ مین
حفاظت نرگاوون مین جب جانا تو تو مین سر کرنا اور ہرکارہ
جلد میرے پاس دوڑا کر برملا کہلوانا کہ سواران رام گڈھ

وان توپخانہ کو ... حسب الایما حیلہ مذکور دوسرے
دن یہ تدبیر عمل مین لایا لشکری فتنہ پرداز آواز توپون کا
سنکر متردد ہوے کہ ناگاہ ہرکارہ چرائی سے آکر یہ خبر
جاسرکی اسیریہ سنکر بحالت غضب اوٹھے اور اسپ بادپا پر
سوار ہوکر اونکے تدارک کو ہمراہ سواران پائگاہ گے کہ سابق
حسب الحکم تیار کہڑے ہوے منتظر برآمد امیر کے
تہے روانہ ہوے اور قریب دیہہ بہادر سنگہ جاندوت کے
جا ڈیرہ کیا اور تعبیہ سپاہ کو طلب فرماکر دو کوس کی فاصلہ
پر اوتارا دوسرے دن کوچ کرکے اکثر سواران راجپوت کو
مصدر خلش رسد وغیرہ مین ہوے تہے گوشمال دیکر گہوڑے
اونکے قرق کیے اور بعضونکو طعمہ تیغ بیدریغ فرماکر دوتین
دنمین موضع باجناداس پر پہونچے نواب جمشید خان
مقابلہ شیخاوٹو نمین مغلوب ہوے اوس مقام مین جبرین آکر

شرفیاب ملازمت سے ہوئے امیر نے چاربی دات
رہے سے کوچ کیا اور برسم ایلغار تیس کوس راہ طے
کرکے متصل کہٹو موضع کوزہی مین اوترے اور شیخاونا
مذکور وہان سے چار کوس پر مع چند پٹہالن جیپور پڑے ہوئے
تہے شیخاوتون نے آمد شیر بیشہ شجاعت سنکر باوجودیکہ کا
دولت مین اوسوقت پانسو سوار سے زیادہ نہ تہے نہایت
خوف وہراس سے مقابلہ فوج جمشید خان سے یکسو ہو
گہاٹہ مواسہ مین کہ مقام محفوظ تہا پناہ لی امیر نے یہ حال سنکر
صبح بعد ادای نماز لے نیاز سوارون کو ہمراہ لیکر اوس گہاٹہ
کو جا گہیرا اور قافیہ حریفون کا تنگ کیا کہ نصف فوج آمادہ محاصرہ
رہتے اور نصفی انصرام ضروریات مین مصروف ہتی لہذا دشمنونکو
پریشانی کمال ہوئی اور نہایت تنگ اگر معرفت نواب جمشید خان
کے تقریر ادای زرمعاملہ شروع کی اور ادل گیارہ لاکہہ روپیکا

ارکرکے آخر کار عذر تہید ستی پیش یا اور تین لاکھہ روپیہ دینا
رکرکے اپنے تین معتبر آدمی بطریق یرغمال امیر کے سپرد کیئے
اور نواب جمشید خانکو سفارشی کرکے امان خواہ ہو لہذا امیر
امرہ سے دست بردار ہو کر لشکر مین آگئے اور بخیال بہتر
للون کے شبکو خفیہ لشکر سے برآمد ہو کر مع جواہر سنگہ و رحمانخان
کے کہ سابق سے حسب الارشاد کچہہ سپاہ لیکر جدا منتظر ٹہرے
ہوئے تہے کنپ راجہ بہادر مین بمقام احدیت نگر
اور وہان سے کچہہ زر معاملہ لیکر بہ تسلی و دلاسائے سپاہ مشغول
ہو سبکو باہم شامل کیا اور تمام لشکر سے آگر مقام سیرہ مین
اوترے وہان معلوم ہوا کہ ہنونت سنگہ چیلہ راجہ جگت سنگہ کا
فراہم کرکے ضلع ہنڈون مین کرنیل مہتاب خان سے معرکہ آرا
نیل نے بہیرو غیرہ کو بطرف ہنڈون روانہ کرکے مع
لی۔ شیخان چیلہ سرکاری اور ہان سنگہ جمعدار سے معہ

دار و ران کارزارگاہ مقابلہ کیا اول ہنونت سنگہ نے انکا کچہ کرنا
سنجیال خوف وہراس جانکر حملہ کیا مگر چونکہ مردمان کمپ جنرل
رزم دیدہ آمادہ تہے اول اوسکو پیش قدمی سے بضرب
توپ و تفنگ روکا پہر جنرل مع چند سرداروں کے اوسپر حملہ آور
ہوے بعد زد و خورد اونکو کشتہ و خستہ کرکے میدان رزمگاہ
سے ہٹایا اور ہنونت سنگہ جیلہ زخمی ہوا اور چند میل تعاقب
فراریان کرکے نقارہ ظفر کو بلند آوازہ کیا اور اسباب بیشمار مع
اکثر بنادیق و تین ضرب توپ کے اولیاء دولت نے غنیمت حاصل
کی اور ظفرنامہ تحریر کرکے خدمت امیر مین روانہ کیا امیر نے
مژدہ فتح سنکر واسطے سرکرنے اتواپ کے حکم فرمایا اون
دنون راج چتربہوج دیوان معزول جیپور کا ہمرکاب دولت
مآب امیر کے تہا بامید اسکے کہ بانجی داس پر وقت مختار کار
حال جےپور کو خارج کرا کے پہر مجکو اوسکی جگہہ مختار کار کرادین

اور اکثر سرداران جے پور مثل راو لچھمن سنگھ اور کشن سنگھ
اور راول بیری سال اور بہادر سنگھ وغیرہ مختار کاری پرو ہت
مذکور سے ناراض و دل برداشتہ ہو کر تقرری راو چتر بہوج
کی بجاے اوسکے چاہتے تھے لہذا ان سرداروں نے متفق
اللفظ والمعنی ہو کر امیر سے استدعاے امداد اس باب مین
کی لاچار امیر نے مع تمام افواج اپنی کے جیپور پر زور دینا چاہا
اور باتفاق افواج ظفر امواج کے کوچ کر کے جیپور سے تین کوس
پر موضع جہلانہ اور جگت پورہ پر مقام کیا پروہت مذکور نے
بھی واسطے مقابلہ کے سپاہ جیپور سے نکالکر برابر لشکر امیر کے
ڈالی اور بندوبست دروازون کا بخوبی کیا بعد دو چار دن کے دست
ہمت اپنا مقاتلہ سے کوتاہ دیکھکر وقت شب سپاہ کو اندر
شہر کے بلوایا اور استحکام قلعجات و فصیل مین مصروف ہوا
اور سرداران جیپور کو اطراف سے طلب کیا اور فوج ناگہہ وغیرہ کو

اجی کے باغ کی طرف ڈالکر مضبوطی بخوبی کی دوسرے دن امیر
نے کنپ راجہ بہادر اور سواران خاص کو ہمراہ لیکر مع اتواپ باغ
ہٹ پر یورش کی اور بحملہ رستمانہ اوس باغ کو باغیون سے خالی
کیا و اپنا مورچہ مقرر فرمایا اور چاند سنگہ ٹہاکر مع جماعت اپنی زیر
ہوکر زیر فصیل ناگاہ گزین ہوا دوسرے طرف سے کرنیل مہتاب خان
نے حملہ کرکے ناگونکو ٹہاکر باغ نسیان وغیرہ پر قابو کرکے وہان
اپنا مورچہ مقرر کیا چونکہ سپاہ امیر زیر فصیل پہونچی تہی اور گولہ اور
چہرہ توپ نے پورے بسبب قرب اکثر لوگ ضایع ہوتے تہے
لہذا کرنیل موصوف نے امیر سے استعانت چاہی امیر زود تر امداد
کو پہونچے اور گڈہی والون سے بآواز بلند کہا کہ اگر اب تم ہماری
سپاہ پر توپین مارو گے تو ہم سب دل یورش کرکے تمہارا کام
تمام کرینگے وہ خوف زدہ ہوکر بارش گلولہاے اتواپ سے باز رہے
پہر امیر نے کرنیل کی دلجمعی فرماکر اپنے مورچہ کی طرف عنان

پہیری اور بخوبی محاصرہ جیپور فرما کر اہالیان شہر کو نہایت تنگ کیا
مگر چونکہ مورچہ جمشید خان اور اخوندزادہ محمد یار خان کا بخوبی درست
و مستحکم نہوا تہا فوج جےپور شہر سے نکلکر اونپر حملہ آور ہوے
اور قدم دلاوران امیر کا اوسطرف سے بباعث سنے قابو ہونیکے
متزلزل ہوا امیر نے یہ حال دیکھکر بعد دعا بجناب باری عز اسمہٗ
اوسطرف توجہ فرمائی اور بدخواہ کو کہ قدم جرأت بڑہائے ہوے
تہے پس پا کر کے رایت فتح بلند فرما کر اپنا مورچہ وہان قایم
کیا میان اکبر خان کہ بطرف ملارنہ مصروف تحصیل تہے حسب الارشاد
مع اپنے کمپ کے حاضر ہوکر شامل محاصرہ ہوے جب چوبیس دن
محاصرہ کو گذرے تو پروہت مختار کار جیپور نے سرداران کو جمع کر کے
واسطے غارت رسد وغیرہ لشکر امیر کے حکم دیا اور صف جنگ سے
پہلو تہی کر کے خلل انداز طمانیت ہوا امیر نے اوسکی حرکت مذبوحانہ
سے غضبناک ہو کر تمام فوج مین حکم دیا کہ سب یکبارگی متواتر شہر

پر گولے مارین اور مفسدونکو کہ سد راہ ہین خاک مذلت بہ گردان
غرض جب امیر نے متواتر بارش گولونکی جیپور پر ہر طرف سے
کی اور ہوا محل پر گولے پڑے تو رعایا نہایت پریشان ہوئی اور
راجہ جگت سنگہ نے چاہا کہ آمیر مین جا کر پناہ گزین ہو لہذا اول
دیوان کو پیغام مصالحت دیکر امیر کے پاس بہیجا امیر نے جواب
دیا کہ بے تدبیر زر سپاہ میری فہمایش پر عمل نکرے گی اگر صورت
وصول زر معاملہ کر دیجاوے تو مجکو تم سے کسیطرح عداوت نہین مگر
چونکہ خزانہ خالی اور ملک خراب تہا دفع بلا مین حیران و عاجز ہوئے
اور آمیر جانا چاہا مگر رانی جگت سنگہ دختر راجہ جودہپور کی نہایت
باشعور و متحمل تہی شوہر کو بعد تسلی جانیسے مانع ہوئی اور امیر کو
برادنیاز مندی یہ پیغام دیا کہ میرا باپ مانسنگہ تمہارا بہائی وفا
دار ہے تم میرے عم مہربان ہو کر میرے ہوتے ہوئے خرابی جیپور
کی مت گوارا کرو اور شرم و آبرو میری تمہارے ہاتہہ ہے امیر

عورت سے اس سے متاثر ہوے اور براہ رأفت دلی اور عطوفت

مردانگی رداوسیکے سوال کا بلند حوصلگی سے بعید جانکر مورچہ ہر

طرف سے برخاست کیے لشکرگاہ مین اگئے اور اسی مدت مین

چند خطوط بائیصاحبہ زوجہ جسونت راو ہولکر متوفی کے بہی بسفارش

و[illegible]اشت محاصرہ جےپور اور ابقاے اوس ریاست مین ائے

امیر نے اوس تحریر کا بہی لحاظ فرماکر وہانسے کوچ کیا اور براہ سانگا

نیر قریب بادہوراجپورہ کے خیام دولت برپا کیے اور بسبب آنے

موسم برسات وہین توقف مناسب جانا اور سپاہ کو کہ تنگی خرچ

پریشان تہی بیس ہزار روپیہ محمود خان عامل ٹونک سے

اور چالیس ہزار فیض اللہ خان بنگش عامل سانبہر وغیرہ سے طلب

فرماکر تقسیم کیے یہ واقعہ سنہ ایکہزار دو سو اکتیس ہجری مین واقع

ہوا روانگی امیر کی جودہپور کو اور مقرر کرنا افواج ظفر

موج کا واسطے تحصیل محالات علاقہ جیپور کے

اور جودہپور سے درستی زر معاملہ کر   لوٹنا جیپور
کی طرف اور ذکر محاصرہ مادہوراجپورہ کا اور جمع ہونا
تمام افواج امیر کا طرف سے اوسپر نوماہ تک پہ،
آجانا افواج انگریزی کا ہمراہ جرنل لونی اختر اور
جرنل ڈنکین کے علاقہ سجے پور مین اور واقع
ہونا مصالحت امیر کا انگریزون سے جب بعد
مارے جانے سنگی اندراج اور آسدیو ناتہہ کے جودہپور مین راجہ
وہان کا بحالت دیوانگی امور ریاست سے عاطل و غافل ہوا
تو اوسکا فرزند بجاے پدر صدر نشین ہوا اور اوسنے اندراج
بخشی کے بہائی کلاج کو قتل کیا اور باقی سردار وہان جو بلی
قتل سنگی اور ناتہہ کے تہے مختار کاروبار ریاست کے ہ
تو اداے زر مقررہ مین حیلہ حوالہ کرنے لگے اور فیجراج ب
سنگی مقتول کو بعد اطمینان بلوا کر دیوان کیا اس خفیہ غرض سے

حسب خاطر خزانہ وصول کرین امیر صاحب

پیرسے نے یہ معاملہ دیکھکر کرنل مہتابخان کو بخطاب نواب

روشن الدولہ سرفراز فرماکر مع اونکے کنپ کے بطرف ہنڈون

اسطے بند وبست و تحصیل اوسطرف کے روانہ کیا اور راجہ بہادر

بطرف لعل سونٹہہ غیرہ کے اور نصیر الدولہ نواب جمشید خان

واسطے انتظام چاکسو شیوداس پورہ وغیرہ کے نامزد کرکے

خو مع فوج خاص اور کنپ میان اکبر محمد خانی بطرف جودہپور

عنان تاب ہوا اور راہ مین معاملہ لیتے ہوئے کشن گڈہ پہونچے

پہر وہان سے براہ ماروٹ وڈیڈوانہ داخل پرگنہ جودہپور ہوے

جو راہ مین ایک مقام متعلقہ جاگیر بابو سیندہیہ سے سپاہ امیر

کچہہ زر وصول کیا تہا بعوض اوسکے سیندہیہ مذکور نے ناگور

مین تہا اوسنے اپنے جماعت بہیجکر دیہات جاگیر اخوند زادہ

سے کہ ضلع ناگور مین تہے روپیہ تحصیلا مگر چونکہ دختر نیکا

سیندہیہ موصوف کی سابق سے منسوب سلتھہ میں اجزا
بلند حوصلہ وزیرالدولہ بہادر کے تہی امیر نے نزاع و فساد فیمابین
سے طرح دیگر کو چاون و مالوہ وغیرہ تو ہوتے ہوئے اور زر معاملہ
وصول کرتے رائیسین علاقہ روپ سنگہ سردار جودہپور میں پہونچکر
بعد محاصرہ زر واجبی وصول کرکے رائے واتا رام کو پاس جتیر
سنگہ فرزند راجہ مانسنگہ کے کہ مختار المہام وہانکا تہا واسطے
گفتگو زر بقیہ سابقہ کے روانہ کرکے اور موضع سریالی علاقہ
جودہپور کو کہ سابق وہانکے زمیندار نے آخوندزان سے
کج ادائی کرکے مصدر فساد ہوا تہا محاصرہ فرماکر او سپر یورش
کی اور جلد تر فتح کرکے مال فراوان غنیمت کا حاصل کیا غنیمہ
اوسکے بابو سیندہیہ بہی مع فوج اگر برابر لشکر امیر کے اوترا
زبانی وکیل کے کہلا بہیجا کہ تم مع اپنی تمام سپاہ کے علاقہ جودہپور
سے خارج ہو جاؤ امیر نے بنظر رابطہ جتنی زمانہ سا ...

راضی ر، اور کوچ کرکے مقام نادول علاقہ
جودہ پور تک پہونچے تہے کہ عرضی راے داتار
جودہ پور سے بابتہ درستی معاملہ زر تقیہ سابقہ کے
وصول اوس کا مشروط ساتہہ نکل جانے تمام سپاہ
کے ملک میواڑ سے تہا پہونچے امیر نے صلاح
دولت جانکر کوچ کیا اور کوچ متواتر کرکے موضع تہی
مین پہونچے اور وہین راے داتارام بہی درستی معاملہ
کرکے خدمت سے سعادت یاب ہوا اور کہا ڈیرہ لاکہہ
روپئیہ بشرط نکل جانے اس ضلع سے ٹہیرے ہین
صلاح وقت باہر ہو جانا ہے امیر نے قبول فرماکر راے
موصوف کو مع اخوندزادہ محمد ایاز خان اور عمر خان کے
واسطے وصول زر پاس نائب جودہ پور کے
روانہ کیا اور خود مع فوج علاقہ کشن گڈہ مین آ گئے

اور بیس ہزار روپیہ کشن گڈہ سے معاملہ لیا وہان سرداران
قوم آفریدی نے واسطے تنخواہ کے آمادہ فساد ہو کر بہ
مسافت ایک میل لشکر سے اوترے چونکہ بسبب ہمرکاب ہونے
راجہ [illegible] قابو نہ پاتے تہے لہذا براہ فریب امیر کو اپنے یہان
بلوا کر سخت نظربند کیا اور اسقدر تنگ کیا کہ خدمتگار بہی امیر
کے پاس نہ جا سکتا غرض امیر نے میان محمد اکبر خان کو مال
ضامن پانچ لاکہ روپیہ کا دیکر دہرنہ سے نجات پائی اور
چونکہ بہارت سنگہ ٹہاکر لدہانہ نے متعلقان اخوندزادہ محمد
ایاز خان کو قلعہ تودڑی سے جو پاس ٹہاکر تودڑی کے بآرام
تہے گرفتار کرکے قلعہ مادہوراج پورہ مین لیجاکر مقید رکہا
تہا امیر نے اوسکی یہہ بیباکی سنکے براہ بیباکی مع فوج واسطے
رہائی کی طرف مادہوراج پورہ کے عزیمت فرمائی اور قریب
قلعہ مقام فرماکر خلاصی متعلقان اخوندزادہ مین گفتگو کی چونکہ

ہمت سنگھ مجبور بادہ نخوت تھا براو فریب چند روز
لیت و لعل میں گذارے اور سامان قلعہ داری غلہ وغیرہ
بہم کرکے انکار صاف کیا امیر نے بحکم آخر الحیل الکی الاچار
ہو را فواج متفرقہ کو اضلاع جیپور سے فراہم کرکے اوس قلعہ
محاصرہ کیا اور ہمت خان کو ٹراپہ سے طلب کیا اور طریق
آمد و شد رسد وغیرہ مسدود کرکے آتش جدال و قتال
افروختہ کی جب چند روز محاصرہ پر گذرے اور قلعہ مفتوح
نہوا تو امیر نے امرار سپاہ کو بلا کر فرمایا کہ ایک طرف سے
دیوار قلعہ بضرب گلولہاے اتواپ گرا کر یورش کرین اور
قبل یورش اور مورچہ نیز صداے گیرودار اور شور وغل بر
پا کرکے اہل قلعہ کو اپنی جانب مشغول کرلین جب سب سردار
اس تدبیر پر کاربند ہوے اور ہنوز دیوار موافق یورش کے
منہدم نہوے تھی کہ ناگاہ فرقہ ولاتیون نے کہ زبان ہندی

خوب نہ جانتے تھے غلط فہمی سے مورچون سے نکل
قلعہ پر حملہ آور ہوے اور دوسرے مورچے والے بہی بتخویف
محصوران و امداد ولائتیان کو باہر نکلکر آمادہ یورش ہوے
قلعہ والون نے اسباب مدافعت پیش کیے اور چونکہ راہ یورش
صاف نہ ہوے تہی اور اوپر سے مار توپ و بندوق کی مثل
تگرگ آسمانی پڑتی تہی بہت ولایتی کشتہ و خستہ ہوے
اور دلاوران سپاہ نامراد لوٹ آئے ہرچند امیر دلاور اوس
وقت اصلاح کار کو تنہا ہر مورچہ پہونچے مگر چونکہ کام تہم
سے نکل گیا تہا اس عرق ریزی اور جانفشانی سے
کچہہ فائدہ نہوا اور اس مدت محاصرہ مین جو فوج ہر ضلع سے
حسب الطلب آئی تہی تحصیل اضلاع سے موقوف ہوئی
ایصال زر معاملہ جو دہیور مین توقف واقع ہوا ہر طرح
طرح کی تکالیف مردمان فوج کو عارض ہوئی آخر رای دانا

محمد عمر خان اور آخوندزادہ محمد ایاز خان نے کنور چیتر سنگھ

راجہ مان سنگھ سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول کر کے جودہ

پر حیلۃ امیر کے پاس حاضر ہوئے اور حال ترک راج

نامان سنگھ اور صدر نشینی چیتر سنگھ کی مع باقی احوال

وہان کے بیان کیا امیر نے سپاہ کو زر تقسیم کر کے یورش

تیاری کی اور مقرر کیا کہ جب توپون سے دیوار قلعہ منہدم

ہو جاوے اور بان بطرف قلعہ چھوڑا جاوے تو اوسوقت

تمام سپاہ ہر طرف سے قلعہ پر یورش کرے چنانچہ اس

قرارداد پر تمام دلاوران جان باز آمادہ تھے کہ بقضائے

الٰہی جب بان کو آگ دیکر طرف قلعہ کے سر کیا تو ہوا کے

زور سے الٹ کر لشکر کی ایک جانب گر پڑا اور باد مخالف

مخالفت ظاہر کی جدہر سے لوگون نے بان یہہ

قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور جانا کہ ہر طرف سے ا م

دلاوران جانباز حملہ آور ہونے لگے اور اہل قلعہ کو کہ تیر و تفنگ
تیغ آبدار کرینگے مناسب بہادری یہہ ہے کہ ہم سب سے
پہلے پہونچین اور اس ارادہ سے زیر دیوار قلعہ جا پہونچے
لیکن اور مورچے والون سے نے کہ بان چہوٹ سکتے نہ دیکھا
ویسے ہی آمادہ یورش مورچونمین کہڑے رہے اور اہل یورش
سے مطلع نہوے اہل قلعہ نے کہ ہر جانب متفرق تہے جب
دیکھا کہ ایک طرف سے اہل اسلام حملہ آور ہوکر قلعہ سے قریب
ہوے اور اور طرف سے کوئی یورش نہین کرتا باطمینان تمام
اسی جانب جمع ہوکر دفع مین ساعی ہوے اور اسقدر
دونون جانب سے کوشش وقوع مین آئی کہ کشتون سے
پشتے اور خون سے زمین لالہ زار ہوئی مگر عدم مساعدت
تقدیر سے حملہ پیش نگیا اہل یورش خستہ و مجروح لوٹ آئے
سکہ ہونہ مردان بمردی قصور۔ وسے یاری بخت باید ضرور

امیر نے معائنہ اس حال سے پوشش سے دست کش ہو کر
انسداد رسد و غلہ میں کوشش بلیغ فرمائی اور نو ماہ تک سخت
محاصرہ کیا اور یہہ معاملہ سنہ یکہزار دو سو تیس ہجری میں واقع ہوا

باب چہارم بیان مصالحت امیر میں ساتھہ حکام دولت انگلشیہ کے

جب محاصرہ مادہو راجپورہ کو
نو ماہ ہوئے اور انسداد رسد و غیرہ سے کار محصور و نیز تنگ
ہو کر قریب تہا کہ قلعہ مفتوح ہو مگر ناگاہ انہیں ایام میں افسران
افواج قاہرہ انگلشیہ نے ہر جانب سے با سپاہ گران و سامان
بے پایان امیر کی جانب نہضت کی اور زرخین لعل و کیل
امیر سے منتظم الدولہ مسٹر مٹکاف صاحب بہادر نے دہلی میں
اقرار دینے ملک کا مع گونہ گونہ فوائد استحکام دوستی جانبین
استوار کر کے درستی اس مقدمہ کی موقوف ملاقات مصالحت
پر رکہی اور ایک عہدنامہ مفید اپنا خالی نفع امیر سے لکہکر پاس

امیر کے واسطے مہر ثبت کر نیکے بہیجا چنانچہ اکبر آباد کیطرف سے جرنل ڈنکین صاحب بہادر نے بافوج سنگین بہ بہانہ تدارک پنڈارہاے کشور آشوب کوچ کرکے براہ ہنڈون وخوشحالگدہ باد ہو راج پور ہ سے بفاصلہ پندرہ کوس کے آپہونچے اور امیر کے جانے سے براہ کوٹہ سدراہ ہوے تارا نا اور لشکر ہولکر سے ملنے نہ پاوین اور جانب شاہجہان آباد سے جرنل لونی اختر صاحب بہادر نے بافوج جرار اور توپخانہ آتش بار قریب اگر واسطے اثبات مہر کے عہدنامہ مذکور پر زور دیا اور فیض اللہ خان بنگش کہ قدیمی رسالہ دار امیر کا تہا راہ بے وفائی سے مع رسالہ لشکر امیر سے نکلکر داخل لشکر انگریزی ہوا امیر نے جب دیکہا کہ وقت نازک ہے ادہر محاصرہ قلعہ درپیش اودہر ہر طرف سے افواج فرنگ میرے درپے رفیقان قدیم سالک راہ بیوفائی عہد و پیمان

نی پو غوث جلکے خود مجہے سپرد افسران فرنگ کیا جاتا ہے

یہ لکہی سے اسوقت مین امید رفاقت وبندگی ہے

ہولکر مین بسبب وقوع فسادات بے شمار کی جا

بناہ مع مہاجرنل مالکم صاحب بہادر نے اوسطرف

اکثر عمائد ہولکر کو مثل نواب عبد الغفور خان وغیرہ کے

کرلیا ہے اور لاٹ مراسکن صاحب بہادر

باخلاصہ لشکر قلب شکن دولت راو سیندہیہ پر قریب پہونچے

اور جرنل آدم صاحب نے مع جرنل مارسل صاحب با فوج

بطرف ہوشنگ آباد رگہوجی گہوسلہ پر جانب ناگپور چڑہا

رجرنل اللفنین صاحب نے پونان مین باجی راو پیشوا سے

ائی شروع کی تہی سو ایسے وقت مین کہ نہ پاے

نہ روے ماندن امیر صاحب بالتدبیر نے مصالحت

یزی اور ظاہر و باطن موافقت اوس سے صلاح دولت

جاکر طریقہ اتحاد کو مرعی رکھا اور با وجودیکہ ننو لالہ نرنجن
وکیل دہلی راہ میں تہا اور عمائد باجی راؤ پیشوا اور وکیل زوجہ
ہولکر باستدعا اعانت و امداد اسیر کے پاس حاضر ہوئے
تہے اور تمام پنڈارے دم مفارقت اسیر کا بہرتے تہے
مگر اسیر نے براہ دور بینی ان سب کے قول و فعل کو غیر
معتبر سمجھکر اول بہار سنگہ ٹہاکر ادہوراج پورہ سے
صلح کر کے متعلقان اخوندزادہ محمد ایاز خان رہا کرایا اور
ترک محاصرہ کر کے مورچے اوٹہائے اور دس پندرہ
کوس بطرف جیپور موضع نماہیڑہ پر مقام کیا اور راے
داتا رام کو کہ جے پور میں واسطے درستی مقدمات کے
تہا لکہا کہ جلد تر پاس جرنل لونی اختر صاحب بہادر کے
حاضر ہوکر طریق اخلاص و یکجہتی اسطرف سے بیان کرے
چنانچہ حسب الحکم وہ اور محمد عمر خان مقام سانگانیر میں جرنل

نے سے مستفید ملازمت ہوے اور اصلاح طرفین نے
اسباب پر قرار پایا کہ مابین دونون لشکرونکے ایک میدان
رہوا اور وہان بزم اتحاد منعقد ہو کر بلا واسطہ جرنل و امیر
باہم درستی مقدمات مین کرین چنانچہ سانگانیر و ٹیماہیڑہ
رمیان ایک جگہہ مقرر ہو کر امیر و جرنل موصوفین نے
جاہ و احتشام تمام وہان ملاقات کی اور مراتب استقبال اور
وغیرہ کے بخوبی ادا ہوے اول صاحب موصوف
دیرہ امیر مین رونق افزا ہوے دوسرے دن امیر نے
بزم جرنل صاحب کو مسرت اندود کامرانی کیا جرنل بہادر
اسقدر اخلاص و محبت امیر سے کیا کہ دام الفت مین پابند
ہوے اور چند روز اسیطرح اوس مقام مین ٹہر کر ہر ایک نے
دوسرے سے ربط و ضبط بڑہایا اس عرصہ مین لالہ ہرکشن
وکیل بہی داخل لشکر ہوے تب جرنل موصوف نے امیر

کو واسطے ثبت کرنے مہر کے عہدنامہ پر پیام دیا امیر نے
کہا جب تک میری شروط منظور نہونگی مجکو مصالحت ہرگز
منظور نہین اور وکیل مذکور کو مع خریطہ جرنیل صاحب سے
مقابلہ کرکے درستی اس امر مصالحت کی حوالہ رائے محبت
پیرائے منتظم الدولہ رزیڈنٹ دہلی کے فرمائی اور ادہر
رخصت کیا اور منتظر جواب رہے غرض جب وکیل دہلی مین
جاکر شرفیاب ملازمت منتظم الدولہ بہادر سے ہوا تو چونکہ
وہ نہایت دانا اور صاحب فراست خیرخواہ امراء سے تہے انہون
نے جواب مفصل اون شرائط کا کچہہ نہ لکہا فقط یہی دو
باتین جواب خریطہ مین تحریر کین کہ یہ تمہارا مہری عہدنامہ
تما صاحبان صدر کے پاس پہونچکر باعث استحکام رابطہ
وداد و اتحاد ہوگا او سوقت نتایج دوستی کمپنی بہادر کے خوب
آپ پر ظاہر ہو جاوینگے کہ اونمین سرسبز آپکی بہبودی امور

[illegible] ہوئی خلاصہ یہہ کہ امیر نے باعتماد صداقت قول
و درستی فعل دانایان فرنگ کے وفاق کو نفاق سے بہتر
سمجھکر مہر اپنی اوس عہدنامہ پر ثبت فرمائی اور پاس
جنرل صاحب موصوف کے کہ ذمہ دار درستی ہرگونہ مقدمات
امیر کے بعد ثبت ہونے مہر کے ہوے تھے بھیجدیا اور تمام
کاروبار اپنے اونکے حوالہ فرمائے تا بمقتضائے الفت و
یکجہتی جو کچھ بہتر و مناسب جانین عمل مین لاوین اور چونکہ
اوس صلحنامہ مین کہ مقبول طرفین تہا یہہ شرط بھی تھی کہ
امیر نصف توپخانہ تفویض سرکار انگریزی کرین اور
پیادہ [illegible] رسالے زائد حاجت سے برطرف فرماوین اور
طلب تنخواہ اونکی سرکار انگریزی سے دیجاویگی لہذا جنرل
[illegible] الہدونہ بہادر نے امیر سے واسطے ایفائے اس
شرط کے سوال کیا اور ہمراہ امیر کے لعل سونہہ و خوشحال گدہ

وغیرہ پرگنات چیپور مین کہ میو راجہ بہادر لعل سنگہ اور نو
ب خان اور میان اکبر محمد خان کے اون مقامات
پر معین تہے جاکر نصفی سامان جنگ طلب کیا ہر چند ا
مین سپاہ سے نے انکار کیا لیکن فہمایش امیر سے ا ر
سات آٹہہ لاکہہ روپیہ تنخواہ کے حسب مرضی امیر جرنیل موصوف
سے وصول کرکے سامان موعود سرکار کے تفویض کیا
اور جرنیل صاحب نے نصفی توپخانہ لیکر زائد سپاہ کو
برطرف کیا اور بقیہ افواج سے واسطے ایک جماعت
منتخب کے امیر سے کہا کہ اونکو موضع ہریانہ مین روانہ
کرین تا انسے انصرام کار سرکار کا کیا جاوے امیر نے
بعد عہد و پیمان کے رسالہ محمد عمر خان اور اخوندزادہ محمد
ایاز خان اور راجہ بہادر کو مع سات آٹہہ پلٹنون کے
خدمت جرنیل صاحب مین نامزد فرمایا اس درمیان مین

جناب صاحبزادہ محمد وزیرخان بہادر جو شیرگدہ سے بمقام
نیماہیرہ علاقہ سجے پور مین تشریف لاے تہے اگر ملاقات
امیر سے شرفیاب ہوے امیر اونکے دیدار سے مسرور
ہوے اور واسطے ملاقات جرنیل صاحب کے کہ بفاصلہ ایک
منزل کے فروکش تہے روانہ فرمایا جرنیل موصوف نے استقبال
کر کے قریب اپنے اونکو اوتارا اور بہت دلجوئی اور تسلی
کی اور چونکہ اسوقت مین نواب جمشید خان دس بارہ ہزار
فوج سے ضلع شینجاواڑی مین مقیم تہے خبر مصالحت
امیر کی سرکار سے سنکر طعنہ زن ہوے اور اپنے
کو خود سر رئیس مستقل قرار دیکر تفویض نصفی توپخانہ سے
انکار کیا ہرچند امیر نے فہمایش کی نہ مانا لاچار جرنیل نے
امیر سے کہا کہ اگر نواب جمشید خان کو تفویض نصفی توپخانہ
اور برطرفی سپاہ مین کچھ تامل ہے تو ہمکو فقط اسکی اجازت

درکار ہے امیر نے ناچار ہی اجازت دی کہ تنبیہ فرنگی کی
جاوے جرنیل موصوف نے جرنیل سکندر صاحب اور
جرنیل انٹ صاحب اور جرنیل کمن صاحب کو واسطے
مزد فرما کر خود جریدہ واسطے ملاقات صاحب گورنر بہادر
کے گورکہپور کو روانہ ہوئے اور امیر صاحب نے راے
دتا رام کو اپنی طرف سے ہمرکاب جرنیل موصوف کے بہیجا اور
کچھ سامان مثل شتر شیر وغیرہ بطور پیشکش واسطے جناب
صاحب کے ہمراہ کر دیا کہ بعد ملاقات کے استواری بعض مقدمات
کی کراوین اور جب افسران سپاہ انگریزی قریب
نواب جمشید خان کے پہونچی اور اونہیں بابتہ انکار رو
قتال وجدال کے تخویف کی جب وہ تاب ہم پنجگی سرکار
نہ لا سکے تو اپنے کردار سے منفعل ہوئے اور سپاہ کو جواب دو
توپخانہ سپرد سرکار کیا اس عرصہ مین جرنیل ڈنکین

صاحب نے براہ بوندی کوٹہ جاکر پنڈاروںکا انتظام کیا اور
جرنیل مالکم صاحب واسطے تدارک افواج ملہار راو ہولکر
اور جرنیل الفنسٹین صاحب واسطے رفع نزاع باجی راو
پیشوا کے اور جرنیل مارسل اور جرنیل آدم صاحب واسطے
اصلاح راجہ ناگپور کے باافواج جرار تعاقب مقررہ پر پہونچکر
ہنگامہ آرا ہوے اور جدا جدا ہر ایک سے نائرہ قتال و
جدال مشتعل کیا یہ امور ۱۲۳۲ہجری مین واقع ہوے
لڑائی لشکر ہولکر کی جرنیل مالکم صاحب سے اور مارا
جانا بائیصاحبہ زوجہ جسونت راو ہولکر کا ہاتہہ سے
ہری ہولکر برادر برادرزادہ جسونت راو سے اور
شکست اوس فوج سپاہ انگریزی سے جب
تلسا بائی زوجہ ہولکر نے بموافقت گنپت راو دیوان کے
مینا بائی مختار کا راپنی کو مقام سجل پور مین

زہر دیکر مارا اور تانتیا وغیرہ اوسکے متوسلونکو پکڑ نا چاہا تو تانتیا
اول بہاگ کر نواب افتخار الدولہ عبد الغفور خان کے پاس
پناہ گزین ہوا پہر وہان سے راجہ ظالم سنگہ کے پاس کوٹہ مین
آیا بعد معائنہ اسکے لکہے تلسا بائی نے لچھمن بائی کو جو اندور
مین مینا بائی کے متقید اور گنپت راو سے موافق تہی رہا کر کے
بجاے مینا بائی مقرر کیا اس عرصہ مین سپاہ حبشی علاقہ
ہولکر نے واسطے اپنی تنخواہ کے بلوا کر کے دیوان گنپت راو
کو گرفتار کر کے اپنے دیرہ مین لیگئے اور نہایت تنگ کیا
تلسا بائی کو اوسکی گرفتاری سے کمال رنج ہوا اور سبکو
تنخواہ دیکر برطرف کیا اور معرفت بالا رام سیٹہہ کے
اوسکی رہائی کرائی جو سابق سے گنپت رام بالا رام
سیٹہہ سے مخالف تہا اور مختاری سیٹہہ مذکور کی
اوسکو ناگوار تہی لہذا اوسنے باتفاق تانتیا جوگ کے

ر فتار کرکے قلعہ مین مقید رکھا اور خفیہ
و اد ملا اور بظاہر اوسکی مفروری کے اشتہار دیکر
ب عبد الغفور خانکی گرفتاری کی فکر کی اور نواب
صوف یہ حال دریافت کرکے بائیصاحبہ کے دربار
جانے سے کنارہ کش ہوے اور لشکر
سے جدا ہوکر بفاصلہ تین کوس کے مقیم ہوے
انہین دنون باقی سپاہ ہولکر نے کہ زیر حکم مرزا رو
اور روشن خان اور بھیم سنگہ اور ہزار
تہی اور جابجا علاقون پے مقرر تہی خبر بیباقی تنخواہ مردمان
ی کی سنکر باراں وصول تنخواہ اپنے مقاموں سے کوچ
کے روانہ ہوے اور گنگراپر آکر دیرے کیے اور بائیصاحبہ
اور دیوان گنپت راو سے بابتہ تنخواہ تقاضا کیا بائی صاحبہ نے
وبلی شورش ملاحظہ فرماکر سرداران مرہٹہ وغیرہ کو مشل

راجی سیندیہ اور سواران پائیگاہ اور میر صدر الدین
اور قاضی بلاقی اور مردان علی وغیرہ سواران ہندستانی
کہ اوسوقت رفاقت مین حاضر تھے اپنے ساتھہ موافق
کرکے اون پلٹن والونکو دبایا اور واسطے کوشمالی
کے اونسے بتوپ وتفنگ لڑائی شروع کی
اون لوگون نے وہان لڑنا بیفائدہ جان کر
باتفاق نواب عبد الغفور خان کے کوچ کیا
اور پرگنات علاقہ ہولکر سے چشمہ تحصیل جاری کیا
اور میر صدر الدین اور میر مردانعلی افسران سواران
ہندوستانی کو جو بدین بدانتظامی بائی صاحبہ جدا
ہوکر جابجا علاقہ مین متفرق ہوگئے تھے بصلاح
نواب عبد الغفور خان بلواکر اپنے شامل کرلیا
آخر الامر نواب عبد الغفور خان باندیشۂ بدنامی اور

ہوئے تو تھے نپرد انجات امیر سے کہ بپاسخاطر وجہ
جولکر اس کلام کی ممانعت مین روانہ ہوے تھے
حکمت اور حیلہ سے الگ ہوگئے اور وہان سے
واسطے صلاح اس مقدمہ کے موضع کاگرون مین
راناظالم سنگہ کے پاس آئے اور متعاقب انکے
ماتتیاجوک اور میر صدرالدین اور قاضی بلاقی وغیرہ سردار
ہولکر بھے مشورت کو وہان پہونچے راناظالم سنگہ
کہ مرد دانا ارسطو فطرت تہا اوسنے سب سے ملکے یہی
فہمایش کی کہ بہتر صلاح وقت یہی ہے کہ تم نفاق
چھوڑکر باتفاق باہمی بائیصاحبہ کی خدمت مین حاضر
رہو اور تحریرین اسی مضمون کی امیر کے طرف سے
بنام نواب عبدالغفورخان وغیرہ سرداران ہولکر
پہونچین لہذا نواب مذکور نے مع سردارون کے صلاح

تو رپر عمل کرکے خدمت بائی صاحبہ مین ایسے وقت پہونچے
کہ دیوان گنپت راو مع فوج مرہٹہ پونان کے طرف باجی
راو پیشوا کی مدد کو جانے پر آمادہ تھے مقارن اس
حال کے مردمان پٹالن نے جو بائی صاحبہ سے
آکر شامل ہوئے تھے دوچند دریافت کرکے واسطے
وصول تنخواہ کے تقاضا کیا اور سدراہ روانگی کن ہوکر
بلوا کیا ہر چند بائی صاحبہ نے فہمایش کی اور فسرونکو
جواہرات بیش قیمت امانت دیے کہ عنقریب خرچ خدمت
کرکے تمسک باقی کردونگی مگر اونھون نے اہلا
نہ مانا اور سب جواہرات خورد و برد کرکے سپاہ کو
محروم کہا اور تحصیل محالات کرکے درپے خرابی
ریاست کے ہوئے اور صاحبان انگریزی سے
درپردہ ساز کرکے راہ نمک حرامی پر چلے چنانچہ

نواب عبد الغفور خان نے بھی در پردہ بے اطلاع
امیر عقت حکیم ظفر علی وکیل کے عمائد انگریزی سے گفتگو
کر کے اپنا کام بنایا اور سند چند محالات مثل جاورہ وغیرہ
سے جو جاگیر صاحبزادہ محمد وزیر خان صاحب فرزند
رامی امیر میں سے جو نیل طامس اور مالکم صاحب سے کہ
انتظام اوس ضلع کے مع افواج انگریزی مقرر
تھے لکھوا کر حاصل کی اور جب افسران فرنگ نے امراء
لشکر کو مثل عبد الغفور خان وغیرہ کے اپنا موافق
کر لیا تب بائی صاحبہ کو تحریر کیا کہ اندنون چونکہ ہمکو
تدارک غارتگرون کا اور مہم دکن درپیش ہے لہذا قلعہ
کالنہ واسطے نگاہداشت جنگی کے خالی کر دین اور بروقت
حاجت رسد غلہ وغیرہ کے پہونچاتے ہین بائی صاحبہ
حسب سرشت ناقص العقل تھین اور نمک حرامی اور

برخلاف لمراسپاہ سے بے خبر پورہیون سکے اغوا
سے اپنے آپ کو حریف فوج فرنگ کا سمجھا اور اونکی کارزار
کو لعب و تماشا جانکر قلعہ دینے مین عذر وحیلہ لائین
اور مجوز اسبابکی ہوین کہ اگر سپاہ تنہا ہی نکرسکے اور
میرا ساتھہ ندے تو جریدہ پونان چلکر پیشوا کی اعانت
کرنا چاہیئے چنانچہ موافق اس صلاح کے مہدپور سے
دو کوس دور پڑی تہین کہ مخبران انگریزی نے حالات
بے انتظامی فوج ہولکر کے جرنیل طامس اور مالکم صاحب
سے بیان کیے صاحبان موصوف کہ اجین مین قریب
ٹھہرے ہوے تہے بارادۂ سدراہ بائی صاحبہ کے آمادہ
ہوے اور کوچ کرکے پانچ کوس پر مہدپور سے جا
پہونچے اسوقت سپاہ ہولکر نے بصلاح ہرہی ہولکر کہ
بھتیجا ہولکر متوفی کا تہا بائی صاحبہ کو پالکی مین بٹھایا

ر ہو   پہ ساتھ لطر بت کہا اور دیوان
پہ ...راو کہ بسواری اسپ ہان سے کنارہ کشتی چلتا
ناتیا جوگ سے مقید کر لیا اور وقت روانگی
لی صاحبہ کو نالہ مین کہ جاے نشیب تہی قتل کیا اور
لے ملہار راو کو اپنا سردار مقرر کرکے ہمراہ لیا اور
جو دیکہ فوج انگریزی قریب مہدپور آگئی تہی مست
ہ غفلت رہے اور کچہہ جنگ کی تدبیر نکی سچ ہے
تدبیر موافق تقدیر کے وقوع مین آتی ہے
یہ اسی حال مین تہے کہ ادہر کنارہ دریا پر
ج انگریزی نمودار ہوئی اور قریب صف جنگ آراستہ
پہ ہولکر نے بہی اسیطرح آمادہ ہوکر صفین سوار و پیادہ کی
کین اور ملہار راو ہولکر کو گہوڑے پر بٹہا کر بجنگ
پہ و تفنگ تیار ہوے نواب عبد الغفور خان بہی

مریض تھے اور نزدون سے پردہ
ظاہر مین نالم کو سوار ہوکر بیگا شوالہ
گھرے ہوے جو فوج تو لکر مین کوئی سر ولود
آسودہ کار نہ تھا لہذا ہر افسر اپنی راہ سلامتی ڈ
تھا چنانچہ بجر دسے ہونے تو یون فوج انگریزی کے متفرق
و پریشان ہو گئے لیکن بھیم سنگہ پوربیہ افسر آٹھیہ پلٹنوا
اور رام دین او ر مرزا روشن بیگ و روشن خان وغیرہ
مع اپنی پلٹنون کے میدانمین ثابت قدم رہے اور یہ
بوچھار گولون گولیون کے فوج انگریزی پر سے کہ قریب تھا
اونکو شکست ہوا و ر زیر زبر ہوجاوین مگر جبکہ کوئی مددگار فوج
کا نہ تھا او ر سوار ہی جدا کھڑے دیکھتے رہے کسی نے
نکیا تو فوج انگریزی نے بے دغدغا غیار پاتا
گاڑ کر بڑہنا شروع کیا اور دو تین پٹالن انگریزی دریا سے

وقت آمین سواران ہولکر اونکو دیکہہ نہ سکے رو دخود بہی

محابا بہاگے اور تہلکہ عظیم لشکر مین واقع ہوا لاچار پیم سنگہ

وغیرہ افسر جنہون سے نے داد مردانگی دیکر میدان کارزار کو

رونق دی تہی سوارونکے بہاگ جانے اور چہرہ اتواب فرنگ

زخمی ہوکر مضطرب ہوئے اور قریب چار یا پانچ ہزار

آدمیونکے مارے گئے باقی میدان سے کنارہ کش

ہوئے ملہار راو ہولکر نے بہی کہ طفل نادین تہا کچہہ سوارونسے

ف چلدیا غرض جب فوج انگریزی ظفریاب ہوئی توپخانہ

غیرہ سامان پر قبضہ کیا اور ملہار راو نے ہمراہ سوارون کے

وتین منزل جاکر پرتاب گڈہ مین مقام کیا جرنیل مالکم نے

براہ سرداری اور رعایا پروری کے اوس سے مصالحت کی اور

بہر وغیرہ محالات ضلع مالوہ محاصل دس بارہ لاکہہ روپیہ

سے اوسکے مصارف مین مقرر فرماکر طرفین سے عہدنامہ

کا تحریر ہوا اور اندور مین بطور نظر بند ملہار راو کو رکہا اور نواب
کریم خان پنڈارہ کہ تغییر لباس کر کے فرار ہوگیا تہا
اوجین مین پکڑ کر مع اوسکے اہل و عیال کے ضلع گورکہپور
مین بہیجا اور جاگیر سٹہ ہزار روپیہ کی وہان اوسکی وجہ معیشت
کو عطا کی اور جرنیل ڈنکین کہ باسپاہ انگریزی بطرف کوٹہ و
بوندی آئی تہی اونہون سے نے پنڈارون کی گوشمالی کی اور
اونکے سردارونکو مثل چیتو و راجن وغیرہ کے گرفتار کر کے مردم
آزاری سے باز رکہا یہ واقعات سنہ بارہ سو تینتیس مین
واقع ہوئی داستان لڑنا باجی راو پیشوا کا
سرکار انگریزی سے پونان مین اور شکست کہانا
قلعہ ستارہ مین جانا پہر بباعث تعاقب آنا
پندل پور مین اور آراستہ کرنا صف مصاف
کا اور دوبارہ شکست پانا پہر ناگپور کو باسید

نت وہانہلے راجہ سے جانا آخر صلح

نزی سے جب باجی راؤ پیشوا نے اپنے گنگادھر
کپیل کو بجرم موافقت کے سرکار انگریزی سے کہ بخواہش
مین ساعی تھا ہاتھ سے اپنے مختار کار گوکلیا نام کے
پورمین مروا ڈالا تو جرنیل سیرٹ نے پیشوا سے
قتل کا باعث پوچھا اوسنے رعب انگریزی سے
اس باختہ ہوکر کہا مجکو اس معاملہ سے اطلاع نہین
اس امر کی اوسکے قاتل گوکلیا مختار کار سے کیجاوے
جب جرنیل نے اوس سے دریافت کیا تو اوسنے براہ نخوت
و غرور کہا مین پیشوا کا نوکر ہون اس امر کی جوابدہی اپنے آقا
کرونگا آپ ہمین کیون سوال کرتے ہین یہ جواب سنکر
نیل وس سے بدظن اور آزردہ ہوے اور اسکی تدبیر سے
رہے ہوے لہذا اوسنے صاحبان انگریز کو جو چہاؤنی کہڑکی اور

ماہی نون میں تبھے امر سے اطلاع دیکر وہانسے
انگریزی کو طلب کیا یہ معاملہ دیکھکر گوکلیا نے بھی اپنی
فراہم کرکے جرنیل مذکور سے کہلا بھیجا کہ تم یہان سے اٹھ
جاؤ ورنہ بزور اوٹھا دئے جاؤگے چونکہ اوسوقت
موصوف کے پاس سوا چار کمپنی کے اور سپاہ نہ تھی لہذا اپنا
توقف وہان مناسب نہ جانا بمقتضاے عقل دور اندیش
سے کوچ کرکے پونان سے تین چار کوس دور جا پڑے
گوکلیا نے باجے راؤ کو صلاح جنگ کی انگریزی فو
دیکر اسباب پر آمادہ کیا جرنیل موصوف نے باعث
سپاہ کے درگذر کی اور وہان سے کوچ کرکے چار پانچ کو
او دور جاکر میدان مین ڈیرہ کیا وہان پس گوکلیا کچھہ سپاہ
سے اونپر حملہ آور ہوا اور زد وخورد مین اتفاقا مارا گیا او
زوجہ نعش کے ساتھہ ستی ہوئی اسی عرصہ مین فوج انگریز

نیل موصوف پاس آپہونچین پیشوا
فراہمی سے ہراسان ہوا اور جرنیل سے مصاحبت
پہر پونان مین بلوالیا اور چند سے سالک طرح
جو تمامی سردار پیشوا کے بجز گو کلیا اور جمنا آپا اور
کے براہ نمک حرامی انگریزوں سے در پرچ ہو
ہو گئے تہے لیکن جب گو کلیا پر یہہ راز کہلا تو اوسنے
طرح اور دست آویزین سبکی بحکمت عملی حاصل کر کے
پیشوا کو دکہائین اور اوسکو صلاح بد انجام دیکر اسپر آمادہ
کہ جرنیل کو پونان سے نکالا بہر حال انکا تعلق یہانسے
کرنا مناسب ہے بجز اسکے انتظام یہان کا نہو سکیگا
بران پیشوا نے پہر جرنیل سروٹ سے مخالفت شروع
دی اور تہانے کو اوسپر زور دیا جرنیل۔
کوچ کر کے پل جو بین پر کہ قریب پونان ہے گیا

اور ہنوز جملہ سامان چہاونی نہہان
ولی کو لوٹ لیا اور اپنی سپاہ
بر جرنیل موصوف کا ہر طرف سے
قراولی شروع کی چنانچہ اکثر آدمی
اور خستہ ہوے گرد سی رات جرنیل الفتین وڈیپو
ہو زدسے پر مقیم تہا محصوری جرنیل کی سنکر
آ شامل حال ہوا پیشوا نے یہہ معاملہ دیکہکر شہر
اور تالاب گہاسی رام پر دیرہ کیا اور افواج انگریز
چار روز وہین پڑے رہے اس عرصہ مین اور چند
دو نواح کی چہاونیوں سے آگئین اوسوقت سر
اور نیل الفتین سے زور پاکر بطرف خیلہ بان کوچ کیا
فوج پیشوا سے کہ سد راہ تہے ایک شب و روز جنگ
و تفنگ گرم رہی ن پیشوا تاب جنگ نہ لا سکا

باہوا اور، قلعہ ستارہ مین پلس بجرابائی
الی سا ہو کے پناہی حیب مدبران انگریزی بندوبست
پنان سے فارغ ہوکر تعاقب مین قریب ستارہ پہونچے
بخوف وہراس باتفاق گجرابائی اوراوسکے تینون
پنڈل پور گئے حیب فوج انگریزی تعاقب
وہان بہی پہونچی تو پہر لوٹ کر ستارہ مین آیا اور مال سامان
قلعہ ستارہ مین رکہکر ہمراہ رفقا کے آمادہ فرار تہا کہ فوج انگریز
نے آگہیر الہذا کچہہ بحرکت مذبوحی ہاتہہ پانو مقابلہ کو ہلائے
من بعد بہاگ کر پہر پنڈل پور مین آیا اور وہانسے قلعہ
علاقہ کرناٹک مین کہ نہایت قلب واستوار تہا ایک
منزل پر جاکر وہانکے قلعہ دار کو کہ اوس سے بدگمان تہا
لیگیا اور قلعہ ناتیا کو موپنا پہر وہانسے اوترکر پنڈل پور
آیا اور فوج کو ہمراہ اپنے بہائی چمنا آیا کے کسے

روانہ کرکے بصلاح گجرا بائی کہانا اٹہانے فوج کو
ٹہرا ہوا تہا کہ جرنیل سرسٹ اور کرنیل الفنسٹن مع سپاہ براہ
کوہستان یلغار کرکے پنڈل پور مین آپہونچے اور گہوڑ
چڑہی تو مین ہا زیا شروع کین یوقوع اس معاملہ کے
پیشوا حواس باختہ تنہا گہوڑے پر سوار ہوکر بطرف کوہستان
بہاگا اور گوکلیا کہ مرد دلاور تہا از روے تنگ لڑائی کو
کہڑا ہو گیا اور جوہر شجاعت آشکارا کرکے مارا گیا چونکہ جبرابائی
رانی ستارا ہو در پردہ انگریزون سے ملے ہوے تہے لہذا اونہون نے
فوج کا کوچ کرا کر پیشوا اور گوکلیا کو بحیلہ طعام ٹہرا کر انگریزون کو
کہلا بہیجا تہا جب فوج انگریزی آگئی اور پیشوا فراری ہوا اور
گوکلیا کشتہ ہوا تو وہ فوج انگریزی کے ساتہ ہو گئے
اودہر فوج پیشوا نے خبر فرار ہونے اپنے آقا کی سنکر
براہ ہر راہ متفرق ہوگئے اور پیشوا پریشان کرتا کسیرہ پہونچے

شام کو پیشوا بھی وہان فوج سے جا ملا صبح کو
سیدامداد اور راجہ ناگپور کیطرف روانہ ہوا اثناے راہ مین
پا بھائی پیشوا کا جو دو ہزار سوار سے تلاش پیشوا
نکلا تھا لشکر شریک حال ہوا اور جو اونہین دونون راجہ
نے یہ معاملہ بربادی پیشوا کا انگریزون سے دیکھا
نیل متعینہ ناگپور سے بدظن ہوکر واسطے اوٹھانے
ڈولی کے پیام دیا اوس جرنیل نے جلد تر اور جہانتک ہوسکی
ری فوج فراہم کرکے راجہ ناگپور سے لڑائی شروع
اور شکست دیکر اوسکو پکڑ لیا اور ہنوز سپاہ عرب
اوسکی نوکر تھی جنگ ہو رہی تھی کہ دیوان ناگپور نغرض
داوری پر جاکر پیشوا سے ملا اور حال گرفتاری آیا
اور لڑنا قوم عرب کا اور محاصرہ رکھنا انگریزون
کو سب اوس سے بتفصیل

ما یہ ریر پلطو اماد دیے ہوا چنانچہ پیشوا سبل

چاندا علاقہ ناگپور کے بفاصلہ ایک منزل مقام کیا در
چار دن وہیں رہا اتفاقاً قہر الہی یعنے ناگاہ نازل
تگرگ سپر کے اوسکے لشکر پر برسے اور بہت
صدمہ سے تلف ہوا ڈہور و اوس بلا سے ناگ
سے جمع خاطر نہوے تہے کہ جرنیل سیرٹ اور لفٹین
جو اوسکے تعاقب میں تہے قریب موضع چاندا پہو
اودہر جرنیل ناگپور نے شہر کو فتح کرکے وہان اپنا عمل
دخل کیا اور جماعت عرب کو خارج کرکے باشارہ رزیڈنٹ
صاحبان انگریز نے وہان جاکر اپنا بندوبست
یہ سنکر پیشوا ہوش باختہ ہوکر مستعد کوچ ہوا تہا کہ فوج
انگریزی نے جو اوسکے تعاقب میں تہی قریب پہو
گولے مارنے شروع کیے اور جواہر خانہ پیشوا کا

خانصاحب اور حافظ محمد جمال خانصاحب

اور حافظ محمد عبدالکریم خان صاحب اور محمد کمال خان

صاحب اور احمد یار خان صاحب اور احمد علی خانصاحب

محمد جلال خانصاحب اور محمد بخت بلند خانصاحب

اور محمد منیر خان صاحب اور محمد اکرم خان صاحب

محمد ہدایت اللہ خان صاحب ممدوحین کے بعیش

عشرت فراغ بالی سے عمر گرانمایہ کو صرف فرمایا

تعالے اس رئیس و ریاست کو مکارہ زمان اور

سر